

نوائے
افغان جہاد
محرم الحرام/صفر المظفر ۱۴۳۱ھ
جنوری/فروری 2010ء
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
طالبان نے 34 میں سے 33 صوبوں میں اپنی متوازی حکومت قائم کر لی
نیٹو حکام کا اعتراف

مشرکین سے رعایت ؟؟؟

جنگِ بدر میں اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کو شکست دی، ان میں سے ستر شخص تو قتل ہوئے اور ستر قید ہوئے۔ حضور ﷺ نے ان قیدیوں کے بارے میں حضرت ابوبکر، حضرت عمر حضرت علی رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا، صدیقِ اکبرؓ نے تو فرمایا: ''رسول اللہ ﷺ آخر یہ ہمارے کنبے برادری کے خویش واقارب ہیں، آپ ﷺ ان سے فدیہ لے کر چھوڑ دیجیے، مال ہمیں کام آئے گا اور کیا عجب ہے کہ اللہ تعالیٰ کل انہیں ہدایت دے دے اور یہ ہمارے قوت وبازو بن جائیں۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت فاروقِ اعظمؓ سے دریافت کیا، آپؓ نے فرمایا: ''میری رائے تو اس بارے میں حضرت ابوبکر الصدیقؓ کی رائے کے خلاف ہے، میرے نزدیک تو ان میں سے فلاں جو میرا قریشی رشتہ دار ہے، مجھے سونپ دیجیے کہ میں اس کی گردن ماروں اور عقیل کو حضرت علیؓ کے سپرد کیجیے کہ وہ اس کا کام تمام کریں اور حضرت حمزہؓ کے سپرد ان کا فلاں بھائی کیجیے کہ وہ اسے صاف کر دیں، ہم چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے یہ ظاہر کر دیں کہ ہمارے دل ان مشرکوں کی محبت سے خالی ہیں، اللہ رب العزت کے نام پر انہیں چھوڑ چکے ہیں اور رشتہ داریاں ان سے توڑ چکے ہیں، یارسول اللہ ﷺ! یہ لوگ سردارانِ کفر ہیں اور کافروں کے ''گرو'' ہیں، انہیں زندہ چھوڑنا مناسب نہیں، حضور ﷺ نے ابوبکرؓ کا مشورہ قبول کیا اور حضرت عمرؓ کی بات کی طرف مائل نہ ہوئے۔

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ دوسرے دن صبح ہی سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ رو رہے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ آخر اس رونے کا کیا سبب ہے؟ اگر کوئی ایسا ہی باعث ہو تو میں بھی ساتھ دوں، ورنہ تکلف سے ہی رونے لگوں، کیوں کہ آپ دونوں بزرگوں روتا دیکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ رونا بوجہ اس عذاب کے ہے جو تیرے ساتھیوں پر فدیہ لے لینے کے باعث پیش ہوا۔'' آپ ﷺ نے اپنے پاس کے ایک درخت کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: ''دیکھو اللہ کا عذاب اس درخت تک پہنچ چکا ہے۔'' اسی آیت کا بیان آیت ما کان لنبی ان یکون له اسری سے مما غنمتم حللا تک ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے مال غنیمت حلال فرمایا۔ پھر اگلے سال جنگ احد کے موقع پر فدیہ لینے کے بدلے ان کی سزا طے ہوئی، ستر مسلمان شہید ہوئے، لشکر اسلام میں بھگدڑ مچ گئی۔ آنحضرت ﷺ کے سامنے کے چار دانت شہید ہوئے، آپ ﷺ کے سر پر جو ''خود'' تھا، وہ ٹوٹ گیا، چہرہ خون آلود ہو گیا۔ پس یہ آیت اتری اولما اصابتکم مصیبة یعنی جب تمہیں مصیبت پہنچی تو کہنے لگے کہ یہ کہاں سے آ گئی؟ جواب دے کہ یہ خود تمہاری اپنی طرف سے ہے۔ تم اس سے پہلے اس سے دگنی راحت بھی تو پا چکے ہو، یقین مانو کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہ فدیہ لینے کا بدل ہے۔''

(تفسیر ابن کثیر، سورۃ الانفال-پارہ ۹، صفحہ نمبر ۳۸۱)



نوائے افغان جہاد

جلد نمبر۳،شمارہ نمبر۱

محرم الحرام/صفر المظفر ۱۴۳۱ھ جنوری/فروری 2010ء



سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ مخبر صادق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''جب تمہارے بھائی احد میں قتل ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی ارواح سبز پرندوں کے جسموں میں داخل کر دیں۔ وہ جنت کی نہروں میں اترتے ہیں، جنت کے پھل کھاتے ہیں اور عرش کے سائے میں لٹکی ہوئی سونے کی قندیلوں میں رہتے ہیں۔ جب انہوں نے اپنے لیے اتنا عمدہ اور بہترین کھانا، پینا اور ٹھکانا دیکھا تو کہنے لگے: کون ہمارے بھائیوں تک خبر پہنچائے گا کہ ہم جنت میں زندہ ہیں اور ہمیں رزق ملتا ہے تاکہ (ہمارے بھائی) جہاد نہ چھوڑیں اور جنگ میں کمزوری نہ دکھائیں، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں تمہاری طرف سے اُن تک یہ بات پہنچادوں گا''۔ (اس پر سورہ آل عمران کی آیات ۱۶۹ تا ۱۷۱ نازل ہوئیں)

(مسند احمد، جامع ترمذی)

عنوانات

تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔
Nawaiafghan@gmail.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:
Nawaiafghan.blogspot.com

قیمت فی شمارہ ۱۵ روپے

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔ اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع' نظامِ کفر اور اس کے پیروؤں کے زیرِ تسلط ہیں۔ ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے، اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام 'نوائے افغان جہاد' ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا موقف مخلصین اور محبینِ مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

پھر نصرِ رب ساتھ لیے فتح کا دن آتا ہے!!!

نیا ہجری سال اپنے آغاز میں ہی مسلمانوں کے لیے کئی خوش خبریاں لایا ہے کہ اب اللہ رب العزت کی رحمتِ خاص مسلمانوں کی طرف متوجہ ہے اور رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی بشارت کہ ’’خلافت علی منہاج النبوۃ کا دور پھر سے لوٹ آئے گا‘‘ کے ظہور ہونے کا وقت قریب ہی ہے لیکن جیسا کہ اُس دور میں اہل ایمان کے لیے بہت سی خوش خبریاں ہیں...... عیسیٰ علیہ السلام کے لشکریوں اور مہدی رضی اللہ عنہ کے انصاران کے لیے...... اسی قدر ایمان کی آزمایش بھی سخت ہوگی۔ دجّال کو بہت سے مافوق الفطرت اختیارات دیے گئے ہوں گے، وہ بارش برسائے گا، رزق کی کھیتیاں اُگا سکے گا، مُردے زندہ کرسکے گا...... جب ایسے ایسے کام اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے بعد بھی ایمان والے ’ایمان پر قائم رہیں گے تو پھر ہی ان خوش خبریوں اور بشارتوں کا مصداق بنیں گے، جن کی سچّی خبر اللہ کے محبُوب صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ آج دجال کے معنوی فرزندوں کی ٹیکنالوجی کے بت کے سامنے بہت سے ’فرزانوں‘ کے ایمانوں کا پتہّ پانی ہونے لگتا ہے۔ جبکہ یہ بت اب افغانستان، عراق اور صومالیہ سمیت کئی مقامات پر محض نصرتِ ربانی کے سہارے پاش پاش ہو رہا ہے۔ لیکن اس کے باوجود ’دانش ورنما‘ لوگ دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے ’اُسے امریکہ کا ہی کیا دھرا سمجھتے ہیں۔ اُن کی ناقص عقول میں اللہ رب العزت کی عظمت، ہیبت، جلال اور قدرت کی معرفت پیدا ہونا محال ہے اور جن ’دیوانوں‘ کے دل اس دولت سے سرفراز کردیے جاتے ہیں وہ تو پھر دنیا بھر کی تمام تر قوتوں کو پرِ کاہ سے بھی حقیر خیال کرتے ہیں اور زمانۂ قدیم میں ایران وروم کی بزعمِ خود سپر پاورز ہوں یا صلیبی جنگوں میں یہود ونصاریٰ کے سورما اور عصرِ حاضر میں امریکی ورلڈ ٹریڈ سنٹر ہو یا برطانیہ، روس اور امریکہ کی صورت میں ’’سپر پاورز‘‘ سبھی کو اپنے پیروں تلے روندتے ہوئے اللہ کا کلمہ سربلند کرتے رہے اور کر رہے ہیں۔

عراق میں مجاہدین کے ہاتھوں ڈرون طیارے ہیک ہوجائیں یا وزیرستان اور افغانستان میں ڈرون طیارے تباہ ہوجائیں، خوست میں سی آئی اے کا مرکز نشانۂ عبرت بن جائے یا کابل میں ریڈ زون پر مجاہدین اپنا علامتی قبضہ دکھادیں، صومالیہ میں تین وزرا واصل جہنّم ہوجائیں یا امریکہ میں طیارہ اغوا کرنے کی مہم سے اُن کے سیکورٹی نظام کی اصلیت بے نقاب ہوجائے اور امریکہ کے اندر مجاہد حسن نضال کے ہاتھوں بیسیوں امریکی فوجیوں کی ہلاکت کی قیامت خیز ہولناکی ہو...... عقل رکھنے کا دعویٰ کرنے والے جو حقیقتاً بے عقل ہیں، دانش ور ہونے کی جگالی کرنے والے جو اصلاً دانش سے کورے ہیں، اہل علم ہونے کا ناٹک رچانے والے جو واقعتاً ’العلم‘ سے ناآشنا ہیں‘ یہی کہتے رہتے ہیں کہ ان سب کاموں میں امریکہ کا ہاتھ ہے، امریکہ کی کوئی مصلحت ہوگی، مسلمانوں کو نشانہ بنانا مقصود ہوگا، مسلمان تو یہ کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتے...... ایسی ایسی باتوں کی جگالی کریں گے کہ اللہ کی پناہ! گویا کہ اُن کے اپنے وجود نامسعود کی اس دنیا میں آمد میں بھی امریکہ ’بہادر‘ ضرور ملوث ہوگا......

لیکن ایمان والے چاہے وہ دنیا کے کسی علاقے میں ہوں، کوئی زبان بولنے والے ہوں، زمانی ومکانی فاصلے سے ماورا ایک زبان ان تمام کاموں کو اللہ کا انعام قرار دیں گے نہ کسی تنظیم کا قصیدہ اور نہ کسی ماہرِ فن کا کارنامہ‘ بس جو کچھ ہوا اور جتنا ہوا صرف اور صرف مالک کی نصرت اور مدد سے! اگر وہ نہ چاہتا تو ساری حکمت عملی دھری کی دھری رہ جاتی، سارے انتظامات خاک میں مل جاتے اور اس کا مشاہدہ گاہے بگاہے اوپر والا کرواتا رہتا ہے تاکہ دل ودماغ آلائشوں سے محفوظ رہیں اور نظر صرف اُسی ’ایک‘ ہی کی طرف ہو۔

شریعت اسلامی کے اس باب میں تمام اسباق کا خلاصہ یہی ہے کہ فتح ’نصرتِ الٰہی کے بغیر ناممکن ہے اور نصرتِ الٰہی شریعت کی پیروی کی صورت میں ہی اترتی ہے اور نصرت کو دیکھ کر اُسے ’الناصر‘ کی طرف ہی منسوب کیا جانا ضروری ہے۔ اُس کے علاوہ اگر کوئی خیال بھی گزر گیا تو وہ اُتری ہوئی نصرت واپس بلا لی جاتی ہے۔

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ Oوَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجاً Oفَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّاباً O

الله اكبر كبيرا والحمدلله كثيرا وسبحان الله بكرة واصيلا

استغفرالله الذى لا اله الا هو الحى القيوم واتوب اليه

شریعت کو مضبوطی سے تھامے رکھو!

''مسلمانوں کے لیے صلاح وفلاح صرف اتباع دین ،اسوۂ رسول اور سلف صالحین کے طریقے میں مضمر ہے۔یہی آخرت میں کام آنے والی چیز ہے،یہی دنیا میں ترقیات کا سبب ہے۔اس کے خلاف (چلنے) میں مسلمانوں کے لیے ہلاکت ہے، بربادی ہے،آخرت کا خسارہ ہے،دنیا کا نقصان ہے۔تجویزیں جتنی چاہے کر لی جائیں،قراردادیں جتنی چاہے منظور کرا لی جائیں،اخبارات کے مقالے جتنے چاہے مزے لے لے کر پڑھ لیے جائیں......سب بے سود ہے، بے کار ہے۔مسلمانوں کی ترقی وفلاح کا واحد راستہ معاصی سے پرہیز اور امورِ دین کا اہتمام ہے۔ اس کے سوا منزلِ مقصود کی طرف کوئی دوسرا راستہ ہے ہی نہیں۔

یہاں ایک اور چیز پر بھی غور کرتے چلو! آج اسلام کو مسخ کر دیا جائے،اس کے سارے احکام کو مولویانہ اسلام،راہبانہ مذہب، ملانہ تنگ نظری کہہ دیا جائے،مگر جن اسلاف نے ہزاروں قلعے فتح کیے تھے،لاکھوں کروڑوں آبادیوں کو مسلمان کر کے اسلام کی حکومت وہاں قائم کی تھی، وہ اسی مولویانہ اسلام کے حامل تھے اور ان ملاؤں سے زیادہ تنگ نظر تھے۔وہاں دین سے ایک انچ پیچھے ہٹنا بھی ہلاکت میں شمار کیا جاتا تھا۔وہاں زکوۃ ادا نہ کرنے پر قتال کیا جاتا تھا،وہاں شراب کو حلال سمجھ کر پینے پر قتل کیا جاتا تھا اور حرام سمجھنے کے باوجود پینے پر کوڑے لگائے جاتے تھے۔وہ حضراتؓ یہ فرماتے تھے کہ ہم میں سے نماز کو ایسا منافق ہی چھوڑ سکتا ہے جس کا نفاق بالکل واضح ہو۔ یعنی عام منافقین کی بھی ہمت نہیں ہوتی تھی کہ نماز کو چھوڑ سکیں۔وہاں جب کوئی اہم مشکل اور گھبراہٹ کی بات پیش آتی تھی تو فوراً نماز کی طرف رجوع کیا جاتا تھا۔ابو درداؓ کہتے ہیں کہ جب آندھی چلتی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے جاتے اور اس وقت تک باہر نہیں آتے تھے جب تک وہ تھم نہ جاتی......وہ لوگ نماز میں تیر کھاتے تھے اور نماز کی لذت کی وجہ سے اس کو توڑنے کی ہمت نہ ہوتی تھی۔اذان سنتے ہی دکانوں کو چھوڑ کر نمازوں کو چلا جانا ان کا عام معمول تھا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی سلطنت کے حکام کے پاس اعلان بھیج دیا تھا کہ ''سب سے زیادہ مہتم بالشان چیز میرے نزدیک نماز ہے، جو اس کی حفاظت کر سکتا ہے، وہ دین کے بقیہ اجزا کی بھی حفاظت کر سکتا ہے اور جو اس کو ضائع کر دے گا وہ دین کے باقی امور کو زیادہ برباد کر دے گا''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب عتبہ بن غزوان کو فارس کی ایک لڑائی میں امیر لشکر بنا کر بھیجا تو وصیت فرمائی:

اتق اللہ مااستطعت واحکم بالعدل وصل الصلوٰۃ لمیقاتھا واکثر ذکراللہ

''جتنا ممکن ہو تقویٰ کا اہتمام کرنا،فیصلے میں انصاف کا اہتمام رکھنا،نماز کو اپنے وقت پر پڑھنا اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرتے رہنا''۔(ابن جریر)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اجنادین میں رومیوں سے مشہور و معروف زبردست لڑائی ہوئی۔رومیوں کے سپہ سالار نے ایک عربی شخص کو جاسوس بنا کر مسلمانوں کے حالات کی تحقیق کے لیے بھیجا اور اس سے کہا کہ ایک شب وروز ان کے لشکر میں رہے اور غور سے پورے حالات کا مطالعہ کر کے آئے۔وہ چونکہ عربی تھا اس لیے ان میں بے تکلف رہا اور واپس جا کر ان سے جو حالت بیان کی ہے،وہ یہ ہے:

بالليل رهبان وبالنهار فرسان ولو سرق ابن ملكهم قطعوه ولوزنیٰ رجم لا قامة الحق

''وہ لوگ رات کے راہب ہیں اور دن کے شہ سوار (یعنی رات بھر خدا کے سامنے ناک رگڑتے ہیں اور دن بھر گھوڑے پر سوار رہتے ہیں)،اگر ان کے بادشاہ کا بیٹا بھی چوری کر لے تو حق کی حمایت میں اس کا ہاتھ کاٹ دیں،اگر زنا کرے تو اس کو بھی سنگسار کر دیں''۔

''تمہارے اندر عُجب (خود پسندی) ہرگز پیدا نہ ہو کہ اس سے نقصان اٹھاؤ گے اور ذلیل ہوگے۔اپنے کسی عمل پر ناز نہ کرنا، کیونکہ احسان تو سارے کا سارا اللہ ہی کا ہے اور جزا دینے والا بھی وہی ہے''۔

اس رومی سپہ سالار نے اس جاسوس کی بات سن کر کہا:

ان كنت صدقتني لبطن الأرض خير من لقائهم على ظهرها

''اگر تو نے مجھ سے ان کا حال سچ بیان کیا ہے تو زمین میں دفن ہو جانا اس سے بہتر ہے کہ زمین کے اُوپر اُن کا مقابلہ کیا جائے''۔(خمیس)

مسلمانوں کے یہاں ایک رومی قید تھا جو اتفاق سے موقع پا کر چھوٹ کر بھاگ گیا۔ ہرقل نے اس سے مسلمانوں کے حالات دریافت کیے اور کہا کہ ایسے مکمل حالات بیان کرو کہ ان کا منظر میرے سامنے آجائے۔اس نے بھی اس قسم کے حالات بیان کیے کہ:

''یہ لوگ رات کے راہب ہیں،دن کے شہ سوار ہیں۔ذمیوں سے (یعنی جو کافر ان کی رعیت ہیں) بھی بغیر قیمت کوئی چیز نہیں لیتے۔ایک دوسرے سے جب ملتے ہیں تو سلام کرتے ہیں''۔

انطاکیہ کی لڑائی میں یہی چیز تھی جس نے مسلمانوں کو نہ صرف رومیوں پر غالب بنا کر رکھا تھا بلکہ بحر وبر،شجر وحجر اور چرند و پرند سب ہی چیزوں پر ان کو فتح حاصل تھی۔تاریخ ان واقعات سے پر ہے۔تفصیلات کے لیے بڑے دفتروں کی ضرورت ہے۔افریقہ کے جنگل (قیروان) میں مسلمانوں کو چھاؤنی ڈالنے کی ضرورت پیش آئی اور ایسے جنگل میں جہاں ہر قسم کے درندے اور موذی

جانور بکثرت تھے، حضرت عقبہؓ امیر لشکر چند صحابہ کو ساتھ لے کر ایک جگہ پہنچے اور اعلان کیا:

ایھا الحشرات والسبیل! نحن اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فارحلوا فانا نازلون، فمن وجدنا ہ بعد قتلناہ

"اے زمین کے اندر رہنے والے جانورو اور درندو! ہم صحابہ کی جماعت اس جگہ رہنے کا ارادہ کر رہی ہے، اس لیے تم یہاں سے چلے جاؤ، اس کے بعد ہم تم میں سے جس کو یہاں پائیں گے قتل کر دیں گے"۔

یہ اعلان تھا یا کوئی بجلی تھی، جو ان موذی درندوں اور موذی جانوروں میں سرعت سے دوڑ گئی اور اپنے بچوں کو اٹھا اٹھا کر سب چل دیے۔ (اشاعۃ)

فارس کی لڑائی میں جب مدائن پر حملہ ہونے والا تھا تو رستے میں دجلہ پڑتا تھا۔ کفار نے وہاں سے کشتیاں وغیرہ سب ہٹا لیں کہ مسلمان ان پر (سوار ہو کر) نہ آ سکیں۔ برسات کا موسم اور دریا میں طغیانی۔ امیرِ لشکر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے حکم دے دیا کہ مسلمان دریا میں گھوڑے ڈال دیں۔ دو دو آدمی ساتھ ساتھ چل رہے تھے اور دریا میں گھوڑے بے تکلف تیر رہے تھے۔ امیرِ لشکر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ تھے اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ بار بار فرماتے تھے:

واللہ لینصرن اللہ ولیہ الیظھرن دینہ الیھزمنّ عدمہ، مالم یکن فی الجیش بغی أو ذنوب تغلب الحسنات۔

"خدا کی قسم! اللہ جل شانہ اپنے دوستوں کی مدد ضرور کرے گا اور اپنے دین کو ضرور غالب کرے گا اور اپنے دشمنوں کو ضرور شکست دے گا، جب تک لشکر میں ظلم (یا زنا) نہ ہو اور نیکیوں پر گناہ غالب نہ آ جائیں"۔ (اشاعۃ)

مرتدین کی لڑائی میں اول معرکہ طلیحہ کذاب سے ہوا، جس میں بہت سے دشمن بھاگ گئے، کچھ مارے گئے، خود طلیحہ بھی بھاگ گیا۔ اس سے مسلمانوں کے حوصلے بڑھ گئے۔ اس کے بعد مسیلمہ کی جماعت سے لڑائی ہوئی، جس میں بہت سخت مقابلہ ہوا اور ہزاروں آدمی اس کی جماعت کے قتل ہوئے اور مسلمانوں کی بھی بڑی تعداد شہید ہوئی۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ان معرکوں کے سپہ سالار تھے، فرماتے تھے:

ان لما فرغنا من طلیحة الکذاب، ولم تکن لہ شوکة، قلت کلمة، والبلاء مؤکل بقول: وما بنو حنیفہ؟ ما ھی الا کمن لقینا، فلقینا قوما لیسوا یشبھون احداً، ولقد صبروا لنا من حین طلعت الشمس الیٰ صلوٰة العصر۔

"جب ہم طلیحہ کذاب (کو شکست دے کر) فارغ ہو گئے اور اس کی قوت و شوکت کچھ زیادہ نہ تھی ......تو میری زبان سے ایک بات نکل گئی اور مصیبت تو باتوں کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔ (میں نے کہہ دیا) کہ بنی حنیفہ ہیں ہی کیا چیز؟ یہ بھی ایسے ہی ہیں جیسے لوگوں سے ہم پہلے نمٹ چکے ہیں (یعنی طلیحہ کی جماعت)۔ مگر جب ہم اس کی جماعت سے لڑے تو ہم نے کسی کو (لڑائی میں) ان جیسا نہیں پایا۔ وہ طلوع آفتاب سے لے کر عصر کے وقت تک برابر ہمارا مقابلہ کرتے رہے"۔ (خمیس)

حضرت خالد رضی اللہ عنہ خود اقرار کرتے ہیں کہ زبان سے بس ایک کلمہ نکل گیا تھا جس کی وجہ سے اتنے سخت مقابلہ کی نوبت آئی۔ اسی وجہ سے حضرات خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم ذرا ذرا سی چیز کی نگرانی اور اس پر تنبیہ فرماتے تھے۔ یرموک پر جب حملہ ہو رہا تھا تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ عراق کی لڑائی میں مشغول تھے۔ یرموکی لشکر کی مدد کے واسطے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو خط لکھا اور تحریر فرمایا کہ عراق پر اپنا جانشین مقرر کر کے فوراً یرموک پہنچو۔ اس خط میں تعریف فرمائی تھی اور کامیابیوں پر مبارک باد دی تھی اور یہ بات بھی لکھی تھی کہ:

ولا یدخلنك العجب فتخسر وتخذل، وایاك ان تدل بعمل فان اللہ تعالیٰ لہ المن، وھو ولی الجزاء۔

"تمہارے اندر عُجب (خود پسندی) ہرگز پیدا نہ ہو کہ اس سے نقصان اٹھاؤ گے اور ذلیل ہو گے۔ اپنے کسی عمل پر ناز نہ کرنا، کیونکہ احسان تو سارے کا سارا اللہ ہی کا ہے اور جزا دینے والا بھی وہی ہے"۔ (خمیس)

ان حضرات کے خطبات میں، تحریرات میں، ذرا ذرا سے امور پر تنبیہ اور اہتمام ہوتا تھا اور معاصی پر زبردست گرفت ہوتی تھی۔ یہ "سخت گیری" اور "تنگ نظری" تھی ان حضرات اکابر کی۔ تاریخ اور کتب حدیث میں ہزاروں واقعات اس رنگ کے پاؤ گے۔ یہی دارین کی ترقیات کا واحد سبب تھا اور جہاں کہیں کوئی لغزش ہوئی، وہاں نقصان اٹھانا پڑا"۔

☆☆☆☆☆

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی سلطنت کے حکام کے پاس اعلان بھیج دیا تھا کہ "سب سے زیادہ مہتمم بالشان چیز میرے نزدیک نماز ہے، جو اس کی حفاظت کر سکتا ہے، وہ دین کے بقیہ اجزا کی بھی حفاظت کر سکتا ہے اور جو اس کو ضائع کر دے گا وہ دین کے باقی امور کو زیادہ برباد کر دے گا"۔

حب وطن ایک فطری وصف ہے، جس کا انسان کی اخلاقی زندگی میں ایک مقام ہے، لیکن جس چیز کو اصل اہمیّت حاصل ہے وہ ہے انسان کا عقیدہ، اس کی ثقافت اور اس کی تاریخی روایت۔ میری رائے میں یہ وہ اقدار ہیں جن کے لیے انسان کا جینا اور مرنا وقف ہو سکتا ہے، نہ کہ اس خطۂ خاک کی خاطر جس کے ساتھ اس کی روح اتفاقاً عارضی طور پر وابستہ ہو گئی ہے۔

(خطبۂ اقبال، آل انڈیا مسلم کانفرنس 1931)

قیام خلافت میں جہاد کا کردار

مولانا سید ولی اللہ بخاری

اللہ رب العزت نے اپنے کلام عزیز میں ''انسان'' کو خلیفہ قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے"انـی جـاعـل فی الارض خـلیـفـۃ"، بے شک میں زمین میں ایک خلیفہ بنانا چاہتا ہوں'' شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے خلافت کی جو تعریف ذکر کی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ خلافت کا مقصد اور خلیفہ کا کام، اقامت دین ہے اور اقامت دین کی وضاحت یہ ہے کہ خلیفہ ان چند امور کو خاص طور پر سرانجام دے گا۔

(۱) علوم دینیہ کا احیا اور ان کی ترویج واشاعت

(۲) ارکان اسلام (نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج وغیرہ) کا قیام

(۳) جہاد اور متعلّقات جہاد کا قیام مثلاً افواج کی ترتیب و تنظیم، مجاہدین کو وظائف دینا، مال غنیمت کی تقسیم۔

(۴) نظام قضاء وعدالت کا قیام۔

(۵) حدود اللہ (مثلاً زنا کی سزا، چوری کی سزا وغیرہ) کا قیام۔

(۶) مظالم کی روک تھام۔

(۷) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر۔

شاہ صاحب آگے مزید وضاحت میں یہ بات بطور خاص تحریر فرماتے ہیں کہ اگر کوئی بادشاہ ظلم و جبر کو رواج دے اور غیر مشروع طریقے رائج کرے تو وہ ''خلیفۃ المسلمین'' نہیں کہلائے گا۔ کیونکہ حکومت وریاست کا پہلا بنیادی نکتہ ہی اقامت دین ہے اور جب وہ حاکم اقامت دین کے بجائے غیر مشروع طریقوں کو رواج دے گا تو اس کی حکومت قطعاً خلافت کہلانے کی مستحق نہیں ہوگی۔

نظام خلافت کا قیام مسلمانوں کی اجتماعی ذمہ داریوں میں سے ایک اہم ذمہ داری ہے کیونکہ نظام خلافت کے بغیر بہت سے دینی فرائض واحکامات کو نہیں بجالایا جاسکتا۔ اسی لئے امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

''یہ جان لینا ضروری ہے کہ لوگوں کے اجتماعی معاملات کیلئے ''خلافت'' دین کے فرائض میں سب سے بڑا فریضہ ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کے دینی و دنیوی معاملات، خلافت کے بغیر قائم نہیں ہوسکتے۔''

جب خلافت کا قیام اتنا اہم اور ضروری ہے تو اب یہ جاننا ہے کہ قیام خلافت کا طریقۂ کار کیا ہے۔۔۔؟ اور قیام خلافت کیلئے کون کون سے امور لازمی وضروری ہیں۔۔۔؟

اگرچہ قیام خلافت کیلئے دیگر بہت سے امور بھی اپنا کردار ادا کرتے ہیں مگر قیام خلافت کا ایک بنیادی کردار ''جہاد فی سبیل اللہ'' ہے۔ نہ صرف قیام خلافت بلکہ تحفظ خلافت بھی جہاد ہی سے ممکن ہے۔ اس سلسلے میں قرآن کریم کی یہ آیت نہایت وضاحت سے اس حقیقت کو آشکار کر رہی ہے۔ سورۃ الانفال جو کہ مدنی سورہ ہے اس میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں"وقـاتـلـوهـم حتى لا تكون فتنة ويكون الدين كله لله"

''اور ان کافروں سے قتال کرتے رہو جب تک فتنہ ختم نہ ہو اور دین سارا کا سارا اللہ کا ہو جائے۔'' (سورہ الانفال: آیت 39)

علمائے کرام نے لکھا ہے کہ فتنہ سے مراد کفر کی شان وشوکت اور کافروں کا تسلط وغلبہ ہے کیونکہ جب کفر کو شان وشوکت اور کفار کو غلبہ وتسلط حاصل ہوگا تو لامحالہ وہ دین اسلام کی راہ میں رکاوٹ بنیں گے، اسلامی قوانین کے بجائے اپنے خود ساختہ قوانین وضوابط نافذ کریں گے، اپنا نظام معیشت مسلط کریں گے، نظام عدالت انہی کا خود ساختہ ہوگا، نظام معاشرت میں بھی وہ اپنے قوانین کو رواج دیں گے، غرضیکہ اسلامی قوانین اور اسلامی نظام نہ تو معیشت میں نظر آئے گا اور نہ ہی نظام معاشرت ونظام عدالت میں، پھر کتنے ہی سادہ لوح یا کم ہمت لوگ محض کفر کے غلبے کی وجہ سے ''اسلام'' کی دولت سے محروم رہیں گے کیونکہ عام ضابطہ ہے''الـنـاس على دين ملوكهم ''عوام الناس، اپنے بادشاہوں اور حکمرانوں کے دین ومذہب اور رسم ورواج کو اپناتے ہیں، اس لئے قرآن کریم نے کفر اور کافرانہ نظام کے غلبے کو ''فتنہ'' سے تعبیر فرمایا ہے اور اسی فتنے کے خاتمے کیلئے'' قتال وجہاد'' کا حکم دیا۔ معلوم ہوا کافرانہ نظام سے چھٹکارا پانے کیلئے قتال کا عمل لازمی ہے۔

دوسری بات اس آیت میں یہ بتلائی کہ ''ويـكـون الدين كله لله'' (دین سارا کا سارا اللہ کا ہو جائے) یعنی دیگر ادیان اور نظام ہائے حیات مغلوب ہو جائیں اور چہار طرف ''اللہ کے دین'' کا بول بالا ہو، نظام حیات اسلامی ہو، نظام معیشت اسلامی ہو، نظام معاشرت اسلامی رنگ میں رنگا ہوا ہو، نظام عدالت میں قرآنی عدل وانصاف والے قوانین کی بالادستی ہو۔ خلاصہ اس آیت سے یہ نکلا کہ ''نظامہائے کفر کے خاتمے اور نظام عدالت کے قیام'' کیلئے جہاد وقتال ایک لازمی اور ضروری چیز ہے۔

نظام خلافت کے قیام میں جہاد کے کردار کی اہمیّت وضرورت متعدد آیات قرانیہ سے ثابت ہے اسی سلسلے میں قرآن کریم کی یہ دوسری آیت ملاحظہ فرمائیں۔

"قـاتـلـو الـذيـن لايـومـنـون بالله ولا باليوم الآخر ولا يحرمون ماحرم الله ورسوله ولا يدينون دين الحق من الذين او توالكتاب حتى يعطوا الجزية عن يدوهم صاغرون"

''اہل کتاب جو نہ اللہ پر پوری طرح ایمان رکھتے ہیں اور نہ قیامت کے دن پر اور نہ ان چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں جن کو اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیا ہے اور نہ دین حق کو قبول کرتے ہیں، ان سے یہاں تک لڑو یہاں تک کہ وہ مطیع اور محکوم بن کر اپنے ہاتھ سے جزیہ دینا قبول کرلیں۔'' (سورہ التوبہ: آیت 29)

(بقیہ صفحہ ۷ پر)

قیدی کو چھڑاؤ

ام ہمام

پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے ''فُکُّو الْعَانِي'' قیدی کو چھڑاؤ۔ (صحیح بخاری)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں کہتے ہیں

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللّه

''اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر اس لیے کہ اُس کی اطاعت اللہ کے اذن سے کی جائے''۔ (النساء: آیت 64)

ہر مسلمان جانتا ہے کہ اُس پر اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت لازم ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قُلْ أَطِيعُواْ اللّهَ وَالرَّسُولَ فإِن تَوَلَّوْاْ فَإِنَّ اللّهَ لاَ يُحِبُّ الْكَافِرِين

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ) کہہ دیجیے! اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی اور رسول کی، پس اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ تعالیٰ کافروں سے محبت نہیں رکھتا''۔ (آل عمران: آیت 32)

سو ہم پر واجب ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم ''قیدیوں کو چھڑاؤ'' کو بجا لائیں۔ یہ ایک نہایت اہم اور بڑا فریضہ ہے، جس سے آج ہمارے مسلمان بھائی غافل ہیں۔ اس فرض کی اہمیّت اور اس کی فضیلت کا اندازہ پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے ہوسکتا ہے:

و عن ابن عباس رضی الله عنه قال :قال رسول الله صلی الله علیه و سلم مَنْ فَدَى أَيْدِي الْعَدُوِّ فَانَا ذَالِكَ الْاَسِيْرُ (طبرانی صغیر) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپؐ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس شخص نے کسی قیدی کو کفار کے ہاتھوں سے فدیہ دے کر آزاد کرا لیا تو گویا میں وہی قیدی ہوں''۔

یہ بات یاد رہنی چاہیے کہ قیدیوں کو چھڑانے کے مختلف طریقے ثابت ہیں۔ کبھی مال دے کر رہا کرایا گیا یا تبادلے کی صورت میں، یا جنگ و قتال سے اپنے قیدی بھائیوں کو چھڑایا گیا۔ البتہ اس حدیث میں جو صورت مذکور ہے وہ یہ ہے کہ کوئی مسلمان رقم ادا کر کے کسی قیدی کو کفار کے ہاتھوں سے رہا کراتا ہے تو ثواب میں یہ کام اتنا اونچا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُس شخص نے مجھے ہی قید سے آزاد کرا لیا۔

ہمیں امت مسلمہ کے درد کو اپنا درد بنانے کی ضرورت ہے۔ امت کی لاکھوں بیٹیاں اور بیٹے اس وقت کفار اور مرتدین کی جیلوں میں پڑے طرح طرح کے ظلم و جور سہہ رہے ہیں۔ گوانتا نامو اور ابو غریب کے اذیت خانوں میں ہونے والی تعذیب و تشدد کی داستانیں منظرِ عام پر آچکی ہیں، ابو غریب جیل سے نور اور فاطمہ، ہماری دو عفت مآب بہنوں کا اپنے مسلمان بھائیوں کے نام خط، جس میں کہا گیا کہ ''ہر روز ہمارے ساتھ ایک وقت میں دس دس امریکی فوجی زیادتی کرتے ہیں''۔ آخر میں کہا گیا کہ ''ہمارے بارے میں اللہ سے ڈرو اور اگر ہمیں چھڑوا نہیں سکتے تو ہمیں زہر ہی بھیج دو''۔ یہ خط ہماری غیرت کو جگانے کے لیے اور ہمیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور کمزور، لاچار و مظلوم مسلمان بہن بھائیوں کی نصرت کی خاطر میدانِ قتال میں پہنچانے کے لیے کافی ہے۔ سبحان اللہ! ابھی تو ایک اور عجیب انکشاف ہوا ہے کہ مشرف (لعنۃ اللہ علیہ) نے جامعہ حفصہ کی 17 طالبات کو امریکہ کے ہاتھوں بیچ دیا اور اُن سے زبردستی وہاں نائٹ کلبوں میں ڈانس کرایا جاتا ہے۔ مسلمانو! خدارا کچھ سوچو! کل قیامت کے روز کیا یہ آیت کریمہ ہمارے خلاف حجت بننے کے لیے کافی نہیں ہے؟

وَمَا لَكُمْ لاَ تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاء وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَـذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ وَلِيّاً وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ نَصِيراً ''آخر کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں اُن بے بس مردوں، عورتوں اور بچوں کی خاطر نہ لڑو جو کمزور پا کر دبا لیے گئے ہیں اور فریاد کر رہے ہیں کہ خدایا ہم کو اس بستی سے نکال لے، جس کے باشندے ظالم ہیں اور اپنی طرف سے ہمارا کوئی حامی و مددگار پیدا کر دے اور اپنی طرف سے ہماری مدد فرما''۔ (النسا: آیت 75)

اور ہمیں پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے بھی اپنے لیے سمت متعین کرنے میں مدد لینی چاہیے:

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی مسلمان کو کسی ایسے موقع پر بے یار و مددگار چھوڑے گا جہاں اُس کی عزت خطرے میں پڑ جائے اور اُس کی توہین ہو رہی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی اُس جگہ پر تذلیل کرے گا جہاں اُس کی خواہش ہوگی کہ کوئی اُس کی مدد کرے۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی کسی ایسے موقع پر مدد کرے گا جہاں اُس کی عزت و حرمت کے ساتھ کھیلا جا رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اُس کی وہاں مدد کرے گا جہاں وہ خواہش کرے گا کہ اُس کی مدد کی جائے''۔ (ابوداؤد، 5566)

ہمیں سوچنا چاہیے کہ کیا ہم نے اپنے اُن 13 ہزار فلسطینی مسلمان بھائیوں کو تنہا نہیں چھوڑ دیا جو برسوں سے اسرائیل کی جیل میں قید ہیں اور اُن میں سے ایک ہمارا بھائی ایسا بھی ہے جو 18 سال کی عمر میں قید ہوا تھا اور اب اُسے سب سے پرانا قیدی ہونے پر اعزازی طور پر کوئی لقب دیا گیا ہے۔ وہ پچھلے 32 سالوں سے یہودیوں کی قید میں ہے۔ کیا ہم نے اُن ہزاروں مجاہدین کو نہیں چھوڑ دیا جو پچھلے 8 سالوں سے گوانتا نامو بے میں قید ہیں۔ کیا ہم نے اُن روسی مسلمان بہنوں کو تنہا نہیں چھوڑ دیا، جنہوں نے اپنے خطوط میں لکھا تھا کہ ''اگر اس دنیا میں مسلمانوں کا کوئی وجود باقی ہے تو وہ جان لیں کہ روسی کفار نے ہمیں بے لباس کر کے جیل میں ظلم و زیادتی کا شکار بنایا ہوا ہے، حتیٰ کہ ہمیں نماز بھی بغیر لباس کے پڑھنی پڑتی ہے''۔ کم و بیش 50 ہزار مسلمان ازبکستان کی کمیونسٹ حکومت کی جیلوں میں مسلمان ہونے کی سزا کاٹ رہے ہیں اور کم و بیش 10 ہزار مسلمان، پاکستان کی مرتد حکومت کی جیلوں میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اعلیٰ کو نافذ کرنے کے لیے کیے جانے والے دعوت و جہاد کے ''سنگین جرم'' کی پاداش میں پابندِ سلاسل ہیں۔ ''سب سے پہلے پاکستان'' کے جہنمی نعرے کی

''نذر'' ہوجانے والی عافیہ صدیقی بھی اللہ تعالیٰ کے آسرے کے بعد ہم مسلمانوں ہی سے امید باندھے ہوئے ہے۔

یہاں ہمیں سلف صالحین کا وہ فتویٰ بھی ذہن نشین کر لینا چاہیے، جس میں انہوں نے واضح الفاظ میں یہ کہا:

اِمْرَأَۃٌ سُبِیَتْ بِالْمَشْرِقِ وَجَبَ عَلٰی اَھْلِ الْمَغْرِبِ تَخْلِیْصُھَامِنَ الْاَسْرِ الخ(بحر الرائق جلد5ص72)

''اگر ایک عورت مشرق میں گرفتار ہوگئی تو مغرب تک کے تمام مسلمانوں پر اس قید سے اُس کو چھڑانا واجب ہوجائے گا''۔

سو اے مسلمان بھائی! لاکھوں قید مسلمان بہن بھائیوں کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈر، جیسے ڈرنے کا حق ہے اور یاد رکھ کہ یہ مصیبت صرف جہاد فی سبیل اللہ یعنی قتال فی سبیل اللہ ہی کے ذریعے سے ہٹ سکتی ہے۔ خبردار! یہ لمبے لمبے مظاہرے اور جلسے جلوس امت کے کسی فائدے کے لیے نہیں ہیں۔ یہ صرف دھوکہ ہیں اور امت کے وقت، مال اور توانائی کو لایعنی اور لاحاصل کام میں مشغول رکھنے کا ایک بہانہ ہیں۔ نہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، نہ صحابہ کرامؓ نے اور نہ ہی سلف صالحین میں سے کسی نے مظلوم مسلمانوں کی مدد ونصرت کے لیے یہ طریقہ واسلوب اختیار کیا۔

تو اے مسلمان بھائی! یہ بات جان لو کہ تم پر جہاد یعنی قتال فی سبیل اللہ فرض عین ہو چکا ہے، ایسے ہی جیسے نماز، روزہ اور زکوٰۃ وغیرہ فرض ہے بلکہ ایمان کے بعد سب سے بڑا اور اہم فرض ہی حملہ آور دشمن سے دفاع کے لیے جہاد کرنا ہے۔ امام نوویؒ سے استفسار کیا گیا کہ ''جیسے کفار مسلمانوں کے علاقوں میں سے کسی علاقے پر قابض ہوجائیں تو ہر ایک فرد پر اُن سے لڑنا اور دفاع کرنا واجب ہوجاتا ہے' اسی طرح اگر ایک یا دو مسلمان کفار کی قید میں چلے جائیں تو کیا اُن کو چھڑانا بھی واجب ہوجاتا ہے''، تو انہوں نے جواب میں کہا: ''اس بارے میں دو اقوال ہیں اور اُن میں صحیح قول یہ ہے کہ ہاں جہاد فرضِ عین ہوجاتا ہے، بلکہ بدرجۂ اولیٰ فرض عین ہوجاتا ہے کیوں کہ مسلمان جان کی حرمت علاقے سے کہیں زیادہ ہے''۔

سو پیارے مسلمان بھائی! اللہ سے ڈرو اور اس ندائے ربانی پر لبیک کہو اِنْفِرُوْا خِفَافاً وَّثِقَالاً وَجَاھِدُوْا بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ''نکلو خواہ ہلکے ہو یا بوجھل اور اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو''۔(التوبہ: آیت 49)

اور یہ عزم کرلو کہ اُس وقت تک جہاد جاری رکھو گے جب تک ایک ایک مسلمان بہن بھائی کو کفار کی قید سے چھڑا نہیں لیتے، مسلمانوں کے مقبوضہ علاقے واپس نہیں لے لیتے، توہین رسالت کے مرتکب ممالک سے بدلہ نہیں لے لیتے اور تمام دنیا پر اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند نہیں ہو جاتا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے:

وَقَاتِلُوْھُمْ حَتّٰی لَا تَکُوْنَ فِتْنَۃٌ وَّیَکُوْنَ الدِّیْنُ کُلُّہٗ لِلّٰہِ ''اور اُن سے لڑو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین سارے کا سارا اللہ کا ہوجائے''۔(الانفال: آیت 39)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں کامل ایمان اور اخلاص کے ساتھ ساری زندگی مقبول ہجرت وجہاد نصیب کرے اور خاتمہ مقبول شہادت پر ہو اور یہ کہ ہمارے جہاد میں اللہ تعالیٰ برکت ڈالے اور کفار کی تباہی اور مسلمان قیدیوں کی جلد رہائی کے ذریعے ہماری آنکھیں ٹھنڈی کردے اور امت پر فتح یابی کے دروازے کھول دے اور ان فتوحات کو تسکینِ قلوب کا ذریعہ بنادے۔(آمین)

☆☆☆☆☆

بقیہ: قیام خلافت میں جہاد کا کردار

اس آیت میں ذکر اگرچہ اہل کتاب یہود ونصاریٰ کا ہے مگر حکم تمام کفار کیلئے عام ہے، امام شافعی اس آیت میں موجود لفظ ''وھم صاغرون'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ''الصغار'' کا مطلب ان کفار پر احکام اسلام جاری کرنا اور انہیں اسلامی حکومت اور اسلامی نظام کا مطیع ومحکوم بنانا ہے اور اللہ تعالیٰ نے قتال کا حکم دے کر یہ بات واضح فرمائی کہ ان کفار اہل کتاب سے اس وقت تک لڑو جب تک وہ مطیع ومحکوم بن کر جزیہ دینا قبول نہ کرلیں۔ یعنی اگر مقابلے پر نہ آئیں بلکہ اسلام قبول کرلیں پھر تو بات ہی ختم۔ انہوں نے خود اسلام قبول کرلیا، اسلام کی بالادستی کو تسلیم کرلیا لیکن اگر وہ اسلام قبول نہیں کرتے اور مقابلے پر آتے ہیں اور اسلامی نظام قبول نہیں کرتے بلکہ اپنے کافرانہ نظام ہی کو سینے سے چمٹائے رکھنا چاہتے ہیں تو اے مسلمانو! تم ان سے قتال کرو، یہ قتال ہی ان کی سرکشی کا علاج ہے، اسی قتال سے یہ اسلامی نظام کے سامنے سرنگوں ہوں گے اور اسی قتال سے یہ احکام اسلام کی بالادستی کو قبول کریں گے اور یہ قرآن کا حکم ہے کہ اے مسلمانو! تمہیں بذریعہ جہاد وقتال کافروں سے اسلام کی بالادستی کو تسلیم کروانا ہے، انہیں جزیہ دینے پر مجبور کرنا ہے!!!

''لا اکراہ فی الدین'' کا مطلب تو یہ کہ ''اس بات پر جبر نہیں کہ اے کافرو! تم لازماً، نہ چاہتے ہوئے بھی اسلام قبول کرو۔ لیکن اسلام کی بالادستی، اسلام کا غلبہ، اہل اسلام کی حکومت تمہیں ''جبراً'' قبول کرنی پڑیگی اور اس کا فیصلہ تلوار سے ہوگا جیسا کہ خود صحابہ کرامؓ جب کسی لشکر کفار سے ٹکراتے تو یہی کہتے، اسلام قبول کرلو! یا ہماری حکومت تسلیم کرکے جزیہ دینا منظور کرلو! یا پھر یہ تلوار ہمارے اور تمہارے درمیان اپنا فیصلہ سنادے گی۔

اے امت مسلمہ کے نوجوانو! آج اگرچہ ہم خلافت سے محروم کر دیئے گئے ہیں مگر ہمارے لئے مایوس ہونے، احساس کمتری کا شکار ہونے اور کافروں کی بالادستی کے آگے سرخم کرنے کی کوئی وجہ نہیں، رب کا عظیم انعام جہاد وقتال کا فریضہ ہمارے پاس ہے۔ یہ جہاد وقتال ہی ہمیں نظام خلافت کی حسین منزل تک پہنچائے گا اور اگر ہم اس منزل کے حصول سے پہلے اسی راہ میں اپنی جان ہار گئے تو یہ ہار نہیں سب سے بڑی جیت ہوگی اور رب کی طرف سے اعلان ہوگا ''اللہ کے راستے میں قتل کئے جانے والوں کو مردہ گمان بھی نہ کرو''، بقول سید نفیس شاہؒ

مسلمانو! اٹھو، باطل سے ٹکرانے کا وقت آیا
سر میداں، تڑپنے اور تڑپانے کا وقت آیا
فرنگی شاطروں نے ظلمتیں بانٹی ہیں دنیا میں
خدا کی سرزمیں میں، نور پھیلانے کا وقت آیا

☆☆☆☆☆

اشتراکیت کے بعد سرمایہ داری کی پسپائی

مولانا محمد احمد حافظ

کیا سرمایہ دارانہ نظام افغانستان میں اپنی بقا کی جنگ لڑ رہا ہے؟ اس سوال کے مختلف جواب ممکن ہیں۔ 27 مارچ 2009ء کو امریکی صدر اوباما نے ریاست ہائے متحدہ امریکا کی سلامتی کو پیش نظر رکھتے ہوئے عالم اسلام کے خلاف جاری جنگ کے حوالے سے اپنی حکومت کی حکمت عملی کا اعلان کیا۔ اس پالیسی کے پس منظر میں وہ خوف کارفرما تھا جس کے مطابق افغانستان میں واضح امریکی شکست کے آثار نے ایک اسلامی ریاست کے قیام کو ذہنوں میں ابھارا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ افغانستان (اور اب پاکستان) میں دو عقیدوں اور دو مختلف تصور زندگی کے درمیان لڑی جانے والی خیر اور شر کی جنگ ہے۔ اگر کسی ایک کو شکست ہوئی تو دوسرے کی فتح یقینی ہے۔ ہاں تو اس پالیسی کے مندرجات کے مطابق:

1- افغانستان کی صورت حال انتہائی کشیدہ ہے

2۔ طالبان بہت سے علاقوں کو اپنے قبضے میں لے چکے ہیں اور ان کی واپسی کابل حکومت اور اتحادی افواج کے لیے بہت بڑا چیلنج ہے۔

3۔ طالبان پاکستان کے شمال مغربی سرحدی صوبے میں بھی بہت سے علاقوں پر اپنا تسلط رکھتے ہیں۔

4۔ اس وقت امریکی قومی سلامتی کا دارومدار افغانستان کی سلامتی پر ہے۔

5۔ عراق جنگ کی وجہ سے افغانستان کو نظر انداز کیا گیا (جس سے پیدا ہونے والی صورت حال سے نبرد آزما ہونے کے لیے شاید کئی دہائیاں درکار ہوں گی)۔

6۔ افغانستان کی حکومت کرپشن اور بدعنوانی پر قابو پانے میں بالکل ناکام ہو چکی ہے، جس کی وجہ سے لوگوں کو بنیادی سہولیات پہنچانے میں شدید مشکلات کا سامنا ہے۔

7۔ نیٹو اپنے اساسی تصورات سے دور جا چکا ہے اور وہ اپنی افادیت کھو چکا ہے۔

8۔ امریکی عوام کا بڑا حصہ افغانستان میں امریکی جنگ کے حوالے سے تذبذب کا شکار ہے۔

9۔ اس بات کا حقیقی امکان موجود ہے کہ طالبان اور ان کے اتحادی دوبارہ کابل پر قابض ہو جائیں۔

اس پالیسی کے دو پہلو ایسے ہیں جو اسے سابقہ پالیسیوں کے مقابلے میں ممتاز کرتے ہیں:

الف: ''امریکا کا اس خطے میں جنگی محور کو اسی تناسب سے بڑھانا، جس تناسب سے طالبان پیش قدمی (مزاحمت) کر رہے ہیں۔'' اس نکتے کے مطابق امریکی حکومت مجاہدین کے خلاف جاری جنگ کے حوالے سے اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ افغانستان اور پاکستان کے درمیان ایک گہرا تعلّق ہے، اس وجہ سے اس خطے کو ایک ہی میدان جنگ تصور کیا جائے گا۔ اوباما نے اپنی تقریر میں کہا ہے کہ ''طالبان دونوں ممالک کے درمیان زمین کے ایک بڑے حصّے پر اپنا کنٹرول رکھتے ہیں''۔ اس نکتہ نظر کو دیکھا جائے تو اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ امریکا ایک ایسی ریاست کے وجود کو ڈھکے چھپے انداز میں تسلیم کر چکا ہے جو افغانستان اور پاکستان کے مابین موجود ہے، جس پر دونوں ممالک کی افواج کا کوئی قابل ذکر اختیار اور تسلط موجود نہیں ہے۔ چنانچہ اسی نکتہ نظر کے سبب جنگ کا دائرہ بڑھا کر پاکستان کے شمال مغربی حصّے کو اس میں شامل کر لیا گیا ہے۔ جہاں اس وقت پاکستانی سیکورٹی فورسز امریکی تعاون سے مجاہدین کے خلاف برسرِ پیکار ہیں۔

ب: امریکا نے مارچ میں جو حکمت عملی اختیار کی، اس کا دوسرا پہلو افغان طالبان میں ایسے لوگوں کی تلاش ہے جو مصالحت کرنا چاہتے ہوں اور وہ ڈالر لے کر جہاد چھوڑنے پر آمادہ ہو جائیں۔ حقیقت حال یہ ہے کہ امریکا نے ایسی کوششیں کی بھی ہیں، مثلاً کسانوں کو ٹیوب ویل اور ٹریکٹر فراہم کر کے، جنگجو سرداروں کو بھاری رقوم دے کر اور ترقی کا خوب صورت خواب دکھا کر، مگر یہ حکمت عملی بایں وجہ ناکام رہی کہ اس نے شادی بیاہ کی تقریبات اور عوامی مقامات پر بم باری کر کے عام اور نہتے شہریوں کو قتل کیا، جس سے عوامی جذبات امریکا سے نفرت اور طالبان سے محبت میں ڈھل گئے۔

عین ممکن ہے کہ اس میدان جنگ میں امریکا اور اس کے اتحادیوں کو شکست ہو جائے اور دنیا سرمایہ داری کے چنگل سے نکل کر سکھ کا سانس لے سکے۔ نتیجے کے طور پر عالم اسلام پر مسلط بدخصلت اور استبداد و استکبار کی پیکر حکمران قیادتیں فنا کے گھاٹ اتر جائیں۔ ایک عظیم الشان اسلامی امارت و خلافت کا احیاء ہو۔

ہمیں امریکی یورش کا ایک اور نکتہ نظر سے بھی جائزہ لینا ہے کہ امریکا جب افغانستان پر حملہ آور ہوا تو اس نے کہا کہ ہم افغانستان میں آزادی کو فروغ دیں گے اور جمہوریت لائیں گے۔ ''آزادی'' مذہبِ سرمایہ داری کا بنیادی عقیدہ اور جمہوریت' سرمایہ داری کا سیاسی نظام ہے۔ امریکا نے افغانستان کی اسلامی امارت پر حملہ کیا تھا جو راسخ العقیدہ طالبان پر مشتمل تھی، جنہیں جمہوریت سے کوئی سروکار نہ تھا اور جن کے عقائد کی بنیاد آزادی کی بجائے عبدیت پر ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ امریکا کا افغانستان پر حملہ محض معاشی اہداف کی بنیاد پر نہیں تھا بلکہ یہ The clash of orders تھا۔

سرمایہ دارانہ نظام محض ایک معاشی نظریہ نہیں، جیسا کہ عمومی طور پر خیال کیا جاتا ہے، بلکہ حیاتِ انسانی کے پورے دائرے کو محیط ایک مذہب ہے جس کی اپنی مابعد الطبیعات اور کونیات ہیں۔

سولھویں اور سترھویں صدی کے فلسفیوں نے عیسائی مذہب کو رد کر دیا تھا جو وحی الٰہی کی بجائے عقلیت پر یقین رکھتا تھا اور خالصتاً انسانی الوہیت پر مبنی عقائد وایمانیات پر سرمایہ داری کی عمارت کھڑی کی۔ مذہبِ سرمایہ داری کے مطابق: (1) انسان قائم بالذات ہے (2) بندگئ الہٰ کی بجائے آزادی (بمعنی وحی الٰہی سے بغاوت) ایک غیر متبدل عقیدہ ہے (3) تمام انسان اپنی خواہشات کی تکمیل میں مساوی ہیں (4) ترقی، یعنی اسی دنیا کو جنت بنانا حیاتِ انسانی کا اصل مطمح نظر ہے۔

آپ دیکھیے کہ سرمایہ داری کا یہ فلسفہ دین اسلام سے مکمل طور پر متصادم ہے۔ دین اسلام کے مطابق: (1) صرف اللہ وحدہ لاشریک قائم بالذات ہے (2) انسان آزاد نہیں بلکہ اللہ کا بندہ ہے (3) انسانوں میں تقویٰ کی بنیاد پر تفاوت ہے (4) یہ دنیا ایک مسلمان بندے کے لیے رہ گزر کی حیثیت رکھتی ہے جب کہ حدیث شریف میں ہے **کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل**۔ چنانچہ مسلمان کی ترقی کا معیار آخرت میں کامیابی یعنی رضائے الٰہی اور جنت کا حصول ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ سرمایہ داری کی اساسیات اور اسلامی ایمانیات کا آپس میں کوئی تال میل نہیں ہے، دونوں ایک دوسرے سے متصادم اور متضاد ہیں، ان میں سے ایک شر ہے تو دوسرا خیر ہے۔ خیر بلاشبہ اسلام ہی ہے جو ''الحق'' اور ''الدین'' ہے۔ اسلام سے باہر نہ کوئی خیر ہے، نہ حق ہے۔

تاریخی طور پر سرمایہ داری کے دو مختلف دھارے خطہ زمین پر بروئے کار آئے۔ ایک ''لبرل ڈیموکریٹک کیپٹلزم'' جس کے علمبردار امریکا اور برطانیہ تھے۔ دوسرا دھارا ''کمیونسٹ سوشل ازم'' دونوں کی اساسیات ایک ہی ہیں یعنی آزادی، مساوات اور ترقی، البتہ تفریعات میں کچھ اختلاف تھا جس کی وجہ سے بعض ظاہر بین حضرات نے کمیونزم کو سرمایہ داری کے علی الرغم اس کے متبادل کے طور پر دیکھا۔ دسمبر 1979ء میں جب سوویت یونین نے افغانستان پر حملہ کیا تو شاید ہی کوئی باور کر سکتا تھا کہ اگلے دس سال بعد دنیا کے نقشے پر سوویت یونین کا وجود باقی نہیں رہے گا۔ افغان مجاہدین نے روس کے خلاف ایک طویل اور زبردست جنگ لڑی، اس جنگ کے دوران دنیا بھر کے مختلف خطوں، نسلوں اور قبائل کے اہل ایمان جذبۂ جہاد سے سرشار ہو کر اس تاریخی میدان جنگ میں کود پڑے اور بالآخر 1988ء کے اواخر میں روسی فوجیں مقابلے کی تاب نہ لاتے ہوئے افغان سرزمین سے بھاگ نکلیں۔ اس کے صرف دو سال بعد عظیم سوویت یونین کا شیرازہ بکھر گیا، دیوار برلن گر گئی اور وارسا پیکٹ زمین بوس ہو گیا۔ مذہب سرمایہ داری کا ایک بازو ٹوٹ گیا تھا اور مجاہدین کو بہت بڑی فتح حاصل ہوئی تھی۔ شکست روس کے بعد امریکا واحد سپر پاور کے طور پر ابھر کر سامنے آیا اور سرمایہ داری کی اس محافظ قوت نے ''نیو ورلڈ آرڈر'' کے ذریعے دنیا پر حکمرانی کا خواب دیکھا۔ اس دوران افغانستان میں ''اسلامی امارت'' قائم ہو چکی تھی اور دنیا بھر کے مسلمان اسے اپنی آرزوؤں اور تمناؤں کا مرکز خیال کر رہے تھے۔ امارت اسلامی افغانستان نے اپنے وجود میں دنیا بھر کے مجاہدین کو سمو لیا تھا اور وہ عالمی جہادی ریاست کے طور پر ابھرنے لگی تھی۔ نائن الیون کا واقعہ مجاہدین کے لیے عسکری طور پر بہت زبردست ٹرننگ پوائنٹ ثابت ہوا، امریکا محض خالی خولی دھمکیوں سے گزر کر اپنے بل سے نکلنے اور افغانستان کے تاریخی میدان جنگ میں آنے پر مجبور ہو گیا۔ گو کہ طالبان کی حکومت محض دو ماہ کے عرصے تک ہی امریکی جارحیت کا مقابلہ کر پائی مگر بعد میں اختیار کی جانے والی پسپائی نے حیران کن نتائج دیے۔

2001ء سے اب تک احوال کا تجزیہ کیا جائے تو افغانستان میں شکست امریکا کے ماتھے پر لکھی واضح نظر آرہی ہے۔ مجاہدین کی فتوحات کا دائرہ بڑھ رہا ہے اور اتحادی افواج کا دائرۂ اقتدار سمٹتے ہوئے چند بڑے شہروں میں محدود ہو رہا ہے۔ کابل جو اتحادی افواج کا ہیڈ کوارٹر ہے مجاہدین کے اقدامی حملوں سے محفوظ نہیں۔ سرمایہ داری کے محافظ امریکا کی جنگ اب اپنی بقاء کی جنگ میں تبدیل ہو چکی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے جنگ کا دائرہ پاکستان کے اندرونی علاقوں تک بڑھا کر ترپ کا آخری پتہ پھینک دیا ہے۔ اب تک کی صورت حال سے محسوس ہوتا ہے کہ پاکستان میں سرمایہ دارانہ نظام زیادہ شدت کے ساتھ جنگ آزما ہے اور مجاہدین کے لیے نہایت کٹھن مرحلے کا آغاز ہو چکا ہے مگر اب شاید یہ اس کے لیے آخری موقع ہے۔ ادھر بقعۂ ایمان یمن اور صومالیہ عالمی جہاد کے میدان بننے والے ہیں۔ امریکا اپنی جنگ کا دائرہ مجاہدین کی توقعات کے عین مطابق بڑھا کر اپنی قوت کو منتشر کر رہا ہے۔ عین ممکن ہے کہ اس میدان جنگ میں امریکا اور اس کے اتحادیوں کو شکست ہو جائے اور دنیا سرمایہ داری کے چنگل سے نکل کر سکھ کا سانس لے سکے۔ نتیجے کے طور پر عالم اسلام پر مسلط بدخصلت اور استبداد واستکبار کی پیکر حکمران قیادتیں فنا کے گھاٹ اتر جائیں۔ ایک عظیم الشان اسلامی امارت وخلافت کا احیاء ہو۔ اہل نظر کہہ رہے ہیں کہ مسلمانوں کے تاج خلافت کو چھنے ہوئے ایک صدی ہونے کو ہے۔ 1924ء میں اسلامی خلافت کا سقوط ہوا، آج 2009ء ہے۔ مجاہدین کی قربانیاں، سنگلاخ چٹانوں اور صحراؤں میں بہنے والا خون ان پاکیزہ گھڑیوں کو قریب سے قریب تر کر رہا ہے۔

اس مرحلے پر چند نہایت اہم امور کی نشان دہی ضروری ہے جنہیں بروئے کار لانا مجاہدین سے باہر کے حلقوں کے لیے نہایت ضروری ہے:

(1) طالبان کی جدوجہد کو محض افغانستان کی جغرافیائی حدود میں دیکھنے کی بجائے اسے ایک وسیع کینوس میں دیکھا جائے۔

(2) اس بحث کو ترک کیا جائے کہ کچھ طالبان درست ہیں اور کچھ غلط، یہ بحث اور اس کے نتیجے میں ابھرنے والی سوچ مجاہدین کے عالمی جہاد کو کمزور کرنے کا باعث بن رہی ہے۔ وہ علماء اور استعمار کی چاکری کرنے والے دانش ور جو خروج اور جائز وناجائز کی بے محل اور سراسر فتنہ انگیز بحثیں اٹھا رہے ہیں دراصل استعمار کو زبردست تقویت پہنچا رہے ہیں۔ ان کا تعاقب علمی اور معاشرتی سطح پر ازحد ضروری ہے اس لیے کہ اس طرح کے عافیت کوش لوگ امت مسلمہ میں ناسور کی حیثیت رکھتے ہیں، بالکل اسی طرح جس طرح قادیانیت۔

(3) اتحاد امت جس قدر قبل ازیں ناگزیر تھا آج کے معروضی حالات میں پہلے سے بڑھ کر ناگزیر ہو چکا ہے۔ علماء اور دینی طبقات کا ایک ایسا اتحاد ہو جو مجاہدین کا پشتی بان ہوتا کہ عوامی حمایت اور مجاہدین اسلام کی زبردست قربانیوں کی بدولت انقلاب اسلامی کا سفر تیزی سے کیا جا سکے۔

☆☆☆☆☆

تین سو رسیاں

حذیفہ یعقوب

علامہ ذہبیؒ تاریخ اسلام کے ایک مستند مورخ ہیں انہوں نے ''تاریخ الاسلام'' میں ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ 1607 میں علامہ ابن جوزیؒ دمشق کی جامع مسجد میں لوگوں کو جہاد کی دعوت وترغیب دے رہے تھے، خود علامہ ابن جوزی کا بیان ہے کہ اس دن مسجد میں تیس ہزار مسلمانوں کا مجمع تھا اور ایسے جوش وولولے والا دن دمشق میں نہ پہلے دیکھا گیا نہ بعد میں، مسلمانوں کے مشہور جہادی لیڈر ابوقدامہ کا وہ واقعہ جس میں ایک عورت نے اپنے بالوں کی چوٹیاں کاٹ کر دی تھیں تا کہ وہ جہاد میں اسے اپنے گھوڑے کی لگام میں شامل کر لیں، مجھے معلوم تھا بلکہ خود میرے پاس ایسے بالوں کی ایک بڑی تعداد جمع تھی، میں نے ان بالوں سے مجاہدین کے گھوڑوں کیلئے تین سو رسیاں بنائی تھیں، اس دن وہ رسیاں لوگوں کے سامنے لائی گئیں تو لوگ جذبۂ جہاد سے سرشار ہو کر دھاڑیں مار مار کر رونے لگے اور اپنے بال کاٹ کاٹ کر رسیاں بنانے لگے، جذبات کا ایک طوفان برپا تھا گویا قیامت کا منظر ہے، جب میں نے تشکیل شروع کی تو میرے ساتھ لشکر میں بے شمار لوگ شامل ہو گئے، ایک چھوٹے گاؤں سے تین سو آدمی اسلحے سمیت نکلے یہ سارا لشکر اللہ کی رضا کیلئے جہاد کی نیت سے دمشق سے نکلا۔۔۔جب ہم نابلس پہنچے تو امیر المومنین سے ہماری ملاقات ہوئی، نابلس کی جامع مسجد میں، میں نے وہ رسیاں امیر المومنین کی خدمت میں پیش کیں وہ ان رسیوں کو چہرے پر رکھ کر رونے لگے۔

یہ اس دور کی بات ہے جب مسلمانوں میں منافقین اور منکرین جہاد نے ایسے پر نہیں پھیلائے تھے جیسے آج مسلمانوں میں پھیلا چکے ہیں۔ کافروں اور ان کے ایجنٹوں کے تنخواہ دار، وظیفہ خور ملازم آئے روز شوق تحقیق میں جہاد اور مجاہدین ہی کو ہدف طعن بناتے رہتے ہیں، وہ دہشت گردی کی مذمت کرتے ہیں مگر نشانہ ان مسلمانوں کو بناتے ہیں جو اپنے حقوق کے تحفظ، اپنے دین وایمان کی سلامتی اور ملک وملت کے دفاع کیلئے ظالم وجابر استعماری وطاغوتی طاقتوں سے نبرد آزما ہوتے ہیں، ان نام نہاد مفکرین، دانش خور اور کالم نگاروں کو طاغوتی طاقتوں کی سرکشیاں اور انسانیت سوز مظالم وہتھکنڈے نظر نہیں آتے اور نہ ہی ان کے خلاف آواز اٹھانے کو اپنا مشن تصور کرتے ہیں۔ ہاں آواز اٹھائیں گے تو مسلمانوں کے خلاف کہ کہیں ان میں بیداری کی لہر پیدا نہ ہو جائے اور یہ یونہی خواب غفلت میں مست اور کافرانہ طاقتوں کی سازشوں کا شکار ہو کر ان کے ماتحت رہیں اور ان سے دبے رہیں تا کہ ہماری آزاد ذہنی وسعت پسندی اور دانش وری کے ڈھول کا پول نہ کھلے، اس شوق تحقیق میں یہ لوگ جہاد کو نئی سے نئی تلبیسات میں الجھانے کی کوششیں کرتے رہتے ہیں۔

جب جہاد سے متعلّق تمام تلبیسات ہوا ہوتی ہوئی نظر آتی ہیں تو پھر سرکاری جہاد اور نجی جہاد کا شوشہ چھوڑ کر غلط ذہن سازی کی کوشش کی جاتی ہے، لکھا تو یہ جاتا ہے کہ ''جس کا کام اسی کو ساجھے'' اور مطلب یہ ہوتا ہے کہ جہاد حکومت کا کام ہے، نہ کہ کسی نجی جماعت اور افراد کا، مگر یہ سبق دیتے وقت اپنی حیثیت بھلا دی جاتی ہے اور یہ نہیں سوچا جاتا کہ ہم نے جو یہ کام کیا ہے یا یہ تحقیق پیش کی ہے کیا ہم اس کے اہل تھے یا نااہل ہو کر اپنی بات منوانے کی فضول اور لاحاصل کوشش کی گئی ہے پھر لوگوں کی عقلوں پر بھی حیرت ہوتی ہے جو ان نااہلوں کے لکھنے کہنے سے جہاد کی سرکاری اور نجی کی تقسیم کو قبول کر کے یہ باور کر لیتے ہیں کہ واقعی جس کا کام اسی کو ساجھے (یہ جملہ تو صحیح ہے مگر نتیجہ غلط نکالا جاتا ہے) مگر ان کی نااہلی پر نظر نہیں جاتی کیا یہ لوگ اس تقسیم اور اس پر احکامات لاگو کرنے کے حقدار ہیں بھی یا نہیں؟ حالانکہ یہ مباحث علمائے دین سے تعلّق رکھتی ہیں، اس کا فیصلہ تو علما ہی کریں گے کہ اسلام میں جہاد کی سرکاری اور نجی کی تقسیم ہے یا نہیں اور اگر ہے تو ہر صورت کے احکام ایک جیسے ہیں یا الگ الگ، پھر وہ احکامات تمام حالات میں یکساں اور برابر ہوں گے یا ان میں کوئی تفاوت ہوگا؟ ان تمام بنیادی سوالات کو تشنہ چھوڑ کر دور دراز اور ادھر اُدھر کی باتوں میں الجھا کر نظریہ جہاد اور جذبۂ جہاد کو مٹانے پر زور صرف کیا جاتا ہے۔

اگر شوق تحقیق ہے تو ان بنیادی سوالات کے جواب دیئے جاتے تا کہ قوم کے سامنے صورتحال واضح ہو جاتی، یہ کالم نگار جہاد ہی کو کیوں نشانہ بناتے ہیں اور جہاد کی سرکاری ونجی تقسیم کرتے ہیں خدانخواستہ آئندہ یہ لوگ نماز کی بھی تقسیم نہ کرنے لگیں، ایک سرکاری نماز دوسری نجی نماز، یوں دن میں پانچ مرتبہ نماز پڑھنے سے بھی عوام کی چھٹی کیونکہ حکمران تو اکثر وبیشتر شاید پیدائشی طور پر نمازیں بخشوا کے دنیا میں آتے ہیں۔ خیر! تاریخ اسلام میں کہیں بھی یہ تقسیم نظر نہیں آتی بلکہ ہر دور میں جہاد کو نماز، روزے کی طرح ایک اسلامی فریضہ تصور کیا جاتا رہا ہے۔ ہمیشہ مسلمان مقدور بھر اس میں حصّے لینے کیلئے خود کو پیش کرتے رہے اور ہر عمر کے افراد نے ایسے بے مثال جوش وجذبے اور والہیت کا مظاہرہ کیا جسے سن کر آج بھی مردہ دلوں میں ایمانی حرارت کی لہر دوڑ جاتی ہے اور مسلمان عظمت رفتہ کیلئے پھر اس طرح تلوار ہاتھ میں لیکر سر پر کفن باندھ کر میدان میں نکلنے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں اور یہی چیز ان کیلئے ناقابل برداشت ہے کیا یہ واقعہ تاریخ اسلام کے لاکھوں روشن کرداروں میں سے ایک نمایاں واقعہ نہیں ہے کہ عورتیں شوق جہاد سے اس قدر سرشار تھیں کہ اپنے بال کاٹ کر دیدیئے تا کہ مجاہدین کے گھوڑوں کی لگام میں استعمال ہو سکیں اور پھر وہ اس قدر کہ ایک ہی موقع پر تین سو رسیاں بن گئیں۔ اللہ اکبر!

آج ہمارے کالم نگار ادھر اُدھر کی قوموں کے چند گھسے پٹے نام کے کرداروں کو اپنے کالم کی زینت بنا کر مسلمانوں کے سامنے ان کی عظمت کردار اجاگر کرنے کی ناکام کوششیں کرتے ہیں اور مسلمانوں کو درست سمت دکھانے کے بجائے احساس کمتری اور اپنی ملت سے مایوسی کے گرداب میں پھنسانا چاہتے ہیں لیکن یہ بات پتھر کی لکیر ہے کہ وہ اس میں کامیاب نہیں ہونگے ہاں ان کی طرح کی گمراہ پسند طبیعتیں اس کی طرف مائل ہو جائیں تو ہو جائیں مگر اللہ کے دین کے متوالے، دین کے ہر حکم پر جان قربان کرنیوالے ہر دور میں باقی رہیں گے خاص طور پر جہاد کے قیامت تک جاری رہنے کی پیشین گوئی تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں۔ بھلا اس میں کیا شک ہو سکتا ہے؟

(بقیہ صفحہ 20 پر)

قومی وحدت

ڈاکٹر ایمن الظواہری حفظہ اللہ

بسم الله والحمد لله والصلاه والسلام علی رسول الله وآله وصحبه ومن والاه

ایها الاخوة المسلمون فی کل مکان

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته؛ اوبعد

امت نے حال ہی میں کئی اہم واقعات کا مشاہدہ کیا ہے، جن میں سے چند پر میں تبصرہ کرنا چاہوں گا۔ اور میں اپنی بات کا آغاز فلسطین میں ابھرتے حالیہ انکشافات، خصوصاً (وطن سے منسوب) قومی وحدت (الوحدة الوطنیۃ) اور اس سے متعلقہ امور سے کروں گا۔

میں پوچھتا ہوں کہ کیا ہم نے بھلا دیا ہے کہ محمود عباس کون ہے؟ فلسطینی حکومت کیا ہے؟ کیا ہم بھول چکے ہیں کہ وہ سیکولر (لادین وغیر مذہبی) ہیں اور معاملات کو اسلامی شریعت پر نہیں پرکھتے؟ قومیت، لادینیت، مصلحت پسندی اور بین الاقوامی قوانین کی تقدیس کو بنیادی اصول قرار دیتے ہیں؟ تاہم، معاملے کی حقیقت یہ ہے کہ اُن کے اپنے ذاتی مفادات، عوام کی دولت کو لوٹنے کی کوشش، اور صیہونیوں اور امریکیوں کی خدمت ان کے لیے (بہت) مقدس ہے۔ حتیٰ کہ (عرب) قومیت (یعنی فلسطین) کے اہم معاملے میں سمجھوتہ کر کے قوم پرستی کے معیار کے مطابق بھی غدار اور دھوکے باز ہی ثابت ہوئے۔ قومی حریت کی تحریک ہونے کے دعوے میں بھی جھوٹے ثابت ہوئے کیونکہ کوئی حقیقی 'قومی حریت کی تحریک' اپنی زمینوں پر غاصبوں کے جواز کو قبول نہیں کرسکتی! کوئی 'قومی حریت کی تحریک' اپنی 90 فیصد زمین پر سمجھوتہ نہیں کرتی! کوئی 'قومی حریت کی تحریک' یہ قبول (وبرداشت) نہیں کرتی کہ اُس کے پاس نہ ہونے کے برابر (ایک) شہر تک محدود حکومت کے اختیارات ہوں اور اُس کی انٹیلی جنس غاصبوں کے مفادات کے لیے کام کرے! کوئی 'قومی حریت کی تحریک' اپنے ملک کے باسیوں کو دشمن کے حوالے نہیں کرتی! کوئی 'قومی حریت کی تحریک' اپنی عمومی ملاقاتیں غاصبوں کی عمل داری اور نگرانی میں منعقد نہیں کرواتی! کوئی 'قومی حریت کی تحریک' یہ قبول (وبرداشت) نہیں کرتی کہ اُس کی ہر حرکت پر غاصب نگاہ رکھے ہوئے ہوں یا یہ کہ اُس تحریک کا صدر اور اُس کا ماتحت اپنا ہر قدم اٹھانے سے پہلے غاصبوں کی اجازت کے منتظر ہوں! کوئی 'قومی حریت کی تحریک' یہ قبول (وبرداشت) نہیں کرتی کہ اُس کی زمین کو غاصب نرغے میں لے لیں اور (حد یہ ہے کہ اُن کے ساتھ) ایسے معاہدے پر دستخط کرے جو اس (محاصرے) کو قانونی حیثیت دلائے! کوئی 'قومی حریت کی تحریک' یہ برداشت نہیں کرسکتی کہ اُسے (غاصبوں کی طرف سے) زہر دے دیا جائے جسے وہ اپنا باپ، قائد اور اپنے اتحاد وجدوجہد کا راہ نما ماننے کا دعویٰ کرتی ہو۔ اور پھر اس (معاملے) کو نظر انداز کرنے کی سازش کرے، اور جرم کو فراموشی (بھول و) کے ڈھیر تلے دفن کر کے چھپانے کی کوشش کرے!

کیا ہم بھول گئے ہیں کہ یہ محمود عباس اُنہی میں سے ہی ہے جنہوں نے یکے بعد دیگرے اوسلو (Oslo) سے وائے ریور (Wye River)، کیمپ ڈیوڈ (Camp David) اور اناپلس (Annapolis) تک، اور (پھر) نیویارک میں حال ہی میں ہونے والی سہ فریقی کانفرنس میں شرم ناک، نیچ اور ذلت آمیز (اقرارناموں) معاہدوں کے ذریعے 90 فیصد فلسطین کا سمجھوتہ کرلیا؟ کیا ہم بھول گئے کہ یہ محمود عباس ہی تھا جس نے صیہونی دشمنوں کے ساتھ سیکورٹی معاہدات پر دستخط کیے اور یہی ہے جو جنرل ڈایٹن کی ماتحتی میں کام کر رہا ہے؟ کیا ہم نے بھلا دیا کہ یہ محمود عباس ہی ہے جو مجاہدین کو قتل کرتا، اذیت پہنچاتا اور یہودیوں کو ان کے ٹھکانوں کی اطلاع دیتا ہے؟ کیا ہم بھول گئے ہیں کہ یہ محمود عباس اور اُس کا نائب ''پاکیزگی وعزت کی علامت'' محمد دحلان ہی ہیں جو (مستقبل کی) فلسطینی ریاست کی حدود سے متعلّق معاہدوں (اوراقرارناموں) میں شامل ہوئے؟ کیا ہم بھول گئے کہ یہ محمود عباس، مصری مصالحتی ''کارڈ'' استعمال کرتے ہوئے، اُنہی مجرمانہ معاہدوں پر عمل پیرا ہے کہ جنہوں نے غزہ میں مسلم بھائیوں کو مار ڈالا۔ کیا ہم نے بھلا دیا کہ یہ ٹولہ اور اس جیسے دوسرے مثلاً (حسنی) مبارک، ابن سعود اور ابن الحسین (وغیرہ)، دراصل عرب کے صیہونی ہیں، اور وہ بھی ہولناک قسم کے؟ کیا ہم نے یہ اور اس کے علاوہ اور سب بھلا دیا ہے۔

امریکی پاکستانی فوج کا امریکی صلیبی مملکت کا دفاع کرنا ویسا ہی عمل ہے جیسا اُن کے پہلوں نے کیا؛ یعنی برطانوی ہندوستانی فوج نے برطانوی صلیبی سلطنت کے دفاع کے لیے۔ برطانوی ہندوستانی فوج (یعنی امریکی پاکستانی فوج کی پیش رو) کے کئی ہزار سپاہی دو عالمی جنگوں میں برطانوی فوج کا دفاع کرتے مارے گئے۔

بھلا اسے کیسے اُس فلسطینی حکومت کا قانونی صدر منتخب کیا جاسکتا ہے جسے اوسلو معاہدے نے بنایا ہے۔ اس کی صدارت میں حکومت کیسے تسلیم کی جاسکتی ہے؟ یہ کیسے قبول کیا جاسکتا ہے کہ اُس کے ساتھی 'مکہ معاہدوں' پر بنائی گئی حکومت میں حصّہ ہیں؟ کیسے اُسے اِسی طرح کے معاہدوں نے فلسطین کا نمائندہ بنا دیا؟

مزید یہ کہ، کیا یہ محمود عباس کا عام اعلان نہیں ہے کہ وہ شریف حسین ابن علی کے برطانوی آقاؤں پر غصّے کی طرح دوبارہ صدارت کے لیے نہیں کھڑا ہوگا کہ جسے برطانوی آقاؤں نے دھوکہ دیا اور فلسطین کو یہودیوں اور شام کے فرانسیسیوں کے ہاتھوں میں تھما دیا؟ تو (آخر) کیوں اتنا اصرار ہے اُن لادینوں سے 'جو' قومی وحدت' پیدا کرنے پر شریعت کو رد کرتے ہیں، فلسطین کے اکثر علاقے پر سمجھوتہ (سودا) کرتے ہیں، مجاہدین کو قتل کرتے، انہیں اذیت پہنچاتے ہیں اور سی آئی اے اور جنرل ڈایٹن کے پلان کے مطابق مصروفِ عمل ہیں۔ (آخر) کیوں اتنا اصرار ہے اُن سے قومی وحدت کی حکومت بنانے پر جو اور کسی قسم کی حکومت کو تسلیم کرنے سے انکار

کرتے ہیں سوائے یہ کہ وہ اقوام متحدہ کی قراردادوں پر راضی ہو اور اُن کا احترام کرے، جو بنیادی طور پر فلسطین دے دینے کے مترادف ہے۔ تو (آخر) یہ 'قومی وحدت' ہے کیا؟ کیا ایک بت جس کی اللہ کے علاوہ عبادت کی گئی۔ اللہ نے (تو) ہمیں 'وحدة الوطنية' (وطن سے منسوب قومی وحدت) بنانے کو نہیں کہا۔ بلکہ وہ تو ہمیں اہل ایمان وتقویٰ وجہاد کے ساتھ متحد ہونے کو کہتا ہے۔

ارشادِ ربانی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلاَ تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ O وَاعْتَصِمُواْ بِحَبْلِ اللّهِ جَمِيعاً وَلاَ تَفَرَّقُواْ وَاذْكُرُواْ نِعْمَتَ اللّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاء فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَاناً وَكُنتُمْ عَلَىَ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ Oوَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَO

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے اس طرح ڈرو جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں موت نہ آئے، مگر اس حالت میں کہ تم مسلمان ہو۔ اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور جدا جدا نہ ہو اور تم خود پر اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، پھر اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے پر اس نے تمہیں اس میں گرنے سے بچا لیا، اللہ تعالیٰ اسی طرح تمہارے لیے اپنی آیتیں بیان کرتا ہے، شاید کہ تم ہدایت پاؤ۔ اور تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو خیر کی طرف بلائے اور نیک کاموں کا حکم دے اور برے کاموں سے روکے اور وہی فلاح پانے والے ہیں۔ (سورہ ال عمران: آیت 102 تا 104)

اللہ ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیں، جو اُس کے قوانین اور توحید ہے، (کوئی) سیکولر آئین یا اقوام متحدہ کی قراردادیں نہیں۔ اور ساتھ اس کے، اللہ ہمیں اپنے باپ، بھائیوں، اولاد، ازواج اور قبیلوں کی اطاعت وفرماں برداری سے منع کرتا ہے، اگر وہ اللہ کے دین سے عداوت ونافرمانی ظاہر کریں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ آبَاءكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاء إَنِ اسْتَحَبُّواْ الْكُفْرَ عَلَى الإِيمَانِ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ Oقُلْ إِن كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَآؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُم مِّنَ اللّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُواْ حَتَّى يَأْتِيَ اللّهُ بِأَمْرِهِ وَاللّهُ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَO

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر تمہارے باپ اور بھائی ایمان پر کفر کو پسند کریں تو تم (ہرگز) انہیں دوست نہ بناؤ اور تم میں سے جو ان کو دوست بنائیں گے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔ (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) کہہ دیں کہ اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور بیویاں اور تمہارا کنبہ قبیلہ اور جو مال تم نے کمائے اور وہ تجارت جس کے مندا پڑنے کا تمہیں ڈر ہے اور مکانات جنہیں تم پسند کرتے ہو (یہ سب) تمہیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی راہ میں جہاد سے زیادہ عزیز ہیں تو انتظار کرو، یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم بھیج دے اور اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔'' (سورہ التوبہ: 23-24)

قومی حریت کی تحریک ہونے کے دعوے میں بھی جھوٹے ثابت ہوئے کیونکہ کوئی حقیقی 'قومی حریت کی تحریک' اپنی زمینوں پر غاصبوں کے جواز کو قبول نہیں کر سکتی! کوئی 'قومی حریت کی تحریک' اپنی ۹۰ فیصد زمین پر سمجھوتہ نہیں کرتی!

اور اللہ یہ بھی فرماتا ہے کہ:

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَاء مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاء أَبَداً حَتَّى تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ إِلَّا قَوْلَ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَا أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللَّهِ مِن شَيْءٍ رَّبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ O

یقیناً تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے ابراہیم علیہ السلام اور ان لوگوں میں جو اُن کے ساتھ تھے، جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا تھا: بے شک ہم تم سے اور ان سے بری ہیں جن کی تم عبادت کرتے ہو سوائے اللہ کے، ہم تم سے منکر ہیں، ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لیے دشمنی اور بغض ظاہر ہو گیا، حتیٰ کہ تم اللہ اکیلے پر ایمان لے آؤ، مگر ابراہیم علیہ السلام کا اپنے باپ سے یہ کہنا کہ میں ضرور تیرے لیے بخشش مانگوں گا اور میں تیرے لیے اللہ (کی طرف) سے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا، اے ہمارے رب! ہم نے تجھی پر توکل کیا اور تیری ہی طرف رجوع کیا اور تیری ہی طرف ہمیں لوٹنا ہے۔ (سورہ الممتحنہ: آیت 4)

اور فرماتا ہے:

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُواْ أَن يَسْتَغْفِرُواْ لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُواْ أُوْلِي قُرْبَى مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ Oوَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلاَّ عَن مَّوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِلّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لأوَّاهٌ حَلِيمٌO

''نبی کے اور ایمان والوں کے لائق نہیں کہ وہ مشرکوں کے لیے بخشش کی دعا کریں، خواہ وہ ان کے قریبی رشتہ دار ہی ہوں، ان کے متعلق یہ واضح ہو جانے کے بعد کہ وہ بلاشبہ جہنمی ہیں۔ اور ابراہیم علیہ السلام کا اپنے باپ کے لیے بخشش کی دعا کرنا بس ایک وعدے کے باعث تھا، جو وعدہ انہوں نے اُس سے کیا تھا، پھر ابراہیم علیہ السلام پر واضح ہو گیا کہ یقیناً وہ اللہ کا دشمن ہے تو وہ اس سے بے زار ہو گئے۔ بے شک ابراہیم علیہ السلام بڑے نرم دل، بہت تحمل والے تھے۔'' (سورہ التوبہ: آیت (113-114)

(اور) یہ بھی فرماتا ہے:

لَا تَجِدُ قَوْماً يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءهُمْ أَوْ أَبْنَاءهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُوْلَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ

وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُوْلَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَO

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) آپ (ایسی) کوئی قوم نہیں پائیں گے جو اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتی ہو، کہ ان سے دوستی کریں جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں، اگر چہ وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کا کنبہ قبیلہ ہوں۔ یہی لوگ ہیں کہ اللہ نے ان کے دلوں میں ایمان لکھ دیا ہے اور ان کی تائید کی ہے، اپنے غیب کے فیض سے، اور انہیں ایسی جنتوں میں داخل کردے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اُس سے راضی ہیں، یہی لوگ اللہ کا گروہ ہے، جان لو! بے شک (جو) اللہ کا گروہ ہے، وہی فلاح پانے والے ہیں۔'' (سورہ المجادلہ: آیت 22)

قومی وحدت کو مقدس جاننا سائیکس پیکو معاہدے (Sykes-Picot Agreement) ہی کا خمیازہ ہے، کہ جس نے مسلم امت کو غنیمت کے کئی ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا، تاکہ سلطنت عثمانیہ کی بچی کھچی دولت کو لوٹا جا سکے۔ یہ مجرمانہ سامراجی سیاست ہمارے ذہنوں میں اس سوچ (وتصور) کو بٹھانے کا باعث بنی یہاں تک کہ یہ ایک صنم کی حیثیت اختیار کر گئی، کہ جو مقدس ٹھہری۔ اس کے مطابق ہر کسی مخصوص علاقے یا ملک کے مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ ایک دوسرے سے اتحاد پیدا کریں، چاہے یہ اُن سے بھی کیوں نہ ہو جو ممکن ہے اسلام کے بدترین دشمنوں، خبیث ترین مخلوق، اصولوں اور اقدار کے سودے بازوں میں سے ہوں۔ قرآن کریم سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ایسا کوئی نبی نہیں (گزرا) جس سے اُس کی قوم نے مخالفت نہ مول لی ہو اور اُن سے لڑے نہ ہوں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ كَافِرُونَ O

''اور ہم نے جس بستی میں بھی کوئی ڈرانے والا (رسول) بھیجا تو اس کے خوش حال لوگوں نے یہی کہا: بلاشبہ جس چیز کے ساتھ تمہیں بھیجا گیا ہے، ہم اس کا انکار کرتے ہیں۔'' (سورہ السبا: آیت 34)

وَكَذَلِكَ مَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءنَا عَلَى أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَى آثَارِهِم مُّقْتَدُونَO

''اور اسی طرح آپ سے پہلے ہم نے جس بستی میں بھی کوئی ڈرانے والا بھیجا تو ان کے خوشحال لوگوں نے یہی کہا: بلاشبہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو ایک طریقے پر پایا اور ہم تو انہی کے نقش قدم کی پیروی کرنے والے ہیں (سورہ الزخرف: آیت 23)

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ أَكَابِرَ مُجَرِمِيهَا لِيَمْكُرُواْ فِيهَا وَمَا يَمْكُرُونَ إِلاَّ بِأَنفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُونَO

''اور اسی طرح ہم نے ہر بستی میں اس کے بڑے بڑے مجرموں کو لگا دیا کہ وہ اس (بستی) میں اپنے مکر و فریب کا جال پھیلائیں اور وہ اپنے آپ ہی سے مکر و فریب کرتے ہیں، اور وہ شعور نہیں رکھتے (سورہ الانعام: آیت 123)

ہمارے رب و نگہبان نے ہمیں یہ بھی بتایا ہے کہ اُس نے اپنے رسولوں کو توحید کی طرف دعوت کے لیے بھیجا ہے، چاہے یہ (توحید کی دعوت) اُنہیں (دو درجات یعنی) ہدایت پانے والے اور گمراہوں میں ہی کیوں نہ بانٹ دے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَى ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحاً أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ فَإِذَا هُمْ فَرِيقَانِ يَخْتَصِمُونَ O

''اور بلاشبہ ہم نے ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو، تو اسی وقت وہ لوگ دو فریق (مومن اور کافر) ہو کر جھگڑنے لگے۔'' (سورہ النمل: آیت 45)

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولاً أَنِ اعْبُدُواْ اللّهَ وَاجْتَنِبُواْ الطَّاغُوتَ فَمِنْهُم مَّنْ هَدَى اللّهُ وَمِنْهُم مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلالَةُ فَسِيرُواْ فِي الأَرْضِ فَانظُرُواْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ O

''اور یقیناً ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے بچو، پھر ان میں سے بعض کو اللہ نے ہدایت دی اور ان میں سے بعض پر ضلالت ثابت ہو گئی لہٰذا تم زمین میں سیر کرو، پھر دیکھو (رسولوں کو) جھٹلانے والوں کا انجام کیسا (عبرت ناک) ہوا''۔ (سورہ النحل: آیت 36)

تو آیئے اس پر تھوڑا غور کرتے ہیں (کہ) مسلمانانِ فلسطین اور باقی دنیا کے مسلمانوں کے اہم ترین عملی اہداف کیا ہیں۔ دو سب سے اہم اہداف، واللہ اعلم، یہ ہیں کہ اسلامی حکومت قائم کی جائے اور مسلم دنیا کو کفار کی جارحیت اور مداخلت سے آزاد کروایا جائے۔ اگر قومی وحدت اسلامی شریعت اور مسلم حکومت قائم نہیں کرتی بلکہ یہ سیکولر اور قوم پرست حکومت کے قیام کا باعث بنتی ہے جو اپنے فیصلوں کے لیے انسان کے بنائے ہوئے قوانین سے رجوع کرتی ہیں اور اُس آئین سے جو اللہ کی بالادستی کی بجائے اکثریت کی بالادستی کو تسلیم کرتا ہے، تو پھر اس قومی وحدت کو کیوں تسلیم کیا جائے؟ اگر (یہ) قومی وحدت فلسطین کو صیہونی حملہ آوروں سے آزاد نہیں کروائے گی بلکہ (اس کے نتیجے میں) ۹۰ فیصد زمین کا سمجھوتہ ہو جائے اور یہودیوں کے آگے ہتھیار ڈالنے پڑ جائیں، تو پھر کیوں اس قومی وحدت کو تسلیم کیا جائے؟

ہم نے کئی مرتبہ ''بھائی'' ابی مازن اور ''بھائی'' محمد دحلان کے بارے میں سنا ہے، کئی مرتبہ مصر میں اپنے ''بھائیوں'' کے متعلق سنا ہے، جو اُن کوششوں پر اُن کی تعریف کرتے اور شکریہ ادا کرتے نظر آتے ہیں۔ ہم نے اس طرح کے حربوں کی اور بھی مثالیں سن رکھی ہیں۔ سارے مسلمان یہ جانتے ہیں کہ مصر کے یہ ''بھائی'' کون ہیں۔ فی الحقیقت یہ عرب صیہونی: یہودی و امریکی صیہونیوں کے بھائی۔ یہ وہی ''بھائی'' ہیں جنہوں نے غزہ کا محاصرہ کیا اور اُس پر بم برسانے کی کوشش کی اور آج تک وہ اس کا محاصرہ کیے ہوئے ہیں، اس کی سرنگوں کو تباہ کر رہے ہیں۔ یہ وہ ''بھائی'' ہیں جنہوں نے فلسطینیوں پر تشدد کیا تاکہ اُن سے کارکنان اور قائدین سے متعلق بیانات بلوائے جائیں جس کی وجہ سے اسرائیل انہیں (دھوکے سے) قتل کر دے۔ ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہر اس فرد جس نے مسلمانوں کو اذیت پہنچانے میں حصہ لیا اُس سے بدلے لینے اور اُن (مسلمانوں) کی آزادی کی کوششوں میں ہماری مدد کرے اور اُن پر ضرب لگائے جنہوں نے اُن کو قید کیا۔ ہم اُنہیں نہ بھولے اور نہ بھولیں گے۔ باذن اللہ

اللہ کے حکم سے ہم کبھی عمر عبدالرحمٰن، رمزی یوسف اور اُن کے ساتھیوں، خالد شیخ محمد اور اُن کے ساتھیوں کو نہیں بھولیں گے اور نہ ہی ہم بھولیں گے مصر، مغرب الاسلامی، فلسطین، عراق، افغانستان اور کہیں بھی قید مسلمانوں کو، بعون اللہ وقوتہ۔ ہم انہیں کبھی نہیں بھولیں گے اور ہم مسلمانوں سے بھی یہی کہتے ہیں کہ وہ انہیں کبھی نہ بھولیں۔ صیہونی عرب ''بھائیوں'' نے اسلام کے خلاف صلیبی جنگ، جسے وہ دہشت گردی کے خلاف جنگ'' کہتے ہیں، میں مسلمان قیدیوں پر جو تشدد کیا' وہ امریکہ کے ان سے خوش ہونے کی وجوہات میں سے ایک ہے۔ یہ اُس قیمت کا حصّہ ہے جسے حسنی مبارک حکومت اقتدار میں رہنے کے لیے ادا کرتی ہے۔ تا کہ امریکیوں کی رضا اور صیہونیوں کی مبارک بادوں کی چھاؤں میں وہ اس اقتدار کو بڑے طاغوت سے اپنے بیٹے یعنی چھوٹے طاغوت کو منتقل کر دے۔

اللہ کے حکم سے ہم کبھی عمر عبدالرحمٰن، رمزی یوسف اور اُن کے ساتھیوں، خالد شیخ محمد اور اُن کے ساتھیوں کو نہیں بھولیں گے اور نہ ہی ہم بھولیں گے مصر، مغرب الاسلامی، فلسطین، عراق، افغانستان اور کہیں بھی قید مسلمانوں کو، بعون اللہ وقوتہ۔

فی الحقیقت یہ مردود ''بھائی'' اہم کردار ادا کر رہے ہیں صلیبی وصیہونی پلان میں، جو اسلام اور مسلمانوں سے جنگ کرتا ہے۔ بلاشبہ یہ شیطان کے بھائی' فلسطین، عراق، افغانستان، صومالیہ اور باقی مسلم علاقوں کے خلاف صلیبی وصیہونی جنگ میں اہم حصّہ دار ہیں۔ کوئی انہیں ''مصری قائد''، ''مصری اہل کار'' یا اس جیسا کچھ اور کہہ کر پکارے (تو بھی چلے گا)، مگر اُنہیں 'بھائی' کہے، خدا جانے یہ سوچ کہاں سے آئی، کہاں سے پھیلی۔

فلسطین کے میرے بھائیو اور مسلمان ساتھیو! میری بات لکھ لو! اگر ان لوگوں کو ان عرب صیہونیوں کو خوش کرنے کے لیے عربی زبان میں موجود تعریفی کلمات اور شاعری (بھی) کرنی پڑی، یہ تمہیں ذلیل کرنے، تمہارا محاصرہ کرنے اور تم سے امریکی وصیہونی منصوبوں کی فرماں برداری کروانے پر ذرہ برابر بھی پیچھے نہیں ہٹیں گے۔

(آؤ) اپنے آپ سے یہ سوال پوچھیں: مصر کیوں ان معاہدات کی تکمیل کا خواہاں ہے جبکہ (اس سے) غزہ پر محاصرہ ہے، اُس کی سرنگیں تباہ ہو رہی ہیں، فلسطینی قیدیوں پر تشدد کیا جا رہا ہے اور ہزاروں کی تعداد میں اسرائیلی سیاح اس میں داخل ہوتے ہیں بغیر ویزوں کے، بلکہ پوری فیاضی، مہمان داری، عزت اور امان کے ساتھ۔ وہ اس پر کیوں تلے ہوئے ہیں کہ صرف مصری حکومت کو ہی فلسطین میں ثالثی کا کردار ادا کرنا چاہیے؟ یہ حکومت کیوں دوسروں کو اس کردار سے دور رکھنے کی خواہاں ہے؟ امریکہ کیوں اس (کھیلے جانے والے) کھیل کے گن گا رہا ہے؟

جواب بڑا صاف ہے اور اس کے سمجھنے کے لیے بڑی ذہانت کی ضرورت نہیں، (اور وہ یہ ہے کہ:) وہ فلسطینیوں کو محاصرے کو تسلیم کرنے پر زور دیتے ہیں وہی ہیں جو اسے بات چیت اور معاہدوں کے ذریعے سمجھوتے پر مجبور کرنے کے درپے ہیں۔ یہ لوگ اوباما اور اُس کے وفاداروں کی اولاد (بچے) ہیں، نیو ورلڈ آرڈر (New World Order) کے غلام ہیں۔ یہ اُس کے رسول، دلاّل اور اُس کے سپاہی ہیں۔ یہ اُس کے احکامات کو ہر میسر ذرائع سے بجا لاتے ہیں، اوباما کے احکامات کو، کہ جس کے اسرائیل کی مدد کے منصوبے کو فلسطین اور ہر جگہ مسلمانوں نے خوب جان لیا ہے۔ یہ اب واضح ہو چکا ہے کہ اوباما کی سیاست اور کچھ نہیں بلکہ صلیبی وصیہونی جنگ کا نیا سلسلہ ہے تا کہ ہمیں غلام بنائے، ذلیل کرے، ہماری زمینوں پر قبضہ کرے، ہماری دولت لوٹے، اور ہمارے دین اور شریعت کے خلاف لڑے۔ اوباما نے اب تک ہمارے لیے کیا کیا، سوائے دباؤ بڑھانے، محاصرہ کرنے اور گھیراؤ کرنے کے؟

جو کردار فلسطین میں محمود عباس کا ہے' وہی (کردار) پاکستانی حکومت اور فوج کا ہے۔ یہ اپنی حتی الامکان کوششیں کر رہی ہے، اپنے ہزاروں فوجیوں کی جانوں کو قربان کر رہی ہے تا کہ امریکی فوج اور اُس کے افغانستان میں اتحادیوں کو اُس شکست سے بچایا جائے' جو آنے والی ہے، قریباً باذن اللہ۔ وزیرستان میں پاکستانی فوج کی جانب سے لڑی جانے والی لڑائی اسلام، فغانستان اور ایشیا کے مسلمانوں کے خلاف امریکی وصلیبی جنگ میں فیصلہ کن حیثیت رکھتی ہے۔ امریکی پاکستانی فوج کا امریکی صلیبی مملکت کا دفاع کرنا ویسا ہی عمل ہے جیسا اُن کے پہلوں نے کیا؛ یعنی برطانوی ہندوستانی فوج نے برطانوی صلیبی سلطنت کے دفاع کے لیے۔ برطانوی ہندوستانی فوج (یعنی امریکی پاکستانی فوج کی پیش رو) کے کئی ہزار سپاہی دو عالمی جنگوں میں برطانوی فوج کا دفاع کرتے مارے گئے۔ وہ خدمات جو امریکہ کو امریکی پاکستانی فوج آج پیش کر رہی ہے، یہ وہی خدمات ہیں جو شریف حسین نے پیش کیں، عرب انقلاب کے قائد (نے)، کہ جس نے صلیبی برطانیہ کے دفاع میں سلطنت عثمانیہ کی پیٹھ میں چھرا گھونپ دیا، اور یہ ہی وہ خدمات ہیں جو مغرب اسلامی کی فوج اور عہدے داروں نے صلیبی فرانس کے دفاع کے لیے پیش کیں۔ جو نجس کردار شاہ شجاع نے افغانستان اور شریف حسین نے دنیائے عرب میں مملکتِ برطانیہ کو خدمات دینے میں ادا کیا وہی کردار آج مشرف، کیانی اور زرداری امریکی سلطنت کو خدمات دینے میں ادا کر رہے ہیں۔ یہی کردار محمود عباس، حسنی مبارک، عبداللہ آل سعود، عبداللہ بن الحسین، کرزئی، شیخ شریف اور ان جیسے دوسروں کا ہے۔ تاریخ اپنے آپ کو دہرا رہی ہے، یہود و نصاریٰ کے نائب و مددگاروں کی اپنے آقاؤں کی خاطر مسلمانوں کے قتل اور اُن کے مقدسات کی توہین کرنے کی تاریخ۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

يَـا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاء بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاء بَعْضٍ وَمَـن يَتَـوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللّهَ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ○فَتَرَى الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ يُسَـارِعُونَ فِيهِمْ يَقُولُونَ نَخْشَى أَن تُصِيبَنَا دَآئِرَةٌ فَعَسَى اللّهُ أَن يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ مِّـنْ عِـنـدِهِ فَيُـصْبِحُواْ عَلَى مَا أَسَرُّواْ فِي أَنْفُسِهِمْ نَادِمِينَ ○وَيَـقُـولُ الَّذِينَ آمَنُواْ أَهَـؤُلاء الَّـذِيـنَ أَقْسَمُواْ بِاللّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ إِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَأَصْبَحُواْ خَاسِرِينَ○يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْـمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَلاَ يَخَافُونَ لَوْمَةَ لآئِمٍ ذَلِكَ فَضْلُ الـلّـهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ○إِنَّـمَـا وَلِيُّـكُمُ اللّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُواْ الَّذِينَ يُـقِيـمُونَ الصَّلاَةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُون ○وَمَـن يَتَـوَلَّ اللّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُواْ

فَإِنَّ حِزْبَ اللّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ Oيَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ الَّذِينَ اتَّخَذُواْ دِينَكُمْ هُزُواً وَلَعِباً مِّنَ الَّذِينَ أُوتُواْ الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ أَوْلِيَاء وَاتَّقُواْ اللّهَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَO

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! یہودیوں اور عیسائیوں کو دوست نہ بناؤ، وہ آپس میں باہم دوست ہیں اور تم میں سے جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو بے شک وہ اُنہی میں سے ہوگا، بے شک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ پھر آپ ان لوگوں کو دیکھتے ہیں' جن کے دلوں میں (منافقت کا) روگ ہے کہ وہ دوڑ کر اُن کی طرف میں جاتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں: ہمیں ڈر ہے کہیں ہم کسی مصیبت میں نہ پھنس جائیں، پھر قریب ہے کہ اللہ (تمہیں) فتح عطا کرے یا اپنی طرف سے کوئی اور بات ظاہر کرے، تو یہ لوگ (اپنی منافقت پر) پچھتائیں گے، جسے وہ اپنے دلوں میں چھپائے ہوئے ہیں۔ اور (اس وقت) وہ لوگ جو ایمان لائیں ہیں، کہیں گے: کیا یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے بڑی شدومد سے اللہ کی قسمیں کھائی تھیں کہ بے شک وہ تمہارے ساتھ ہیں۔ ان کے عمل برباد ہو گئے اور وہ خسارہ اٹھانے والوں میں ہو گئے۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو! تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ تعالیٰ جلد ایسے لوگ لائے گا کہ وہ ان سے محبت کرتا ہوگا اور وہ اس سے محبت کرتے ہوں گے، وہ مومنوں پر نرمی کرنے والے ہوں گے اور کافروں پر سختی کرنے والے، وہ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے، اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے، یہ اللہ کا فضل ہے' وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ وسعت والا، خوب جاننے والا ہے۔ تمہارے دوست تو صرف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے، جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور وہ رکوع کرنے والے ہیں۔ اور جو کوئی اللہ سے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دوستی رکھتا ہے اور ان لوگوں سے دوستی رکھتا ہے جو ایمان لائے ہیں' تو (وہ اللہ کا گروہ ہیں اور) یقیناً اللہ کا گروہ ہی غالب آنے والا ہے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم ان لوگوں کو اپنا دوست نہ بناؤ، جنہوں نے تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل بنا لیا ہے اور ان لوگوں میں سے جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی اور جو کافر ہیں' اور اللہ سے ڈرتے رہو اگر تم مومن ہو۔'' (سورہ المائدہ: 51-57)

وزیرستان، پاکستان اور افغانستان کی جنگ' قبائلیت' نسلیت' زمین کے ٹکڑے، ایک براعظم یا ایک ملک کی جنگ نہیں؛ یہ تو ایمان اور کفر کی جنگ ہے، اسلام اور منافقت کی جنگ ہے، اور مسلمانوں اور صلیبیوں کے مابین جنگ ہے۔ یہ جنگ وطن پرستی کی نہیں بلکہ اسلام اور ایمان کی جنگ ہے اور (یہ) جنگ ہے شریعت کی مفرور افواج کی معاون و مددگار (اس) سیکولر وطن پرستی کے خلاف، بلکہ یہ تو جنگ ہے دنیا کے تمام کمزوروں اور مظلوموں کی اول مجرموں کے خلاف۔ یہ جنگ ہے آزادی، عزت، عظمت، انصاف اور خودمختاری کی غلامی، ذلت، ظلم اور اسیری کے خلاف۔ یہ تو جنگ ہے اسلام کی عزت کی (یہود و نصاریٰ کے) سازشیوں کے (بھیک) مانگنے کے خلاف۔ سب مسلمانوں کو یہ سمجھ لینا چاہیے۔ اُنہیں سمجھ لینا چاہیے کہ یہ بہادر مجاہدین، جو پاکستانی فوج کو وزیرستان میں اور امریکی و نیٹو افواج کو افغانستان میں کاری ضربیں لگا رہے ہیں، (وہ) صرف اسلام کی عزت اور مسلمانوں کی عظمت کا دفاع کر رہے ہیں۔ امیر المومنین، ملا محمد عمر مجاہد (حفظہ اللہ) نے جنگ کی نوعیت کے متعلق شروع ہی میں تصریح کر دی تھی' جب انہوں نے کہا تھا (کہ): ''معاملہ (صرف) اسامہ کو حوالے کرنے کا نہیں، بلکہ معاملہ تو (اب) اسلام کی عزت کا ہے۔'' وہ سارے جو وزیرستان، افغانستان، فلسطین، عراق، صومالیہ اور مغرب الاسلامی میں جہاد کی تائید کرتے ہیں' وہ دراصل اسلام کی عزت اور مسلمانوں کی عظمت کا دفاع کر رہے ہیں۔ اور وہ سارے جو اس راہ میں رکاوٹ پیدا کر رہے ہیں، راہِ فرار اختیار کر رہے ہیں اور آج جہاد سے پیچھے بیٹھ رہنے والوں میں سے ہیں، وہ محض اسلام کے دشمنوں کی مدد کر رہے ہیں اور یہود و نصاریٰ کی خاطر اسلام اور مسلمانوں کے دفاع کو کمزور کر رہے ہیں۔

میرے یہ سب ذکر کرنے کے بعد، کوئی (یہ بھی) کہہ سکتا ہے (کہ): ''یہ سب کچھ تو سمجھ میں آتا ہے، مگر ہمیں اس کے لیے کیا کرنا چاہیے اور ہم اس صورت حال سے کیسے نکلیں؟'' (تو) میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں پہلے اپنی سعی و کوششوں کے اہداف کو پہچاننا ہوگا۔ کیا ہم اللہ کے کلمے کی سربلندی کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں یا مخصوص لوگوں' نسل، آئین، قومی وحدت، وطنیت کی بنیاد پر قائم ملک، بین الاقوامی ہم آہنگی، اور اقوام متحدہ (کی بالادستی)، بین الاقوامی قبولیت، معیشت کی احیا، ذاتی مفادات یا دیگر گمراہ تصورات کی خاطر۔

محمود عباس، مصری مصالحتی ''کارڈ'' استعمال کرتے ہوئے، اُنہی مجرمانہ معاہدوں پر عمل پیرا ہے کہ جنہوں نے غزہ میں مسلم بھائیوں کو مار ڈالا۔ کیا ہم نے بھلا دیا کہ یہ ٹولہ اور اس جیسے دوسرے مثلاً (حسنی) مبارک، ابن سعود اور ابن الحسین (وغیرہ)، دراصل عرب کے صیہونی ہیں، اور وہ بھی ہولناک قسم کے؟

اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے:

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لاَ تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلّه فَإِنِ انتَهَوْاْ فَإِنَّ اللّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌO

''اور تم ان سے لڑو حتیٰ کہ فتنہ (شرک) نہ رہے اور (چہار سُو) سارے کا سارا دین اللہ ہی کا ہو، پھر اگر وہ (کافر) باز آ جائیں تو بے شک اللہ ان کے کاموں کو خوب دیکھ رہا ہے۔'' (سورہ الانفال: آیت 39)

(اور) وہ یہ بھی فرماتا ہے:

الَّذِينَ آمَنُواْ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَالَّذِينَ كَفَرُواْ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُواْ أَوْلِيَاء الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفاًO

''جو لوگ ایمان لائے وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور جن لوگوں نے کفر کیا وہ طاغوت کی راہ میں لڑتے ہیں، چنانچہ تم شیطان کے ساتھیوں سے لڑو، بے شک شیطان کی چال بڑی کمزور ہے۔'' (سورہ النساء: آیت 76)

(ایک مرتبہ) ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور پوچھا اُس شخص کے بارے میں جو لڑتا ہے بہادری دکھانے کے لیے یا اپنی قوم اور کنبے کی عزت کے لیے یا لڑتا ہے نمائش کے لیے (تو) کون سا لڑنا اللہ کی راہ میں ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو اس لیے لڑے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند ہو وہ اللہ کی راہ میں ہے۔'' (صحیح مسلم، کتاب الامارۃ)

پس ہمیں فیصلہ کرنا ہوگا کہ ہم کیا چاہتے ہیں۔ کیا ہم ایک (ایسا) مسلم ملک چاہتے ہیں جہاں فیصلوں کے لیے شریعت کی طرف رجوع کیا جائے؟ اور (چاہتے ہیں کہ) تمام مسلم علاقوں کو آزاد کروایا جائے، چاہے وہ فلسطین ہے یا کوئی اور؟ یا (پھر) ہم اسرائیل کی غلامی میں ایک سیکولر قوم پرست ملک جسے (مختصر کرکے) ۱۰ فیصد فلسطین بنا دیا گیا ہو، کے خواہاں ہیں؟ اگر ہمارا فلسطین میں مقصد اسے یہودیوں سے آزاد کروانا ہے تا کہ مسلم ریاست قائم کی جا سکے جو اپنے فیصلوں کے لیے شریعت سے رجوع کرے تو پھر ہمیں اُن سب اصولوں، پالیسیوں اور مطالبوں کو رد کرنا ہوگا جو اس سے اختلاف کرتے ہیں اور ہمیں دو چیزوں کو مضبوطی سے تھامے رکھنا ہوگا:

۱۔ عقیدہ توحید اور فیصلوں میں شریعت سے رجوع۔ ہمیں مناسب انداز میں مسلم ملک کے قیام کی کوشش کرنی ہوگی جو اپنے فیصلوں میں شریعت کے علاوہ کسی اور سے رجوع نہ کرے اور اس کا سرچشمہ (بنیاد) اس کے علاوہ اور کچھ نہ ہو۔

۲۔ ہمیں جہاد جاری رکھنے کے لیے پرعزم ہونا ہوگا، جو واحد چیز ہے جس کے ذریعے فلسطین کو آزاد کروایا جائے۔

ان دونوں چیزوں کے حصول کے لیے ہم جتنی کوشش بازو، زبان اور دل سے کر سکتے ہیں ہمیں کرنی ہوگی۔ چاہے ہمیں (اس میں) جلد کامیابی نہ مل سکے، (لیکن) ہمیں اپنے اصول و عقاید پر ثابت قدم ہونا پڑے گا، چھوٹی سے چھوٹی چیز پر (بھی) سمجھوتہ نہیں کرنا ہوگا، تا کہ ہم اپنے لیے، یا جو ہمارے بعد آئیں گے اُن کے لیے، پورے فلسطین کو صلیبی وصیہونی قبضے سے آزاد کروا سکیں اور (اسے) ایک اسلامی ریاست بنا سکیں۔

تو اے میرے عزیز بھائیو! بات یہ ہے کہ ہم اپنے عقیدے کو مضبوطی سے پکڑ لیں، اور اُن سب ذرائع اور سیاست کو رد کریں جو اس کے خلاف ہو اور یہودیوں کے خلاف جس حد تک ہو سکے جہاد کریں۔ صرف یہی نہیں بلکہ اُن سب کے خلاف جہاد کریں جو ان کی معاونت کرتے ہیں خصوصاً امریکہ اور یورپی ممالک (کے خلاف)، کیونکہ اسرائیل تو صرف جدید صلیبی وصیہونی جنگوں کا ایک سرا ہے۔ اگر مجاہدین فلسطین، مغربی کنارے یا غزہ میں محدود (و پابند) ہیں تو پوری دنیا میں اور بھی مواقع موجود ہیں۔

وَمَن يُهَاجِرْ فِي سَبِيلِ اللّهِ يَجِدْ فِي الأَرْضِ مُرَاغَماً كَثِيراً وَسَعَةً وَمَن يَخْرُجْ مِن بَيْتِهِ مُهَاجِراً إِلَى اللّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلى اللّهِ وَكَانَ اللّهُ غَفُوراً رَّحِيماًO

”اور جو شخص اللہ کی راہ میں ہجرت کرے وہ زمین میں پناہ لینے کے لیے بہت جگہ اور گنجایش پائے گا اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کرنے کی خاطر اپنے گھر سے نکلے، پھر اسے راستے میں موت آ جائے تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ واجب ہو گیا اور اللہ نہایت بخشنے والا، بہت رحم کرنے والا ہے۔“ (سورہ النساء: آیت 100)

ہمیں دشمن کو کبھی یہ موقع نہیں دینا چاہیے کہ وہ ہمیں کسی مخصوص لڑائی، جگہ یا وقت تک

قومی وحدت کو مقدس جاننا سائیکس پیکو معاہدے (Sykes-Picot Agreement) ہی کا خمیازہ ہے، کہ جس نے مسلم امت کو غنیمت کے کئی ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا، تا کہ سلطنت عثمانیہ کی بچی کھچی دولت کو لوٹا جا سکے۔

محدود کر دے اور پھر ہمیں نرغے میں لے لے۔

تو اے میرے فلسطین کے عزیز بھائیو! آپ لازمی شریعت کو مضبوطی سے تھامیں اور مومنین کے خیر خواہ رہیں، کفار سے قطع تعلق رکھیں اور وہ جہاں بھی ہوں اُن کی تاک میں بیٹھیں۔

وَلاَ تَهِنُواْ فِي ابْتِغَاء الْقَوْمِ إِن تَكُونُواْ تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمونَ وَتَرْجُونَ مِنَ اللّهِ مَا لاَ يَرْجُونَ وَكَانَ اللّهُ عَلِيماً حَكِيماًO

”اور تم دشمن قوم کا پیچھا کرنے میں کمزوری نہ دکھاؤ۔ اگر تم تکلیف اٹھاتے ہو تو بے شک وہ بھی تکلیف اٹھاتے ہیں جیسے تم تکلیف اٹھاتے ہو اور تم اللہ سے جس چیز کی امید رکھتے ہو وہ اس کی امید نہیں رکھتے اور اللہ خوب جاننے والا، بہت حکمت والا ہے۔“ (النساء: آیت 104)

اور میں ایک اور بات کہنا چاہوں گا، اور یہ الفتح تحریک کے کارکنان کے لیے ہے: کیا تم نے دیکھا کہ تمہارے لیڈروں جن کو تم نے چنا، نے تمہیں کس گندگی میں پھینک دیا ہے؟ کیا اب یہ تم پر واضح ہو گیا ہے کہ کون سا راستہ مومنوں کا ہے اور کون سا مجرموں کا؟ کیا اب تم حق کی طرف پلٹ آؤ گے جبکہ تم نے ثبوت دیکھ بھی لیا ہے اور خود اس کا تجربہ بھی کر لیا ہے؟ میں آپ کو کسی فلاں گروہ یا تنظیم میں شامل ہونے کو نہیں کہہ رہا، بلکہ اسلام کے لیے (الفتح کو) چھوڑنے، جہاد کرنے، نیکی کی تلقین کرنے اور برائی سے روکنے، مسلمانوں سے محبت اور کافروں سے عداوت ظاہر کرنے کو کہہ رہا ہوں۔ اپنے آپ کو اللہ کو راضی نہ کر پانے والی تنخواہوں، رتبوں اور دل سوز بے جا طرف داریوں کی بیڑیوں سے آزاد کریں۔ خود جھکنے اور وہ جو جھک گئے؛ جیسے محمود عباس، دحلان، مبارک اور باقی عرب صیہونی، اُن (سب) سے انکار کیجیے، صرف اللہ پر بھروسہ کیجیے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجاً Oوَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْراً O

”......اور جو کوئی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لائے، اور جو شخص اللہ سے ڈرے تو اس کے لیے (مشکلات سے) نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے۔ اور وہ اُسے رزق دیتا ہے جہاں سے اُسے گمان تک نہیں ہوتا۔ اور جو شخص اللہ پر توکل کرے تو وہ اس کے لیے کافی ہے، بے شک اللہ اپنا کام پورا کر کے رہتا ہے۔ بے شک اللہ نے ہر چیز کے لیے ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔“ (سورہ الطلاق: آیت 2-3)

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم

والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته

☆☆☆☆☆

مجاہدین کا ہدف مسلمان نہیں!

شیخ آدم یحییٰ غدن (عزام) کا بیان

الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله وعلى آله وصحبه ومن والاه اما بعد!

ایک ایسے وقت میں جب امریکہ اور اس کے اتحادی افغانستان میں شکست سے دوچار اور مایوسی کی دلدل میں غرق ہو رہے ہیں اور اس کیفیت سے نکلنے کے لیے کسی راستے کی تلاش میں ہیں، اور ایک ایسے وقت میں جب پاکستانی فوج وزیرستان، سوات اور قبائلی علاقوں میں بے نتیجہ اور لاحاصل آپریشن کرنے میں مصروف ہے، جبکہ اس کے مقابلے پر مجاہدین پورے عزم اور حوصلے سے اپنی پناہ گاہوں کا دفاع اور پے در پے حملوں کے ذریعے اسلام آباد اور کابل کی مرتد حکومتوں کے ایوانوں کو لرزانے میں مصروف ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ مختلف علاقوں میں عام لوگوں پر ہونے والے بم دھماکوں میں بھی یک دم تیزی آ گئی ہے، خاص طور پر اُن شہروں میں جو مجاہدین کی مدد اور نصرت کے مراکز سمجھے جاتے ہیں۔ ان مجرمانہ دھماکوں میں لقمۂ اجل بننے والوں کی بڑی تعداد عورتوں اور بچوں کی ہوتی ہے۔

ان واقعات کے رونما ہونے کے بعد بغیر کسی توقف اور تردد کے دشمنانِ دین ان دھماکوں کا الزام فوری طور پر مجاہدین کے سر دھر دیتے ہیں۔ اسلام آباد اور کابل میں موجود نام نہاد آزاد میڈیا مجاہدین کی جانب سے جاری کردہ تردیدی بیانات نشر کرنے سے تو صاف انکار کر دیتا ہے لیکن مرتد حکومتوں کی جانب سے مجاہدین پر عاید کردہ الزامات بڑھا چڑھا کر بغیر کسی تنقیدی جائزے کے پیش کیے جاتے ہیں، جس سے صاف واضح ہوتا ہے کہ اس میڈیا کی حقیقت کفار اور ان کے ایجنٹوں کے ہاتھ میں موجود ایک آلۂ کار سے زیادہ نہیں۔ یہ میڈیا صرف مجاہدین کی کردار کشی ہی نہیں کرتا بلکہ مرتد فوج کو پہنچنے والے جانی اور مالی نقصانات کی اصل تفصیلات بیان کرنے سے بھی گریز اور کفر کے لیے جان دینے والے فوجیوں کو شہدا کے القابات عطا کرتا ہے۔

انتہائی مضحکہ خیز بات تو یہ ہے کہ جو میڈیا اور حکومت کل تک آپ کو یہ باور کرانے میں مصروف تھے کہ گیارہ ستمبر کے مبارک حملے مجاہدین نے نہیں بلکہ سی آئی اے اور موساد نے کروائے ہیں، وہی آپ کو آج یہ بتانے میں مصروف ہیں کہ عام مسلمانوں پر بازاروں، مسجدوں، سکولوں اور دکانوں پر کیے جانے والے ان وحشیانہ، مجرمانہ اور اسلامی تعلیمات سے صریحاً متصادم بم دھماکوں کے اصل ذمہ دار مجاہدین ہیں نہ کہ آئی ایس آئی، را، سی آئی اے اور بلیک واٹر۔

یہ منافقین آپ کو یہ سمجھانا چاہتے ہیں کہ جو مجاہدین اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایجنٹ فوج اور خفیہ ایجنسیوں کے کارندوں کو اُن کے ہیڈ کوارٹر اور ان کے کافر اتحادیوں کو ان کے گھروں میں گھس کر ضربیں لگا رہے ہیں اُن کے پاس یک دم ایسے اہداف کی اتنی کمی ہو گئی ہے کہ اب وہ تمام تر اسلامی اور اخلاقی تعلیمات کو بالائے طاق رکھ کر بازاروں میں عام لوگوں، عورتوں اور بچوں کو بے رحمی سے قتل کرنے لگے ہیں۔

ہم اسلام کا کلمہ پڑھنے والے ہر اُس شخص سے یہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ خود اپنے دل سے پوچھے کہ ان وحشیانہ دھماکوں کے پیچھے اصل ہاتھ کس کا ہے؟ کیا ان کے ذمہ دار وہ مجاہدین ہیں جنہوں نے اپنی زندگیاں ضعیف مسلمانوں کے دفاع اور اسلامی نظام کے نفاذ کی خاطر وقف کر رکھی ہیں اور بخوبی یہ جانتے ہیں کہ اسلام میں کسی ایک معصوم مسلمان کی جان کی کیا قیمت ہے، یا اصل مجرم وہ کافر فوجیں اور ان کی خفیہ ایجنسیاں ہیں جن کا اگر کوئی خدا ہے تو وہ ڈالر ہے، اور جن کے ہاں اگر کوئی قانون ہے تو وہ جنگل کا قانون ہے۔

کیا یہ وہی فوج نہیں جس نے لال مسجد، شین ڈنڈ، قندوز اور وزیرستان میں بے دریغ مسلمان عورتوں اور بچوں کو وحشیانہ مظالم کا نشانہ بنایا؟ سوچنے کی بات یہ ہے کہ آخر ان دھماکوں سے مجاہدین کو فائدہ کیا حاصل ہو گا؟ جبکہ اس کے مقابلے پر ان دھماکوں کے ذریعے اگر کوئی اہداف حاصل ہوتے ہیں تو وہ اسلام اور اہل اسلام کے ان دشمنوں ہی کے فائدے میں جاتے ہیں، جو ایسے واقعات کے فوراً بعد ان کا جھوٹا الزام مجاہدین پر عاید کر دیتے ہیں۔ کیونکہ شکست ان کو اپنا مقدر بنتے ہوئے واضح طور پر دکھائی دینے لگی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے بعد مجاہدین کی ان کامیابیوں کے پیچھے سب سے بڑا سبب اس وقت ان وحشیانہ کارروائیوں کا نشانہ بننے والے مسلمان عوام کی جانب سے مجاہدین کو ملنے والی مدد و نصرت ہے۔

ہم ہر دفعہ ایسے واقعات کے فوراً بعد افغانستان، سوات، وزیرستان، باجوڑ، بلوچستان اور دیگر علاقوں کے مسلمانوں کے اصل قاتل، اوباما، بش، کلنٹن، بلور، کرزئی، کیانی، گیلانی اور زرداری جیسے مجرمین کو میڈیا پر ان واقعات کا الزام مجاہدین پر دھرتے اور یہ زہریلا پروپیگنڈا کرتے دیکھتے ہیں کہ گویا یہی لوگ ان نام نہاد دہشت گردوں اور شدت پسندوں کے مقابلے پر مسلمان عوام کے اصل محافظ ہیں۔

کفر کا آلۂ کار میڈیا کبھی آپ کے سامنے وہ تردیدی بیانات نشر نہیں کرتا جو ان واقعات کی مذمت اور بازاروں، گلی محلوں، سکولوں، مساجد اور رہائشی علاقوں میں ہونے والے ان مجرمانہ دھماکوں سے اپنی لاتعلقی ظاہر کرنے کے لیے مجاہدین کی جانب سے جاری کیے گئے اور ہر مرتبہ جاری کیے جا رہے ہیں۔

ہم مجاہدین ان واقعات سے واضح طور پر برأت کرتے ہیں اور انہیں اُس مکروہ عالمی منصوبے کا ایک حصّہ سمجھتے ہیں جس کے تحت لادین سیاسی قوتیں، خفیہ ایجنسیاں اور ان کے آلۂ کار ذرائع ابلاغ سوچے سمجھے منصوبے کے تحت مجاہدین اور عوام الناس کے درمیان ایک خلیج حائل کرنے کی کوشش میں ہیں جو گذشتہ آٹھ برسوں سے پاک افغان سرحد پر صلیب کے پجاریوں اور ان کے ایجنٹوں کے خلاف تن من دھن سے جہاد اور مجاہدین کی نصرت کر رہے ہیں۔

ہم ان واقعات میں جاں بحق ہونے والے مردوں، عورتوں اور بچوں کے لواحقین سے دلی تعزیت کرتے ہیں اور یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت سے ڈھانپ لے! انہیں شہدا کے درجات سے نوازے! اور زخمیوں کو جلد شفایاب فرمائے! اسی طرح ہم ان اہل ایمان سے بھی دلی

طور پر تعزیت کا اظہار کرتے ہیں جو غاصب صلیبیوں اور ان کے ایجنٹوں کے خلاف امت کے مجاہد بیٹوں کی کارروائیوں میں نہ چاہتے ہوئے زد میں آجاتے ہیں۔اور ان لاتعداد گمنام مسلمانوں سے بھی پوری طرح ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں جو صلیبیوں اور ان کے اتحادیوں کی جانب سے نام نہاد دہشت گردی کے خلاف جنگ میں شہید ہو گئے، اور ابھی تک وزیرستان، سوات، افغانستان اور دیگر علاقوں میں ان کے مظالم کا نشانہ بن رہے ہیں۔

ان مظلومین کی تصویریں اور ان پر ڈھائے گئے مظالم کا احوال آپ کو کبھی اس متعصب میڈیا پر نظر نہ آئے گا، کیونکہ انہیں اپنے آقاؤں کی جانب سے ہدایات ہی یہی ہیں کہ اسلام کے اصل دشمنوں اور کفار کی حقیقی صورت عوام کے سامنے پیش کرنے کی بجائے الٹا انہیں ان کے خیر خواہ بنا کر پیش کیا جائے۔

- افغانستان، پاکستان، کشمیر، بنگلہ دیش اور ہندوستان میں بسنے والے میرے مسلمان بھائیو اور بہنو! یہ ایجنٹ فوج اور ان کی خفیہ ایجنسیاں جو چند ڈالروں کے بدلے اپنے ہی لوگوں کو قتل اور انہیں بے گھر کرتے ہیں یہ آپ کے خیر خواہ اور محافظ نہیں!
- یہ لادین سیکولر قوم پرست جو اپنے مشرکانہ عقاید کی ترویج اور اپنے کافر آقاؤں کی خوشنودی کے لیے اپنی ہی قوم کا قتلِ عام کرنے میں مصروف ہیں، یہ آپ کے خیر خواہ اور محافظ نہیں!
- یہ لادین حکومتی ارکان جنہوں نے مسلمانوں کو جیلوں کی کال کوٹھڑیوں کی نذر کیا اور ملکی وقار کو چند ٹکوں کے عوض بیچ ڈالا...... یہ آپ کے خیر خواہ اور محافظ نہیں!
- یہ سب موقع پرست سیاسی جماعتیں، جنہوں نے اسلام کے نام پر ووٹ اور پیسہ اکٹھا کیا اور پھر اقتدار حاصل ہونے کے بعد تمام وعدوں سے صاف مکر گئے...... یہ آپ کے خیر خواہ اور محافظ نہیں!
- یہ حرام خور پولیس کے کارندے، جن کے پیٹ غریب عوام سے لوٹی گئی رشوت سے پھولے ہوئے ہیں...... یہ آپ کے خیر خواہ اور محافظ نہیں!
- یہ اسلام مخالف عدالتیں اور ان میں بیٹھے جج، جو واضح طور پر شریعت اور قرآنی احکامات کے خلاف فیصلے کرتے ہیں اور جن کے اصل غم ملک کے مختلف علاقوں میں کار بم نصب کرنے والوں اور قبائلی علاقوں میں عوام الناس کے خون سے ہولی کھیلنے والوں کو قرار واقعی انجام تک پہنچانے کی بجائے ہیجڑوں کے حقوق کا تحفظ اور چینی کی قیمت مقرر کرنے کی ناکام کوشش کرنا ہے...... یہ آپ کے خیر خواہ اور محافظ نہیں!

آپ کے اصل خیر خواہ اور محافظ تو آپ کے مسلمان مجاہد بھائی ہیں جو ان صلیبی غاصبوں اور ان کے ایجنٹ مجرمین کے مقابلے پر آپ اور آپ کے دین کے دفاع کی خاطر اٹھ کھڑے ہوئے ہیں، چاہے یہ مجرمین افراد کی صورت میں ہوں یا اداروں کی صورت میں۔

لہٰذا میرے مسلمان بھائیو اور بہنو! ان سے دھوکہ مت کھائیے گا! یہ آپ کو اپنی جان، مال اور زبان سے اپنے مجاہدین بھائیوں کی مدد کرنے سے روکنے نہ پائیں! پشاور اور دیگر علاقوں میں مسلمانوں کے خون سے کھیلی جانے والی اس ہولی کے بعد اس جنگ میں مجاہدین کے ساتھ آپ کی محبت اور اُن کی مدد کا جذبہ اور بھی بڑھ جانا چاہیے! کیونکہ اللہ تعالیٰ کے بعد یہ مجاہدین ہی آپ کو غاصب دشمن، ظالم حکومت اور فوج اور ان بے ضمیر سیاسی جماعتوں کے تسلط سے بچا سکتے ہیں جنہیں ملکی سلامتی اور مسلمانوں کے جان و مال سے زیادہ امریکی ڈالروں کے حصول کی فکر ہے۔

آخر میں مَیں پاکستان، افغانستان اور دیگر علاقوں کی حکومت، فوج اور خفیہ ایجنسیوں کے کارندوں اور افسروں سے جنہوں نے امریکہ کی اسلام کے خلاف اس خسارے سے بھرپور جنگ میں اُس کا ساتھ دینے اور اس کا اتحادی بننے کا بے وقوفانہ فیصلہ کیا ہے اور کفر کے آلۂ کار ذرائع ابلاغ سے وابستہ لوگوں سے جنہوں نے اسلام کے خلاف جاری پراپیگنڈا کی جنگ میں کفر کے ہاتھ کھلونا بننا قبول کر لیا ہے، یہ کہنا چاہوں گا کہ دشمن کی صفوں میں کھڑے ہو کر اسلام کے خلاف جنگ کا حصّہ بن کر تم نے صرف اسلام اور اہلِ اسلام کے خلاف غداری ہی نہیں کی بلکہ تم خود اپنے ملک کو غیر مستحکم کرنے اور اپنے ہی لوگوں کو بے گھر اور قتل کرنے کے بھی مجرم ہو۔ تمہارے ہاتھ ان معصوم لوگوں کے خون سے رنگے ہوئے ہیں۔ اور جس ملکی دفاع اور سلامتی کے تم راگ الاپتے ہو، اسے اپنی بے عقلی کے سبب تم نے خود ڈالر کے بدلے رہن رکھ دیا ہے، جس کا فائدہ تمہارا خارجی دشمن اٹھا رہا ہے۔ ان حقائق اور اپنے ان جرائم کو ذہن میں رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سن لو، جس میں اس نے فرمایا ہے:

إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُونَ السُّوٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِن قَرِيبٍ فَأُولَـٰٓئِكَ يَتُوبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْماً حَكِيْماO وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ حَتَّى إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّيْ تُبْتُ الآنَ وَلاَ الَّذِيْنَ يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَـٰٓئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَاباً أَلِيْماًO

''اللہ اُنہی لوگوں کی توبہ قبول فرماتا ہے جو نادانی سے بُری حرکت کر بیٹھتے ہیں پھر جلد توبہ کر لیتے ہیں پس ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ مہربانی کرتا ہے اور وہ سب کچھ جاننا اور حکمت والا ہے۔ اور ایسے لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہوتی جو ساری عمر بُرے کام کرتے رہے یہاں تک کہ جب اُن میں سے کسی کی موت آموجود ہو تو اُس وقت کہنے لگے کہ اب میں توبہ کرتا ہوں اور نہ اُن کی توبہ قبول ہوتی ہے جو کفر کی حالت میں مریں ایسے لوگوں کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

(سورہ النساء: آیت 17-18)

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے کفار، منافقین اور گناہ کی راہ پر گامزن لوگوں کے لیے واضح تنبیہ ہے اور اگر کسی شخص میں ذرہ برابر بھی خیر باقی ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کے اس کلام سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

کیا اب بھی تمہارے لیے وہ وقت نہیں آیا کہ تم اپنے ان گناہوں کا اعتراف کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی جانب رجوع کر لو اور اُس کی جناب میں توبہ کرو! توبہ کا دروازہ ہر شخص کے لیے تب تک کھلا ہے جب تک اس کی سانسیں باقی ہیں، لیکن اگر کسی شخص نے اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر خسارے کی جنگ کرنے کا فیصلہ کر ہی لیا ہے تو اسے بھی جان لینا چاہیے کہ موت تو بہر حال اسے بھی آنی ہی ہے......! اور تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ اللہ، اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اہلِ ایمان کے خلاف جنگ کرنے والوں کو موت یک دم ہی آلیتی ہے۔ لہٰذا توبہ کر لو، اس سے پہلے کہ جان حلق تک آپہنچے......اور پھر ندامت اور توبہ کی خواہش تمہارے کسی کام نہ آئے۔

والحمد لله رب العالمين

☆☆☆☆☆

ناحق قتلِ مسلم، شرک کے بعد بدترین گناہ ہے

شیخ عطیۃ اللہ (حفظہ اللہ)

’’زیرِ نظر تحریر میں نوائے افغان جہاد کے گذشتہ شمارے (دسمبر 2009) میں محترم محمد زاہد صدیق مغل کی تحریر ’’معاصر مجاہدین کے معترضین سے چند استفسارات‘‘ میں شائع ہونے والے اس سوال ’’اس وقت پاکستان پر جو امریکی حملے جاری ہیں (اس سے قبل امارات افغانستان پر جو حملے ہوئے) وہ اصولاً ہماری پارلیمنٹ کی اجازت سے ہو رہے ہیں اور پارلیمنٹ محض عوام کی نمایندہ ہے۔ کیا اس منطق سے ساری پاکستانی عوام حربی نہیں ٹھہری کہ وہ ایک حربی کافر کا ساتھ دے رہے ہیں؟ ظاہر ہے پاکستانیوں نے ان امریکی حملوں کے خلاف اتنی چستی بھی نہیں دکھائی جتنی کہ چیف جسٹس کی بحالی کے لیے دکھائی۔‘‘ کے نتیجے میں پیدا ہونے والے ابہام اور غلط فہمی کا ازالہ کرنا مقصود ہے۔ ویسے تو یہ صاحب تحریر کا ذاتی نقطۂ نظر ہے اور مجاہدین کی طرف سے طے شدہ پالیسی نہیں نیز صاحب تحریر نے بھی علمائے کرام کے سامنے ایک سوال رکھا ہے نہ کہ خود سے کوئی شرعی حکم بیان کیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس سوال سے ابہام اور غلط فہمی پیدا ہو سکتی ہے۔ اس کے ازالے کے لیے ہم مسلمانوں کے خون کی حرمت کے حوالے سے استاذ المجاہدین اور ممتاز عالم دین شیخ عطیۃ اللہ حفظہ اللہ کے فتویٰ سے چند اقتباسات پیش کر رہے ہیں۔‘‘

شیخ عطیة اللّٰه حفظه اللّٰه **مسلمانوں کے بازاروں میں دھماکوں کے بارے میں اپنے فتویٰ میں لکھتے ہیں:**

وامّا ان مثل هذه التفجيرات في اسواق المسلمين باطل وفساد وظلمٌ وعدوانٌ وخروجٌ عن شريعة الاسلام ،فظاهر جدًا،ومعلومٌ عندجميع العلماء بل عندجميع المسلمين ،فانهاتستهدف المسلمين المعصومين واضراروأذىً غيرخاف ومعلوم من دين الاسلام بالضرورة تحريمُ دم المسلم ،ومعروف تشديدشريعة المطهرة فيه ،وتعظيمهاالامره ،وانه من اكبرالكبائر،بعدلاشراك باللّٰه تعالى۔

’’مسلمانوں کے بازاروں میں دھماکوں سے عامۃ المسلمین کو نشانہ بنانا ظلم و زیادتی، فساد اور گناہِ عظیم ہے اور یہ اعمال شریعتِ اسلامی سے کھلی بغاوت ہیں۔ ان کی یہ حیثیت علما اور عامۃ المسلمین کے سامنے واضح ہے۔ کیونکہ ان سے بے گناہ مسلمان نشانہ بنتے ہیں اور انہیں نقصان پہنچتا ہے۔ اسلام میں مسلمان کے خون کی حرمت کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں بلکہ اس حوالہ سے شریعتِ مطہرہ کی تاکید اور خونِ مسلم کی عظمت سب کو معلوم ہے، خونِ مسلم کی حرمت کی پامالی شرک کے بعد کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ ہے‘‘۔

” فبهٰذا يعلم ان مثل هذه التفجيرات ليست من عمل المجاهدين ،وانه لايفعلهاالامن لا يئومن بالله وليوم الآخر۔ولايفعلهابالاصالة الاالمجرمون اعداء الله تعالىٰ،وهذاالذى نعتقده ،انهامِن فعل الاعداء الكفارمباشرةً،امابواسطة مئو سساتهم الامنية الاجراميه مثل بال ووتروماشابهها۔۔۔۔

’’پس یہ امر واضح ہے کہ اس قسم کے دھماکے مجاہدین کا کام نہیں ہے، یہ صرف وہ لوگ کرتے ہیں جو نہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ یوم آخرت پر ان کا یقین ہے۔ حقیقت میں یہ اللہ کے دشمن مجرمین ہی کا کام ہے، یا تو یہ دشمن کافر بلاواسطہ کر رہے ہیں یا یہ ان کے بلیک واٹر جیسے مجرم اداروں کی کارستانی ہے‘‘۔

وانـاوالمجاهدين جميعًانعتقدانه ۔لاقدراللّٰه۔لوقامت جماعت بمثل هذاالعمل الاجرامي،تعمدًاوقصدًا،فانهالاتسمىٰ بعدهاجماعت مجاهدة،بل ستكون جماعة منحرفة ضالّة زائغة،نسأاللّٰه العفوالعافية واسلامة،ونعوذبااللّٰه من موجبات غضبه وسخطه۔

والحمدللّٰه وانّماليه لتقريرالحكم ولموقف لشرعيّ،ونسأاللّٰه ان يعصمنا وجميع المجاهدين من مضلات الفتن ،وان يقى ساحات الجهادجميع تلك الضلالات۔۔آمين

’’ہمارا اور تمام مجاہدین کا یہ موقف ہے کہ اگر یہ مجرمانہ افعال (دھماکے) مجاہدین کے کسی گروہ نے قصداً اور ارادۃً کئے ہوں تو یہ جماعت اس کے بعد مجاہد جماعت نہیں کہی جائے گی بلکہ یہ شریعت سے منحرف، گمراہ اور راہِ حق سے پھری ہوئی جماعت ہوگی، ہم اللہ سے سلامتی اور عافیت مانگتے ہیں۔ اللہ کی پناہ مانگتے ہیں ان کاموں سے جو اللہ کے غضب اور ناراضگی کے سبب ہوں۔

ہم نے شرعی حکم بیان کر دیا ہے، اللہ سے دعا ہے کہ ہمیں اور تمام مجاہدین کو فتنوں اور گمراہیوں سے بچائے اور یہ دعا ہے کہ اللہ جہاد کے میدان کو ان تمام گمراہیوں سے دور رکھے۔ آمین‘‘

پاکستانی عوام حربی کیوں نہیں ہیں۔۔؟

علمائے جہاد کے مطابق ’’پاکستانی عوام کسی بھی طور پر حربی نہیں ہیں‘‘۔ یہاں یہ بات مدنظر رہے کہ مغربی ممالک کے عوام کا حربی ہونے کا قاعدہ یہاں قابل عمل نہیں کیونکہ مغربی معاشرہ اصلاً کافر معاشرہ ہے، اور پاکستانی معاشرہ اصلاً مسلمان معاشرہ ہے دونوں کے احکامات ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

شیخ عطیۃ اللہ حفظہ اللہ اور شیخ عبدالعزیز الحسینان سے ایک سوال پیپلز پارٹی اور اے این پی کے ووٹروں کے بارے میں پوچھا گیا کہ یہ دونوں لادین جماعتیں ہیں اور دونوں جماعتوں کے قائدین مجاہدین کے خلاف جنگ میں برابر کے شریک ہیں، تو کیا قیادت کے ساتھ ان جماعتوں کے ووٹرز بھی حربی ہیں اور کیا وہ بھی مباح الدم ہیں؟

شیخ عطیہ نے جواب میں کہا ان سیکولر جماعتوں کی قیادت اور ان کے ووٹر کا حکم قطعاً ایک نہیں، اور اس طرح تمام ووٹروں کا حکم بھی ایک نہیں، اکثر ووٹ دینے والے اس لئے ووٹ نہیں دیتے کہ ان کی قیادت اللہ کے دین سے باغی

مجاہدین کو یہ بھی اچھی طرح معلوم ہے کہ کسی مجرم کو معاف کر دینے کی غلطی کسی غیر مجرم کو سزا دینے کی غلطی سے بہر طور بہتر ہے۔

مسلمانوں کے بازاروں میں دھماکوں سے عامۃ المسلمین کونشانہ بنانا ظلم وزیادتی،فساداور گناہِ عظیم ہے اور یہ اعمال شریعتِ اسلامی سے کھلی بغاوت ہیں۔

حکومت کا قیام کرے،شریعت کے خلاف قانون سازی کرے اور کفر واسلام کی جنگ میں مجاہدین کے خون سے اپنے ہاتھ رنگے۔ اکثر عوام یہ مقاصد ذہن میں رکھ کر ووٹ نہیں دیتی بلکہ زیادہ تر لوگ تعمیر وترقی،مہنگائی کے خاتمہ اور ملازمتیں دلوانے جیسے نعروں کے دام میں آکر ووٹ دیتے ہیں،اس لئے یہ ووٹرا اپنے قائدین کے ارتداد اور کفار کے ساتھ تعاون کی بنا پر عنداللہ گناہ گار ہوں گے مگر نہ مرتد ہوں گے اور نہ ہی یہ مباح الدم ہوں گے۔

یہ تو اللہ کے دین کے خلاف برسرِ پیکار جماعتوں کے ووٹروں کے بارے میں علمائے جہاد کی نمائندگی کرنے والے ذمہ دار کا فتویٰ ہے کہ ان پارٹیوں کے اکثر ووٹر حربی نہیں کہلا سکتے ،اگر دقتِ نظر سے دیکھا جائے کہ پاکستان میں رجسٹرڈ ووٹر کتنے ہیں؟ رجسٹرڈ ووٹروں میں کتنے فی صد عوام ووٹ ڈالتی ہے؟ 65،70 فی صد تو ووٹ ہی نہیں ڈالتی، جو تیس اکتیس فیصد ووٹ ڈالتی ہے ان میں خالص سیکولر جماعتوں کو ووٹ ڈالنے والوں کا تناسب کتنا ہے؟ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ حکومتی پارٹی کو حکومت' اپوزیشن جماعتوں کی تفریق کی بدولت ملتی ہے ورنہ حکومتی پارٹی کی پالیسی سے مخالفت رکھنے والے بسااوقات زیادہ ہوتے ہیں۔ اکثر چند ووٹوں کی برتری پر پارٹی حکومت میں آتی ہے، حکومتی سیکولر پارٹی کو ووٹ ڈالنے والوں کے ووٹ ڈالنے کے محرکات بھی مختلف نوعیت کے ہوتے ہیں۔ تو سیکولر جماعتوں کو خالص دین دشمنی کے مقصد سے ووٹ ڈالنے والوں کا تناسب کتنا ہے؟ ظاہر ہے یہ تناسب نہایت کم ہے۔ گویا مجرموں کی تعداد اقل من القلیل (اقلیت کے اندر بھی بہت کم ہے)۔ یعنی بہت ہی کم تعداد میں یہ محاربین' عامۃ المسلمین کی بڑی تعداد جو کہ غیر محاربین ہیں' کے اندر چھپے ہوئے ہیں ایسے حالات کے بارے میں شیخ عطیۃ اللہ حفظہ اللہ اپنے مذکورہ فتویٰ میں لکھتے ہیں:

والمجاهدون بحمدالله منضبطون بالشرع،لايقاتلون ولا يقتلون الا من جوّزالشرع قتاله وقتله ،يسيرون علىٰ وفق الفقه والادلة الشرعية،ويفرقون بين الدم الباح والدم الحرام ،بحزم وعلىٰ بصيرة ،ويستعملون الورع والاحتياط ،وقدبيّن المجاهدون من طالبان باكستان واتحادشورى المجاهدين والقاعده وغيرهم فى مرات عديدة انهم انمايستهدفون فى باكستان قوات الامن وجيش الدولة المرتدة ،واستخباراتهاوشرطتهاوكل قواتهاالعسكرية وشبهها القائمة على حمايتهاوحراستهاوالتى بها۔بشكل مباشر ۔تقوم الدولة،كمايستهدفون رجال الدولة السياسين الكفرة الحاربين لله ودينه وشرعيته،ويتثبتون فى كل ذالك ويحتاطون ،ويتركون مااشبه امره ،فان المجاهدين يدركون ماابتليت به امة الاسلام من اختلاط لحابل بالنابل واختلاط مجتمعاتهاصالحهم بطالحهم ،ومافى الناس من الشبهات والترددات ،ومايستدعيه ذالك من شديدالاحتياط والتحرّزواستعمال الذورولرافة والتمسح ،ويفهمون ان الخطا فى العفو خيرٌ من الخطا فى العقوبة۔

''مجاہدین الحمدللہ شریعت کے پابند ہیں ،صرف ان لوگوں سے لڑتے ہیں اور انھیں مارتے ہیں جن سے جنگ کرنے اور انھیں مارنے کی اجازت شریعت دے، فقہ اور شریعت کے مطابق چلتے ہیں، نہایت سختی اور بصیرت کے ساتھ حرام خون اور حلال خون میں فرق کرتے ہیں، ورع اور احتیاط سے کام لیتے ہیں، پاکستانی طالبان، شوریٰ اتحاد المجاہدین، القاعدہ اور دوسرے مجاہدین نے بے شمار مرتبہ یہ وضاحت کی ہے کہ وہ پاکستان میں مرتد فوج، انٹیلی جنس اداروں، پولیس اور اس قسم کے اُن دوسرے اداروں کو ہدف بناتے ہیں' جو بلاواسطہ اس نظام کو قائم کئے ہوئے ہیں اور اس کے لئے لڑتے ہیں اسی طرح کفریہ سیاست کے ان بڑے قائدین کو بھی مارتے ہیں جو اللہ سے، اس کے دین اور شریعت سے لڑتے ہیں۔ مجاہدین ان اصولوں کی پاسداری کرتے ہیں اور اپنے اہداف کے حصول میں بڑی احتیاط سے کام لیتے ہیں، جس ہدف میں تھوڑا سا بھی شک وشبہ ہوا سے چھوڑ دیتے ہیں، مجاہدین اس حقیقت سے آگاہ ہیں کہ مجرم اور غیر مجرم، نیک اور فاجر آپس میں خلط ملط ہیں اور عامۃ المسلمین کے ذہنوں میں مجاہدین کے حوالے سے (مرتد حکمرانوں نے ذرائع ابلاغ کے ذریعے) بہت سے شبہات بھی پیدا کیے ہیں۔ یہ حالات بہت زیادہ احتیاط اور چھان پھٹک کے ساتھ ساتھ عامۃ المسلمین سے رحم و شفقت اور درگزر کا تقاضا کرتے ہیں۔ اس طرح مجاہدین کو یہ بھی اچھی طرح معلوم ہے کہ کسی مجرم کو معاف کردینے کی غلطی کسی غیر مجرم کو سزا دینے کی غلطی سے بہر طور بہتر ہے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: تین سورسیاں

اب وہ لوگ جو سرکاری اور نجی میں جہاد کو تقسیم کرتے اور بزعم خود سرکاری کو درست اور نجی کو فساد کے مترادف سمجھتے ہیں۔ وہ بتائیں اس وقت کہاں سرکاری سطح پر کس مسلم حکمران نے جہاد کا علم تھاما ہوا ہے؟ پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ جہاد کو ان حکمرانوں کے عمل کے تابع بنایا جائے جو جہاد کیلئے میدان میں جانا تو دور کی بات جہاد جیسے مقدس اسلامی فریضے کو دہشت گردی تصور کرتے ہیں اور ان لوگوں کو جنہیں مستند علما کی طرف سے مجاہد قرار دیا جا چکا ہے یہ دہشت گرد بتاتے ہیں۔ انہیں بلا وجہ گرفتار کر کے پابند سلاسل کرتے ہیں، حربی کافروں کے ساتھ مل کر ان کا خون بہاتے ہیں، کیا جہاد ایسے حکمرانوں کا تابع ہے۔۔۔؟ ان کی حکمرانی تو کافروں کی مرہون منت اور بزدلی وغلامی کا دوسرا نام ہے۔ جہاد کے سرکاری اور نجی ہونے پر ان شاءاللہ کسی اور موقع پر تفصیل سے دلائل کی روشنی میں وضاحت کیساتھ کھلی بحث پیش کی جائیگی مگر تاریخ اسلام کے روشن واقعات سرکاری اور نجی ہر دو سطح پر مسلمانوں میں جذبۂ جہاد اور شرکت جہاد کو اچھی طرح اجاگر کر رہے ہیں۔ کاش ہم مسلمان اپنی تاریخ سے سبق لیں، اپنی تاریخ کو رہنما بنائیں اور اپنی تاریخ کے روشن کرداروں کو سامنے رکھ کر اپنا دستور زندگی متعین کرلیں اسی میں ہماری کامیابی ہے اور اسی میں عظمت رفتہ کے بحال ہونے کا راز پوشیدہ ہے کیونکہ تاریخ کا دوٹوک فیصلہ ہے کہ جہاد میں دیئے ہوئے نسوانی بالوں کا تذکرہ بھی مرتبہ دوام حاصل کرلیتا ہے اور جو اس سے منہ موڑتا ہے تاریخ اس کے تذکرے سے بھی شرماتی ہے۔

☆☆☆☆☆

وزیرستان آپریشن!!! حقائق کے آئینے میں

محترم اعظم طارق

بحیثیت مرکزی ترجمان تحریکِ طالبان پاکستان، میں اس بات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ بلاشبہ امیرِ محترم بیت اللہ مسعودؒ کی شہادت ہمارے لئے ایک بہت بڑا حادثہ والمیہ تھا۔ ہر مجاہد کو امیرِ محترم کے ساتھ بے پناہ عقیدت ومحبت تھی۔مگر اس سے انتظامی اور عسکری لحاظ سے تحریک پر منفی اثرات مرتب نہیں ہوئے ہیں۔ کیونکہ امیر بیت اللہ محسودؒ نے اپنی زندگی میں ایک منظّم اور فعال شوریٰ قائم کی تھی جو تحریک کے انتظامی اور عسکری امور چلاتی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور قوم کی دعاؤں سے تحریک کے انتظامی وعسکری امور میں کوئی فرق نہیں آیا ہے، بلکہ وہ پہلے سے کئی گنا مزید مستحکم ہوئے ہیں۔

جہاں تک حکومت کا محسود علاقے پر قبضہ کرنے کے دعویٰ کا تعلّق ہے تو یہ دعویٰ قطعاً بے بنیاد ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ حکومت کے ساتھ ہمارا زمینی تنازعہ ہے اور نہ تھا، بلکہ نظریاتی ٹکراؤ ہے۔ ہم اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر لڑتے ہیں اور ناپاک فوج امریکی مفادات کے لئے۔ پاک امریکہ مشترکہ آپریشن جس مقصد کے حصول کے لئے شروع کیا گیا تھا، اس مقصد کے حصول میں دشمن بری طرح ناکام ہوا ہے۔ جن علاقوں کو کلیئر کرنے کا دعویٰ کیا جارہا ہے، یہ وہی علاقے ہیں جہاں مجاہدین موجود ہیں اور فوج کو بے تحاشا جانی و مالی نقصان پہنچ رہا ہے۔ رہا مجاہدین کو سینکڑوں کی تعداد میں شہید کرنے کا دعویٰ، تو یہ بالکل سفید جھوٹ ہے۔ اب تک کُل بیس (20) مجاہدین شہید ہوئے ہیں، البتہ عوام کا جانی و مالی نقصان ہوا ہے، جس میں بچے، بوڑھے اور خواتین شامل ہیں۔ اس کے برعکس فوج کا جانی نقصان کئی گنا زیادہ ہے۔ بلکہ ایک محتاط اندازے کے مطابق ہزاروں میں ہے۔ چونکہ میڈیا حکومت کے قبضے میں ہے اس لیے عام افراد کے لیے فوج کے جانی نقصانات کا درست اندازہ کرنا ازحد مشکل ہے۔

اس موقع پر میں قوم کو یہ بھی بتاتا چلوں کہ تحریکِ طالبان پاکستان کے اصل دشمن یہود و نصاریٰ ہیں۔ آج تمام الحادی وطاغوتی قوتوں کا سرخیل امریکا ہے۔ اس لحاظ سے تمام جہادی قوتوں کا سب سے پہلا ہدف اور نشانہ امریکا ہی ہے، کوئی اور نہیں۔ لیکن بدقسمتی سے پاکستان کے موجودہ سیکولر حکمران ٹولے نے اپنا سب کچھ امریکا کے تحفظ ومفادات کے لئے وقف کررکھا ہے۔ ذرا حکومتی اسلام دشمن پروپیگنڈا اور میڈیا سے ہٹ کر زمینی حقائق کو دیکھیے۔

پاکستانی فضا امریکی ڈرون حملوں کے لئے عرصۂ دراز سے وقف ہے۔ طالبان کے ہاتھوں گرفتار شدہ ہر جاسوس کا بیان ہے کہ ڈرون حملوں کے لئے زمین پر سم (sim) تقسیم کرنے اور زمینی جاسوسی کا جال بچھانے کے لئے فوج میں کرنل رینک تک کی شخصیات کی خدمات امریکا کو حاصل ہیں۔ اگر فوج کا تعاون حاصل نہ ہوتو ڈرون حملے بے سود ہیں۔ اس کے علاوہ تینوں مسلح افواج امریکی احکام وہدایات کو بجالانے میں ہمہ وقت سرگرمِ عمل ہیں۔ ہر مشترکہ پاک امریکا آپریشن کا معائنہ امریکا کا کوئی نہ کوئی ذمہ دار ہی کرتا ہے؛ جس طرح حالیہ دنوں میں امریکی جنرل مائیک مولن نے سوات کا دورہ کیا۔ اور ساتھ ساتھ ڈو مور (do more) کے احکامات بھی موقع پر ہی جاری کیے۔ آئے روز کوئی نہ کوئی امریکی بدمعاش اسلام آباد کے ہوائی اڈے پر نئے نئے احکامات کے ہمراہ اتر آتا ہے۔ کل یعنی 22 دسمبر کو لاہور کے ہوائی اڈے پر امریکیوں نے دس بڑے بکس اتارے۔ سیکورٹی عملے نے تلاشی لینے کا کہا لیکن امریکیوں نے غلیظ الفاظ کا استعمال کرتے ہوئے ایئر پورٹ سیکورٹی عملے کو بھگا دیا اور بکس وہاں سے سیدھا سفارتخانے لے گئے۔ ساری قوم شاہد ہے کہ بھرے بازاروں اور مارکیٹوں اور عوامی مقامات پر ہلاکت خیز دھماکے کرنے والا گروہ بدنامِ زمانہ قاتل امریکی بلیک واٹر ہے۔ اور ناپاک فوج کا خفیہ ادارہ ایم آئی (MI) اسی بلیک واٹر کی بھرپور معاونت کرتا ہے۔ کیونکہ دونوں کے اہداف ومقاصد ایک ہیں، لیکن وزیر داخلہ شیطان ملک بلیک واٹر کے وجود ہی سے انکاری ہے۔ گویا سورج کو انگلی سے چھپانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ ہوائی اڈوں سے لے کر شاہراہوں تک پوری پاکستانی سرزمین اس عالمی طاغوت کے لئے وقف ہے۔

> **سن لیجیے! الحمدللہ دینِ اسلام سے سچّی محبت رکھنے والے ایسے مخیّر حضرات کی کمی نہیں جو اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اپنے مالوں کے بے تحاشہ نذرانے پیش کرنے پر اللہ تعالیٰ کا شکرادا کرتے اور فخر محسوس کرتے ہیں۔ اس کے برعکس جن لوگوں نے امریکا کو رب کا درجہ دے رکھا ہے، ان کی آنکھوں پر پردے پڑے ہیں۔**

اوباما نے واشگاف الفاظ میں اعلان کیا کہ افغانستان میں فتح وشکست کا دار و مدار پاکستان کے مدد وتعاون پر ہے۔ اس مدد وتعاون کے لئے فوج، پیپلز پارٹی، ایم کیو ایم اور ANP سرتاپا مطیع وفرماں بردار ہی تو ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مجاہدین وہ کون سا الہ دین کا چراغ استعمال کریں جس کے ذریعے یہود کے فرماں برداروں سے نمٹے بغیر اصل صلیبی یہودیوں تک رسائی پاسکیں؟ جبکہ امریکی آقا فرنٹ لائن پر زر خرید غلام پاکستانی فوج اور خفیہ اداروں کو استعمال کروا رہے ہیں۔ یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں بلکہ روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ پاکستانی فوج نے امریکی جنگ اپنے عوام پر مسلط کررکھی ہے۔ امریکا افغانستان میں سو فیصد جنگ ہار چکا ہے۔ صرف اور صرف پاکستان ہی نے امریکا کو بدترین شکست سے بچانے کی ذمہ داری اپنے سر لی ہے۔ ذرا دیکھیے تو سہی کہ ANP اور ایم کیو ایم والے مشترکہ اعلامیہ جاری کرتے ہیں کہ پاکستان کا نام ''اسلامی جمہوریہ پاکستان'' کے بجائے ''عوامی جمہوریہ پاکستان'' ہونا چاہئے۔ یہ تجویز پوری قوم کو بڑی ڈھٹائی کے

ساتھ پیش کی جاتی ہے۔اب بتایئے کہ اسلامی نام تک کو برداشت نہ کرنے والوں کو ہم کیا کہیں؟

مجاہدین کے فدائی حملوں کے بارے میں سرکاری و درباری فتوے ڈھونڈنے والے اپنے گریبانوں میں جھانکیں۔شاید کہ ضمیر کے آئینے میں وہ اپنے آپ کو اوباما کی صف میں پائیں گے۔فتوے دینے والے حضرات کی خدمت میں عرض ہے کہ سرکاری عینک اتار کر امتِ مسلمہ کی حالتِ زار کو سمجھنے اور جاننے کے لئے صرف ایک ہفتہ جہاد سے وابستہ مجاہد کے یہاں گزاریے۔ان شاء اللہ جرمِ ضعیفی کے لئے نسخۂ اکسیر ملے گا۔ایسے فتاویٰ دینے والوں کے لئے اقبال نے کیا خوب فرمایا ہے کہ ؎

میراث میں ملی ہے انہیں مسندِ ارشاد

زاغوں کے تصرف میں ہے شاہیں کا نشیمن

ابھی تک نہ ڈرون حملوں کے بارے میں کوئی فتویٰ آیا اور نہ ہی اسلام آباد کی لال مسجد وجامعہ حفصہ سے لے کر سوات، باجوڑ، خیبر، مہمند، کرم، اورکزئی، درہ آدم خیل کی مسجدوں اور اسلامی مدرسوں کو تباہ کرنے کے بارے میں فتویٰ جاری کیا گیا۔اور نہ ہی جنوبی وزیرستان کی شہید مساجد و مدارس کے بارے میں فتویٰ جاری کیا جائے گا۔کیونکہ ناپاک فوج امریکی مفادات کے لئے جو کچھ کر رہی ہے، وہ جائز ہے!اور اگر مجاہدین امریکا اور اس کے حواریوں کے خلاف کوئی بہادرانہ اور سرفروشانہ اقدام کریں تو ''فتاوائے امریکیہ'' میں وہ ناجائز وحرام ہے۔افسوس کہ میں زہرِ ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند!۔فتویٰ فروشوں کو چاہیے ذلت و خاک بازی کا یہ درس سیاسی پنڈتوں کو دیا کریں۔مجاہدینِ اسلام ایسے بازاری وسرکاری فتوؤں کو خاطر میں کب لاتے ہیں۔

جہاں تک مجاہدین کو سینکڑوں کی تعداد میں شہید کرنے کا دعویٰ ہے، بالکل سفید جھوٹ ہے۔اب تک کُل بیس (۲۰) مجاہدین شہید ہوئے ہیں، البتہ عوام کا جانی و مالی نقصان ہوا ہے، جس میں بچے، بوڑھے اور خواتین شامل ہیں۔اس کے برعکس فوج کا جانی نقصان کئی گنا زیادہ ہے۔بلکہ ایک محتاط اندازے کے مطابق ہزاروں میں ہے۔

مجاہدین کو بدنام کرنے کیلئے حکومت نے یہ بھی پراپیگنڈا کیا تھا کہ مجاہدین کو بیرون ملک سے بھاری مقدار میں فنڈز آتے ہیں۔پہلے تو میں عرض کروں گا کہ اگر حکومت کے پاس کوئی ٹھوس ثبوت ہے تو اسے عوام کے سامنے پیش کرے۔اور جہاں سے یہ فنڈز آتے ہیں ان کو بے نقاب کیا جائے......کہ بھارت، اسرائیل اور امریکا سے یہ فنڈز کیسے آتے ہیں؟ پھر ان ممالک سے سفارتی سطح پر لازماً احتجاج ہونا چاہئے۔صرف احتجاج ہی نہیں بلکہ سفارتی سطح پر تعلقات ختم ہونے چاہئیں۔ہمیں یقین ہے کہ حکومتِ پاکستان ایسا نہیں کرسکتی۔مکر وفریب اور جھوٹ سے کام نہیں بنتا۔قومؑ حکومت کے ہر حربے کو بھانپ چکی ہے۔اگر ناپاک فوج، پیپلز پارٹی، اور ANP امریکا کے لئے اپنی جان و مال کی قربانی دے سکتے ہیں تو اللہ کے کلمے کی سربلندی کیلئے جان و مال کی قربانی دینے والے کیا کم ہوں گے؟

سن لیجئے!الحمدللہ دینِ اسلام سے سچّی محبت رکھنے والے ایسے مخیّر حضرات کی کمی نہیں جو اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اپنے مالوں کے بے تحاشہ نذرانے پیش کرنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے اور فخر محسوس کرتے ہیں۔اس کے برعکس جن لوگوں نے امریکا کو رب کا درجہ دے رکھا ہے، ان کی آنکھوں پر پردے پڑے ہیں۔وہ حقیقت کو دیکھنے اور سمجھنے سے قاصر ہیں۔جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔اللہ تعالیٰ ہی کارساز ہے اور مجاہدین کے لئے اسباب پیدا کرتا ہے۔باطل کی سرکوبی کا یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔دورِ جدید میں چونکہ ذرائع ابلاغ کا کردار بہت اہم ہے اور اکثر و بیشتر اربابِ قلم وقرطاس اسی شعبے سے تعلّق رکھتے ہیں۔اس لیے ذرائع ابلاغ سے متعلّق افراد کا فرضِ منصبی بنتا ہے کہ دانا و بینا بن کر امتِ مسلمہ کو اصل صورتحال سے باخبر رکھیں۔خصوصاً پاکستانی قوم کو استعماری قوتوں کی ملک کے اندر پُراسرار سرگرمیوں کے بارے میں بتایا جائے۔حکومتی منفی پراپیگنڈا کے رد کے لیے زمینی حقائق کو قوم کے سامنے لایا جائے۔اقبالؔ نے کیا خوب کہا ہے

؎ ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

اس بارے میں میڈیا ہی یہ مثبت کردار ادا کرسکتا ہے کہ قوم کو اپنے قلم کے ذریعے یہ بتایا جائے کہ یہودنوازی میں امن، چین، ترقی وخوشحالی نام کی کوئی چیز نہیں بلکہ ذلت، رسوائی، افلاس اور غلامی ہے۔یہی پیغام مجاہد قوتوں کی طرف سے قوم کو بھی ہے کہ خدارا ہوشیار اور خوابِ غفلت سے بیدار ہو جایئے۔امریکا نے جس کی طرف بھی دوستی کا ہاتھ بڑھایا ہے، وہاں انتشار، خانہ جنگی اور آباد ہنستے بستے شہروں کو کھنڈرات کا تحفہ دیا ہے اور یہی سب کچھ امریکا کی دوستی کی بدولت پاکستان میں ہو رہا ہے۔

دنیا کے تمام اسلامی ممالک میں خانہ جنگیوں، قتل وغارت، بم باریوں، ریاستی دہشت گردیوں، اقتصادی پابندیوں اور اسلام دشمن پالیسوں کا سرخیل وامام امریکہ ہی تو ہے۔ایسی صورت میں مجاہد قوتیں اس کے منحوس وجود کو سرزمین پاکستان میں کیسے برداشت کرسکتی ہیں؟ وہ ملک جس کی تاریخ علماء کرام اور عامۃ المسلمین کی قربانیوں سے عبارت ہے وہ ملک آج بلیک واٹر کی آماجگاہ اور مے کدہ نہیں ہوسکتا۔

اب پاکستانی قوم نے یہ فیصلہ کرنا ہے کہ دوقومی نظریے کے تحت معرض وجود میں آنے والا ملک آزاد اور اسلامی ملک ہونا چاہیے یا امریکی کالونی۔ ؎

یا رب دلِ مسلم کو وہ زندہ تمنا دے

جو روح کو تڑپا دے، جو قلب کو گرما دے

و آخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

☆☆☆☆☆

ایک پیغام، مسلمان بہنوں کے نام

اُمیمہ حسن اہلیہ شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ

تمام تر حمد وثنا اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔ اللہ کی خاص رحمتیں اور عنایات ہوں' رسولوں میں سب سے برگزیدہ رسول' نبی آخر الزماں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر، آپ ﷺ کی آل اور آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ پر اور ایسے ہر فرد پر جس نے آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کو مشعل راہ بنایا اور اس کے مطابق زندگی بسر کی۔

میری معزز مسلمان بہنو!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ

جب سے امتِ مسلمہ پر بڑے بڑے حادثات گزر رہے ہیں تو میں اس وقت سے آپ کو ایک پیغام دینا چاہ رہی تھی لیکن حالات ساز گار نہیں تھے۔ میں آج اپنی معزز بہنوں کو چند پیغامات دوں گی (اگرچہ حالات اب بھی ٹھیک نہیں ہیں مگر پہلے سے بہتر ہیں)۔

اپنے گھر والوں اور رشتہ داروں کو پیغام:

سب سے پہلے میں اپنے اہل وعیال اور اعزاء اقارب کو یہ پیغام دینا چاہتی ہوں جو میرے محبوب شہر (مکہ) میں رہتے ہیں' ہمارا غم مت کریں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم خیریت سے ہیں اور اللہ عزوجل کی نعمتوں میں ہیں۔ اگرچہ ہمارے اور آپ کے درمیان فاصلے ہیں مگر ہمارے دل وجان آپ کے ساتھ ہیں۔ یہ تو دنیا کے کھیل ہیں کبھی وصل تو کبھی فراق، مگر ہماری خوش نصیبی کے لیے یہ کیا کم ہے؟ کہ ہم حق پر ہیں (ہمیں معلوم ہے) اور حق کی طرف ہی لوگوں کو بلاتے ہیں جیسا کہ ہمارے رب نے قرآن مجید میں کہا ہے۔ ﴿وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ اور (دیکھو) بے دل نہ ہونا اور نہ کسی طرح کا غم کرنا اگر تم مومن (صادق) ہو تو تم ہی غالب رہو گے (آل عمران: 139)۔ اگر اللہ نے چاہا تو ہماری ملاقات جلد ہی ہوگی۔ اس لیے کہ اللہ کی طرف سے راحت قریب ہے اور اس کی مدد ان شاء اللہ ضرور آ کر رہے گی۔

معزز بہنوں کو پیغام:

اہل وعیال اور اعزاء اقارب کے بعد میں اپنے پیغام کا رُخ اپنی ان معزز بہنوں کی طرف موڑتی ہوں جو امتِ مسلمہ کا ایک جز ہیں۔ خاص طور پر میری وہ محبوب بہنیں' جو دنیا کے کونے کونے میں جہاد کے محاذوں میں مصروف عمل ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ میرا یہ پیغام ان ماؤں کے لیے ہے' جنھوں نے اپنے جگر گوشوں کو اللہ کے راستے میں اس کے دین کی مدد ونصرت کے لیے بھیجا۔ پھر انھوں نے اللہ کے دین کی مدد ونصرت کرنے میں نہ اکتاہٹ محسوس کی اور نہ ہی بوجھ۔ ان کے علاوہ بہت سی ایسی خواتین' جنھوں نے اپنے شوہروں کو پیش کیا، بہت سی ماؤں اور بہنوں نے اپنے جگر گوشوں اور اپنے بھائیوں کو اللہ کے راستے میں وقف کیا۔ کتنی ہی ایسی ہیں جنہیں اللہ کے راستے میں مصائب و مشکلات کا سامنا ہے۔ ہم سب کے حالات ایک جیسے ہیں۔ بہت سی مجاہدات جن کا دشمن کی سرحد پہ پڑاؤ ہے۔ وہ بھی اللہ کے دین کی سر بلندی کے لیے ستائی گئیں اور جو کچھ ان کے پاس تھا انہوں نے اللہ کے راستے میں اسے قربان کر دیا۔ لیکن اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں' ہم نے تو اس راستے میں اپنے قریبی عزیزوں کو کھو دیا اور اپنے اہل وعیال سے دور ہو گئے۔ مگر یہ اس سب کے باوجود بھی اپنے دین کی مدد ونصرت سے ایک لمحہ بھی پیچھے ہٹنے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ اس راستے میں چل کر ہم نے حلاوتِ ایمانی کا حقیقی مزا چکھا ہے۔ اور اللہ کی طرف سے ایمان کی اس چاشنی کا اعزاز واکرام ہم برابر اپنے دلوں میں محسوس کر رہے ہیں۔ اللہ کی خاص توفیق اور فضل سے ہم اس قابل ہوئے ہیں کہ اس کے دین کی نصرت اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے جہاد فی سبیل اللہ میں اپنے آپ کو تج دیں۔ اور محض اللہ ہی کی خاص رحمت سے ہم تمام تر آزمائشوں کے باوجود اطمینان کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

معزز ومکرم بہنو!

اگر ہم اس راستے میں ثابت قدمی رہیں تو بڑی سے بڑی قوت اور عالمی جماعتیں (نیٹو افواج) ہمیں اپنے مقصد سے نہیں روک سکتیں۔ اللہ ہمارے ساتھ ہے، وہ ہمارے لیے کافی ہے اور وہی ہمارا کارساز ہے۔ اللہ کے علاوہ کسی بھی طاقت کا خوف ہمارے دل میں نہیں ہے۔ الحمدللہ! اللہ کے طرف سے جو آزمائشیں بھی ہم پر آئیں' ہم اللہ کی اذن سے ثابت قدم رہیں گی اور اللہ کے وعدے پر ہم خوش اور راضی ہیں۔ جیسا کہ اللہ رب العزت نے قرآن میں فرمایا۔

﴿اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ﴾ ''کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ (یوں ہی) بہشت میں داخل ہو جاؤ گے اور ابھی تم کو پہلے لوگوں کی سی (مشکلیں) تو پیش آئی ہی نہیں۔ ان کو (بڑی بڑی) سختیاں اور تکلیفیں پہنچیں اور وہ (صعوبتوں میں) ہلا مارے گئے۔ یہاں تک کہ پیغمبر اور مومن لوگ جو ان کے ساتھ تھے سب پکار اٹھے کہ کب اللہ کی مدد آئے گی۔ دیکھو اللہ کی مدد عنقریب (آیا چاہتی) ہے''۔ (البقرۃ: 214)

اللہ کی مدد بہت قریب ہے اور ہمارا رب ہمیں رسوا نہیں کرے گا ان شاء اللہ۔ اللہ کی نصرت ہمیں ملے یا اس کی طرف سے شہادت نصیب ہو' ہمارے لیے دونوں اعزاز ہیں۔ اپنے دین کی نصرت سے نہ ہی ہم تھکیں گی اور نہ ہی ہچکچاہٹ ظاہر کریں گی۔ کیونکہ دین تو ہمارا سب سے قیمتی متاع ہے۔ میں اللہ سے اپنے لیے اور اپنی ان بہنوں کے لیے جو سرزمین جہاد میں اس مقدس فریضہ کی انجام دہی میں مصروف ہیں' دعا گو ہوں۔ اللہ تعالیٰ' فلسطین، عراق، چیچنیا، افغانستان اور صومالیہ میں موجود ہماری بہنوں کو زندگی کے آخری لمحے تک صبر اور ثبات عطا فرمائے۔ یا تو اللہ کی مدد ونصرت کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھیں گی یا پھر ہمیں شہادت مل جائے گی۔

وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ

''خدا اپنے کام پر غالب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے''۔ (یوسف: 21)

میں اس کڑے وقت میں خود کو اور اپنی بہنوں کو مہاجر صحابیاتؓ، مجاہدات' کے اسوۂ طیبہ

سے نصیحت کرتی ہوں۔ان کی بہترین زندگی ہمیں پیغام دیتی ہے کہ ہم ان کی اتباع کریں۔اور اللہ کی طرف سے آنے والی آزمائشوں میں ان مبارک ہستیوں کی طرح صبر وثبات کا مظاہرہ کریں۔وہ اپنی حکمت بھری زندگیوں میں کبھی بھی دین کی خدمت سے نہیں اُکتائیں۔آیئے ہم بھی عزم کریں کہ ان شاءاللہ ہم ان کے نقوش پا کو اپنے لیے نقوش منزل بنائیں گی۔صحابیات میں سرفہرست' ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں۔آپؓ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قدم بقدم ساتھ دیا۔صنف نازک ہونے کے باوجود' پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دیتے ہوئے فرماتیں ''اللہ کی قسم! اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا' آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، سچے ہیں اور دوسروں کی امانتوں کے محافظ ہیں 'حق بجانب امور میں آپ ہمیشہ امین ومددگار رہتے ہیں''۔(یہ کلمات آپ نے نزول وحی اول کے بعد امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیے)۔

ایک اور صحابیہ سیدہ صفیہؓ کی جرات وبہادری کی روداد سنیے۔غزوہ احزاب کے موقع پر مسلمان خواتین ایک قلعہ میں تھیں اور صحابہ کرامؓ دشمن سے نبرد آزما تھے۔ایک یہودی خواتین اسلام کے قلعہ کی طرف آکر چکر لگانے لگا۔تاکہ جونہی موقع ملے قلعے میں گھس کر خواتین کو نقصان پہنچاؤں۔حضرت صفیہؓ قلعے کے اوپر سے یہ سب کچھ دیکھ رہی تھیں، بلاخوف وخطر نیچے آئیں اور ایک بڑی لکڑی مار کر اس یہودی کا بھرکس نکال دیا۔

اسی طرح غزوہ احد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرتے ہوئے' سیدہ ام عمارہؓ کو ۱۲ زخم آئے۔مسیلمہ کذاب کے خلاف' جنگِ یمامہ میں ان کا ایک ہاتھ کٹ گیا۔ہمیں چاہیے کہ حق کے راستے میں اپنے شوہروں کی مدد کرنے میں ہم انہی کی اقتدا کریں۔اور اللہ کے علاوہ کسی کا خوف نہ رکھتے ہوئے' بےخوف وخطر آگے بڑھیں۔

ایک پیغام ان مسلمان بہنوں کے لیے ہے کہ جو کفر کی جیلوں میں پابندِ سلاسل (قید) ہیں:

اپنی ان بہنوں سے کہنا ہے کہ '' تم ہمارے دلوں میں ہو اور ہم تمہیں ہرگز نہیں بھلا سکتیں۔ان شاء اللہ ہم عنقریب تمہاری رہائی کی کوشش کریں گی، ہماری عزت تم سے ہے۔اللہ گواہ ہے کہ ہم ہمیشہ تمہاری حفاظت (ہر برائی سے) کی دعا کرتی رہتی ہیں اور رہائی کی دعا بھی کرتی رہتی ہیں۔''

دنیا بھر کی مسلم خواتین کے نام:

آپ سے پہلی گزارش یہ ہے کہ اسلام کے احکام کی پابندی کریں۔دنیا وآخرت کی فوز وفلاح اسی میں پنہاں ہے۔حجاب کو اپنے لیے حرز جاں بنائیں۔درحقیقت یہ مسلمان خاتون کا وقار ہے۔حجاب کا اہتمام' اللہ کے احکامات میں سے ایک حکم کی بجاآوری ہے اور اسے ترک کرنے میں اللہ کی نافرمانی اور شیطان کی اطاعت ہے۔مسلمان بہنو! آپ جانتی ہیں کہ مغرب کی طرف سے سے حجاب کے خلاف اٹھائی جانے والی تحریک' اسلام اور کفر کے سخت معرکوں میں سے ایک معرکہ ہے۔یہ مجرم کفار چاہتے ہیں کہ مسلمان خاتون اپنے دین کو چھوڑ دے، اور اس کا آغاز اس چیز کو چھوڑ کر کرے' جو اُس کی عزت وناموس کی حفاظت کی ضامن ہے۔اگر عورت نے اپنا پردہ چھوڑ دیا تو ایک ایک کر کے اس کو دین سے بغاوت کا سبق پڑھایا جائے گا۔لہٰذا مسلمان خاتون اس سازش کو فوراً جانے اور مغرب کے پرفریب کفری ایجنڈے کو یکسر مسترد کردے۔

میری مسلمان بہنو! اس بات سے بھی آپ بخوبی واقف ہیں کہ مغرب آپ کو ایسے سامان تجارت کی حیثیت سے دیکھنا چاہتا ہے۔جسے وہ بازار کی زینت بنا کر رکھ دے۔اسی لیے وہ آپ کے وجود سے اسلام کی نشانیاں ختم مٹانا چاہتا ہے۔حقیقت یہی ہے کہ حجاب تو مسلمان خاتون کے لیے اسلام کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔حجاب ہی میں آپ کی عزت وعظمت ہے۔

حجاب سے خاتون خود کو ہوس زدہ نظروں سے محفوظ رکھتی ہے۔اسی لیے کفار اسے ناپسند کرتے ہیں۔یہ ذلیل ورسوا' مغرب کی اخلاقی پستی اور گراوٹ کی انتہا ہے۔کفار نے عورت کو تجارت کی بڑھوتری کا ذریعہ بنایا ہے اور اُن کو ایک گھٹیا اور کمتر سامان سمجھتے ہیں۔عورت ان کے نزدیک فسق و فجور کے وسیلوں میں سے ایک وسیلہ ہے اور وہ اسے نہ محفوظ سمجھتے ہیں اور نہ قابل احترام۔(العیاذ باللہ)

اس کے برعکس با حجاب مسلمان ایک چھپایا ہوا جوہر اور قیمتی موتی ہے۔وہ گھر کی چار دیواری میں معزز ومحترم ہے اور کسی مجبوری کی صورت میں گھر سے باہر بھی محفوظ اور قابل صد احترام۔جیسا کہ اللہ رب العزت نے قرآن میں فرمایا۔

﴿یَا أَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِأَزْوَاجِکَ وَبَنَاتِکَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ ذٰلِکَ أَدْنٰی أَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا﴾

''اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم! اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مسلمان خواتین سے کہہ دیجیے کہ (باہر نکلا کریں تو) اپنے (چہروں) پر چادر لٹکا (کر گھونگھٹ نکال) لیا کریں۔یہ ان کے لئے موجب شناخت (وامتیاز) ہوگا تاکہ کوئی ان کو ایذا نہ پہنچا سکے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے''۔(الاحزاب: 59)

دوسری گزارش!

میں وصیت کرتی ہوں کہ اپنے بچوں کی تربیت اس نہج پر کریں کہ اُن میں اللہ کی اطاعت کا جذبہ بدرجہ اتم موجود رہے۔جہاد فی سبیل اللہ کے لیے اپنے بھائیوں، شوہروں اور بیٹوں کو اُبھاریں۔تاکہ وہ مسلمانوں کی سرزمیوں اور ان کی دولت وثروات کا دفاع کریں اور جن مسلمانوں کے اموال کو غاصبوں نے ہتھیا لیا ہے' ان سے واپس چھینیں اور جن کے گھر بار لوٹ لیے گئے ان کی داد رسی اور حقوق کے تحفظ کا اہتمام کیا جا سکے۔امت کو اس طرح سے بیدار کریں کہ وہ امت کے خائن حکمرانوں سے براءت کا اعلان کردیں جو ان کو ان کی زمینوں میں دخل اندازی کر رہے ہیں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ وہ مجاہدین کی مدد کریں، ان کے لیے دعائیں کریں، اپنے پاکیزہ اموال سے ان کی مدد کریں۔زخمیوں کی دادرسی کریں، قیدیوں کی رہائی کے لیے کمر بستہ ہوں اور ان کے اہل وعیال سے احسان کا معاملہ کریں۔اس آزمائش میں وہ آپ کی مدد کے زیادہ مستحق ہیں۔

اپنی بہنوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول یاد دلاتی ہوں۔اَلصَّوْمُ جُنَّۃٌ وَّالصَّدَقَۃُ تُطْفِئُ الْخَطِیْئَۃَ کَمَا یُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ ''روزہ ڈھال ہے اور صدقہ خطاؤں کو بجھاتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے۔اور اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول یاد دلاتی ہوں۔یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّیْ رَأَیْتُکُنَّ أَکْثَرَ أَھْلِ النَّار ''اے عورتو! خوب صدقہ کیا کرو! کیونکہ میں نے تم میں سے اکثر کو آگ میں دیکھا''۔

میں اپنی مسلمان بہنوں کو تاکید کرتی ہوں کہ اسلام کا کام کرنا بہت ہی اہمیت کا حامل ہے۔مسلمان خواتین کے لیے لازم ہے کہ وہ بھی مردوں کی طرح' اپنے دین اور سرزمینوں کی حفاظت کی کے لیے کمر بستہ ہوں۔اگر ایسا کرنا ان کے لیے بذات خود مشکل ہو تو اپنے مال سے اس میں حصہ لیں۔اگر ایسا کرنا بھی مشکل ہے تو دعوت کے کام میں سرگرداں ہوں۔مساجد، مدارس، چھوٹے مکتب، گھروں

میں دعوت الی اللہ کا فریضہ اور اعلائے کلمۃ اللہ کے پرچار کے لیے انتھک کاوشیں بروئے کار لائیں اور ان امت کے مستقبل' مجاہدین اسلام کی دعوت کو پھیلائیں۔ ان شاء اللہ عنقریب آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گی۔ آپ کی دعوت کو خوب غور سے سننے والے کان اور خوب محفوظ رکھنے والے لوگ موجود ہوں گے۔ مسلمان بہنو! میں آپ سے یہ امید رکھتی ہوں کہ آپ نا اکتائیں گی اور نا ہی دین کی مدد کرتے ہوئے بوجھ محسوس کریں گی۔

ضمنی سوال و جواب:

سوال: عورت حالیہ جہاد کیسے کرے؟ اس میں بہت سوں کو تردُّد ہے؟

جواب: (اللہ توفیق دینے والا ہے) اس میں میری رائے یہ ہے کہ جہاد ہر مسلمان مرد و عورت پر فرضِ عین ہے لیکن عورت کے لیے جہاد کرنا نسبتاً آسان کام نہیں ہے۔ وہ اس فریضے کی ادائیگی میں محرم کی محتاج ہے۔ البتہ ہم خواتین کے لیے اپنے دین کی مدد کرنے کے دیگر بھی بہت سے ذرائع ہیں ہیں۔

(ا) ہم بذاتِ خود مجاہدین کی خدمت کریں۔ (۲) جو وہ ہم سے طلب کریں ہم انہیں وہ بہم پہنچائیں۔ اپنے اموال سے ان کی پشتی بان بنیں۔ اگر ہم ان کی ضرورت کی معلومات فراہم کرسکیں تو یہ ایک احسن اقدام ہے۔ اپنی آراء کی صورت جہاد میں اپنی شرکت یقینی بنائیں۔ یہاں تک کہ وہ ہم سے فدائی حملہ کروانا چاہیں تو بھی ہم نہ ہچکچائیں۔ ہماری بہت سی بہنیں فلسطین، عراق اور شیشان (چیچنیا) میں فدائی حملوں کے عمل میں شریک ہوئیں۔ اُنہوں نے دشمنوں میں خونریزی کی اور ان کو بہت بُری شکست دی۔ ہم اللہ سے دعا کرتیں ہیں کہ وہ ان کی شہادت قبول کرے اور ہمیں ان کے ساتھ جنت میں جمع فرمائے۔ آمین

اس کے ساتھ ساتھ ہمارا بنیادی کردار یہ ہونا چاہیے (اللہ اسے قبول کرے) کہ ہم مجاہدین اور ان کی اولاد، ان کے گھر اور ان کے خاندان والوں کی حفاظت کریں اور ہم ان کے بچوں کی اچھی تربیت کرنے میں مدد کریں۔ مہاجر بہنوں نے اس میدان میں بہت بڑا کردار ادا کیا ہے۔ وہ اس میدان میں صبر و استقامت، بہادری، زہد، آخرت سے محبت اور آخرت کی طرف پیش قدمی کے زیورات سے مزین ہوئی ہیں۔ زندگی کی تنگیوں اور سختیوں کے باوجود انہوں نے اپنے شوہر، بیٹے اور اپنے والدین کو اس راہ کی وجہ سے فراموش کیا ہے۔ ان میں سے کچھ تو قید و بند کی اذیتوں کا شکار ہوئیں ہیں۔ اس سب کے باوجود یہ مہاجر بہنیں صبر کرنے والی اور اللہ سے ثواب کی امید رکھنے والی ہیں۔

آخر میں' میں اپنی بہنوں کو یہ یاد دلانا چاہتی ہوں کہ موت اور رزق' انسان کے لیے مقدور بھر لکھا جا چکا ہے۔ جہاد جیسے فرض کی ادائیگی سے موت قبل از وقت نہیں آنے والی اور نہ اس مقدس فریضے کی وجہ سے کسی کے رزق میں تنگی ائے گی۔ جہاد آج فرضِ عین ہو چکا ہے۔ اجنبی کافر دشمن نے مسلمانوں کے گھروں پر قبضہ کرلیا ہے۔ ان کے تینوں مقدس مقامات ان کے قبضے اور تسلط میں ہیں۔ مسلمانوں پر مرتد حکمران مسلط ہیں۔ علماء کا اجماع ہے کہ اگر کوئی مرتد حاکم بن جائے یا کوئی حاکم مرتد ہو جائے تو اسے اس منصب سے اتارنا واجب ہے۔ شیخ عبداللہ عزامؒ کہتے تھے جب سے سقوطِ اندلس ہوا ہے جہاد تب سے فرضِ عین ہے۔

جیسا کہ مجاہدین کے قائدین امت کو میدانِ جہاد کی طرف بلاتے ہیں تو ہماری معزز بہنو! ہم پر لازم ہے کہ ہم اس شرعی فرض سے پیچھے نہ ہٹیں اور ہم دوسروں کو اس مقدس فرض کی ادائیگی کے لیے ابھارنے والی بنیں۔ آپ کو خوشخبری سناتی ہوں کہ جہاد کے ذریعے فتح و کامیابی کے قریب ہے۔ مغربی ذرائع ابلاغ بھی اس کا اقرار کررہے ہیں۔ یہود و نصاریٰ اور ان کے حواری جہاد کے اکثر میدانوں شدید نقصان اٹھا رہے ہیں اور وہ کوشش کے باوجود وہ اپنی ذلت آمیز شکست اور پسپائی دنیا کے سامنے چھپا نہیں پا رہے ہیں۔

الحمد للہ، اللہ رب العزت کے جود و کرم سے آپ کے بھائیوں (مجاہدین اسلام) نے جھوٹی مغربی خبروں کا پردہ چاک کردیا ہے۔ صلیبی عاجز ہو چکے ہیں اور ہم زندہ مثال کی مانند' دنیا کے سامنے ہیں۔ صلیبی جنگ کو شروع ہوئے ۸ سال سے زاید کا عرصہ گزر چکا ہے اور ہم اللہ کے فضل سے چیچنیا سے مغربِ اسلامی تک جہاد فی سبیل اللہ کا پھریرا ہاتھوں میں تھامے فتح و نصرت کے ساتھ آگے ہی آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ میری بہنو! اللہ رب العزت کی مدد پر بھروسہ کرو۔ اللہ اپنی کتاب میں فرماتے ہیں۔ ﴿الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطَانِ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيْفًا﴾

''مومن تو اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور جو کافر ہیں وہ طاغوت کی راہ میں لڑتے ہیں۔ سو تم شیطان کے مددگاروں سے لڑو۔ (اور ڈرو مت) کیونکہ شیطان کا داؤ نہایت کمزور ہے''۔ (النساء: 76)

میں تمہیں اللہ کی حفاظت و نگرانی میں دیتی ہوں۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

السلام و علیکم و رحمۃ اللہِ و برکتہٗ

آپ کی دینی بہن

اُمیمہ حسن احمد محمد حسن

آپ کے بھائی ایمن الظواہری کی زوجہ

حمید بن ہلالؒ کا بیان ہے کہ ابو رفاعہ رضی اللہ عنہ جب نماز سے فارغ ہوتے اور دعا کرتے تو ان کی دعا کے آخری الفاظ یہ ہوتے تھے کہ ''اے اللہ! جب تک میری زندگی میرے لیے بہتر ہے تو مجھے زندہ رکھ اور جب موت میرے لیے بہتر ہو تو ایسی پاکیزہ اور عمدہ موت عطا کر کہ اس کی عفت، طہارت اور عمدگی کو سن کر میرے مسلمان بھائی مجھ پر رشک کریں، مجھے شہادت عطا فرما اور میرے جسم و روح کو جدا کردے''۔ حمید بن ہلال کہتے ہیں کہ ابو رفاعہ رضی اللہ عنہ ایک لشکر کے ساتھ نکلے، جس کے امیر عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ تھے۔ اس لشکر میں سے ایک گروہ کسی مہم کے لیے نکلا، جس کے اکثر افراد قبیلہ بنو حنیفہ سے تعلّق رکھتے تھے تو ابو رفاعہ رضی اللہ عنہ بھی اس گروہ کے ساتھ جانے پر تیار ہو گئے۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس میں تمہارے قبیلے کا کوئی فرد نہیں اس لیے تمہارا جانا مناسب نہیں تو ابو رفاعہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسی وجہ سے تو میں نے ان کے ہمراہ جانے کا عزم کیا ہے۔ چنانچہ وہ اس گروہ کے ساتھ چلے گئے۔ گروہ نے دشمن کے ایک قلعہ کا محاصرہ کیا اور اس کے گرد چکر لگایا۔ ابو رفاعہ رضی اللہ عنہ ساری رات نماز پڑھتے رہے، دن چڑھنے پر ڈھال کو تکیہ بنا کر سو گئے، ان کے ساتھی صبح اٹھ کر قلعہ کا جائزہ لینے چلے گئے کہ دشمن کہاں سے حملہ آور ہو سکتا ہے یا کہاں سے قلعہ میں داخل ہوا جا سکتا ہے اور ابو رفاعہ رضی اللہ عنہ کو سوتا ہوا بھول گئے۔ جب دشمن نے ان کو اکیلا سوتے ہوئے دیکھا تو تین پہلوان ان کی طرف آئے اور ان کی تلوار پر قبضہ کرلیا، ادھر ان کے ساتھیوں کو یاد آیا کہ وہ ابو رفاعہ رضی اللہ عنہ کو سوتا ہوا چھوڑ آئے ہیں تو وہ واپس پلٹے اور دیکھا کہ دشمن ان کو شہید کر کے سولی پر چڑھا رہا ہے، انہوں نے حملہ کر کے دشمن کو بھگا دیا۔ عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بنو عدی کا یہ جوان ہمیشہ سے شہادت کا طلب گار رہا حتیٰ کہ اس کو حاصل کر کے ہی رہا۔

(کتاب الجہاد، صفحہ ۶۷-۶۳ از عبداللہ بن مبارکؒ)

فوج کو بچاؤ!!!

مصعب ابراہیم

یہود و نصاریٰ کی طرف سے امت مسلمہ کے خلاف شروع کی جانے والی صلیبی جنگ میں مجاہدین نے اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت کی بدولت ہر محاذ پر کفار اور ان کے اتحادیوں کو پسپائی کا منہ دیکھنے اور شکست و ذلت کے طوق اپنے گلوں میں ڈالنے پر مجبور کیا ہے۔ اپنی تمام تر ٹیکنالوجی اور قوت کو میدان میں جھونک دینے، دنیا کے 42 ترقی یافتہ ممالک کی کیل کانٹے سے لیس فوجوں کو بے سر و سامان مجاہدین کے مقابلے میں اتار دینے، تمام 'کلمہ گو' حکمرانوں اور اُن کی ''ایمان، تقویٰ، جہاد'' والی افواج کے سینوں پر فرنٹ لائن اتحادیوں کا بیج لگا دینے کے باوجود بھی عالمی کفر کا امام آج سرزمین خراسان میں، سمندر کی طوفانی لہروں میں چاروں طرف سے گِھرے ہوئے بے بس شخص کی مانند ہاتھ پاؤں مار رہا ہے جبکہ مجاہدین اللہ تبارک و تعالیٰ کے غیبی لشکروں کی مدد سے عالمی کفر کے امام کو اُس کے کفر و عصیان اور ظلم و جور کے نتیجے میں فراعنہ و نماردہ کے انجام سے دوچار کرتے ہوئے ہمیشہ کے لیے صفحۂ ہستی سے مٹا دینے کے قریب پہنچ چکے ہیں۔ هَلُ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ ○ فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ ○ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ○ وَاللَّهُ مِن وَرَائِهِم مُّحِيطٌ ○ ''بھلا پہنچی ہے تم کو خبر لشکروں کی؟ فرعون اور ثمود (کے لشکروں) کی، لیکن یہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے (لگے ہوئے ہیں) جھٹلانے میں، حالانکہ اللہ تعالیٰ ان کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔'' (سورہ البروج: آیت 17 تا 20)

اس صورت حال میں خسر الدنیا و الآخرہ کا سودا کرنے والی پاکستانی فوج اور سیکورٹی ادارے سب سے زیادہ قابل رحم حالت میں مبتلا ہیں۔ ان کی توقعات اور امیدوں کے برعکس یہود و نصاریٰ کے لشکر مجاہدین کے ہاتھوں بُری طرح پٹنے کے بعد فرار کی راہ تلاش کرنے میں مگن ہیں اور یہ بے چارے ''کاٹو تو بدن میں لہو نہیں'' کی تصویر بنے، حیران و پریشان کھڑے ہیں۔ پاکستانی وزیر خارجہ شاہ محمود قریشی انتہائی ملتجیانہ انداز سے امریکہ کے حضور گذارش پیش کرتا ہے کہ ''امریکہ کو کم از کم پانچ سال تک افغانستان سے نہیں نکلنا چاہیئے''۔ اور حالت یہ ہے کہ ان کے آقا شکست خوردگی کی حالت میں بھی انہیں Do More کا حکم دے رہے ہیں اور یہ ''مسکین'' ایسے ہیں کہ حکم عدولی کا سوچیں بھی تو ان کے جسم پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے کہ ''کہیں ہمارا تو رابورا ہی نہ بنا دیا جائے''۔ فَاللَّهُ أَحَقُّ أَن تَخْشَوْهُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ''حالانکہ اللہ زیادہ مستحق ہے اس بات کا کہ ڈرو تم اُس سے، اگر تم (واقعی) مومن ہو'' (سورہ التوبہ: آیت 13)

ان کے لیے کھلی اور واضح مثال، متوکل، جری، تہی دامن، بے خوف اور بہادر طالبان مجاہدین کی ہے کہ کس طرح اُنہوں نے محض اللہ تعالیٰ کی تائید غیبی کی بدولت، اپنے ایمان پر استقامت دکھاتے ہوئے اور میدان میں ڈٹے رہنے کی صورت میں ''ٹیکنالوجی کے دیو'' کو افغانستان کے برفیلے پہاڑوں اور تپتے صحراؤں کی خاک میں خاک کر دیا ہے، اس حال میں کہ دنیا کی کوئی ایک چھوٹی سے چھوٹی ریاست بھی مجاہدین کی پشت پر نہیں ہے۔ لیکن وہ ذات مجاہدین کی نگہبان و سرپرست رہی جس نے اپنا تعارف یوں کروایا: وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ''اور اللہ ہی کے لیے ہے حکومت آسمانوں کی اور زمین کی اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہیں'' (سورہ ال عمران: آیت 189)

اِدھر انہوں نے ''ایمان، تقویٰ، جہاد'' کا لیبل سینوں پر سجائے کفر کے خدمت گزار اور اطاعت شعار کا کردار اپنے لیے چنا۔ وہ جو ایٹمی قوت کہلاتے ہیں، وہ جو میزائل ٹیکنالوجی میں دنیا کے صف اول کے ممالک میں شمار کیے جاتے ہیں، وہ جو دنیا کی بہترین 'پروفیشنل فوجوں' میں سے ایک فوج گردانے جاتے ہیں' اُنہوں نے ''پتھر کے دور'' سے خوف زدہ ہو کر اپنے کاندھے یہود و نصاریٰ کے لیے پیش کر دیے اور اپنی گردنوں سے اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا قلادہ اتار کر صیہونی و صلیبی فرماں برداری کا طوق گلے میں ڈال لیا۔

پاکستانی فوج کے جرائم کی فہرست اس قدر طویل ہے کہ اسے بیان کرنے کے لیے کئی دفتر درکار ہیں' تاہم یہاں ہم اختصار کے ساتھ اُن جرائم کا تذکرہ کرنے کے بعد' ان جرائم کے ردعمل کا اجمالی ذکر کریں گے اور آخر میں اس بات پر اہل حل و عقد کو متوجہ کریں گے کہ ڈالروں کی پُرفریب مہک کے آگے اپنے ایمان و عقیدے سے دست بردار ہو جانے والی فوج کا قبلہ درست کر کے اصلاح احوال کی کوشش کی جائے تاکہ یہ بات واضح ہو سکے کہ مجاہدین کے نزدیک پاکستانی فوج صرف اور صرف اپنے قبیح جرائم اور سیاہ کرتوتوں کی بدولت مطعون ہے، اگر یہ اپنی اصلاح کی طرف توجہ دے تو مجاہدین کے لیے دنیا بھر کی کفری فوجوں سے نمٹنا زیادہ آسان اور سہل ہو جائے گا۔

پاکستانی فوج کے جرائم:

پاکستانی فوج اور اس کے خفیہ اداروں نے موجودہ صلیبی جنگ کے آغاز ہی میں امت سے خیانت کا ارتکاب کیا اور امت مسلمہ کے خلاف یہود و نصاریٰ کی اس صریح اور واضح جنگ میں کفار کے 'فرنٹ لائن اتحادی' ہونے میں عافیت جانی۔ یعنی اولیاء اللہ کے خلاف اولیاء الشیطان کی لشکر کشی میں اللہ کے دشمنوں کی جانب سے اپنے آپ کو شمار کرتے ہوئے' اپنے لیے اُن کی صف اول کا انتخاب کیا گیا۔ یعنی دوسرے الفاظ میں ''پاکستان صلیبیوں کا ہراول

کیا پاکستانی فوج اردو ملی (افغان فوج) اور عراقی نیشنل آرمی کی طرح اپنے ملک کی عوام کے خلاف بھی ''فرنٹ لائن اتحادی'' بننا ہی پسند کرے گی یا کم از کم اپنے وطنی تشخص کی بنا پر امریکہ اور اتحادیوں کو کورا جواب دینے کی ہمت کر پائے گی۔ بہر حال اب بہت جلد بلیک واٹر اور سی آئی اے کے مقابل پاکستانی فوج اور اس کے خفیہ اداروں کو طوعاً و کرہاً آنا ہوگا۔''

دستہ!!!''۔ أَيَبْتَغُونَ عِندَهُمُ الْعِزَّةَ فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ''کیا اُن کے ہاں عزت کے متلاشی ہیں؟ سو بے شک عزت تو ساری کی ساری اللہ تعالیٰ ہی کی ہے'' (سورہ النساء: آیت 139)۔

- پاکستانی سرزمین کو یہود ونصاریٰ کے لیے ''وقف املاک'' کا درجہ دے دیا گیا۔ اس ملک کی زمین اور فضاؤں سے صلیبی لشکر کے ہوائی جہازوں نے 57 ہزار سے زاید پروازیں بھریں اور امارت اسلامیہ افغانستان پر آہن و بارود کی برسات کی؛ جس کے نتیجے میں لاتعداد معصوم مرد وخواتین، ضعیف العمر افراد اور نونہالانِ امت لہو میں نہا گئے۔ اس کے نتیجے میں امارت اسلامیہ کا سقوط ہوا اور صلیبی لشکر کابل پر قابض ہو گئے۔
- سقوط امارتِ اسلامیہ کے بعد جب مجاہدین نے پاکستان کی طرف ہجرت کی تو اس موقع پر ڈالروں کی چمک اور مہک کے عوض اپنے ایمان اور اخوت اسلامی کا سودا کرتے ہوئے پاکستانی سیکورٹی اداروں نے ملک بھر میں مجاہدین و مہاجرین فی سبیل اللہ کی پکڑ دھکڑ شروع کر دی۔ پرویز مشرف اس قبیح جرم کا ذکر اپنی کتاب میں کرتے ہوئے فخریہ انداز میں لکھتا ہے ''ہم نے 700 سو سے زاید مسلمانوں کو 5000 ہزار ڈالر فی فرد کے عوض امریکہ کے ہاتھ فروخت کیا''۔ اس سے کہیں زیادہ اپنے ہاں خفیہ عقوبت خانوں میں رکھ کر ان کو مکمل تحقیقات کے لیے اپنے امریکی آقاؤں کے سامنے پیش کرنا بھی صلیبی جنگ میں شرکت کے سیاہ جرائم میں سے ہے۔
- آزاد قبائل نے اپنی غیرت ایمانی اور حمیت دینی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے دلوں اور گھروں کے دروازے مجاہدین کے لیے کھول دیے اور نصرتِ دین کے میدان میں اپنا بھرپور کردار ادا کرتے ہوئے انصار مدینہ کی سنت کو تازہ کیا۔ قبائل کا یہ 'جرم' یہود و ہنود کی نظر میں ناقابل معافی جرم کی حیثیت رکھتا تھا، لہٰذا عالمی تحریک جہاد سے دلی بغض رکھنے والی پاکستانی فوج اپنے ''مالکوں'' کی پریشانی پر بے چین و بے قرار ہوگئی اور آقاؤں کے حکم پر ''صلیبی فوج کے ہراول دستے'' نے آزاد قبائل پر چڑھائی کا آغاز کیا۔ پاکستانی فوج محض اپنے آقاؤں کی خوشنودی اور دل جوئی کے لیے وزیرستان سے ''غیر ملکیوں کے انخلا'' کا مقصد لیے کیل کانٹے سے پوری طرح لیس ہو کر نکلی اور قبائل کی سرزمین میں اُن آپریشنز کا آغاز کیا گیا جو تا حال جاری ہیں۔ ان آپریشنز میں اپنے تاریخی جانی و مالی نقصان کے باوجود بھی خوئے غلامی سے سرشار پاکستانی فوج اور خفیہ ادارے یہ راگ الاپ رہے ہیں کہ ''یہ ہماری جنگ ہے''!!!
- یہود و نصاریٰ کے لشکر دنیا بھر کے 42 ملکوں سے جمع ہو کر افغانستان پر چڑھ دوڑے، ایسے میں کسی فرماں بردار غلام کی مانند اُن کی خدمت گزاری کے لیے پہلے تو ''لاجسٹک سپورٹ'' کے نام پر پاکستان کی تمام ریاستی مشینری کو وقف کر دیا گیا اور پھر اِن لشکروں کو سامان حرب وضرب بہم پہنچانے کے لیے سپلائی لائن فراہم کرنے کا بیڑا اٹھایا گیا۔ گویا کامل حوالگی اور مکمل سپردگی کے عنوان بنتے ہوئے پاکستان کو ''آقاؤں'' کے قدموں میں ڈھیر کر دیا گیا۔ نتیجتاً گذشتہ آٹھ سالوں سے کراچی کے ساحلوں سے لے کر چمن و طورخم کی سرحدوں تک نیٹو افواج کے لیے سپلائی لائن کو تمام تر حفاظتی بندوبست کے ساتھ برقرار رکھا گیا تا کہ صلیبی افواج کے افغان مشن میں کسی قسم کا توقف نہ آنے پائے اور وہ پوری دل جمعی سے افغانستان میں اسلام کے بیٹوں کے خلاف نبرد آزما بھی رہیں اور بلا روک ٹوک امت مسلمہ کی خواتین، ضعفا اور اطفال کو ڈیزی کٹر و نیپام بموں کا نشانہ بھی بناتے رہیں۔
- لال مسجد و جامعہ حفصہ کی تباہی اور قرآن مجید کی تعلیم و تدریس میں مگن طلبہ، طالبات، اساتذہ کرام، نوعمر بچوں اور بچیوں کو فاسفورس بموں سے جلا ڈالا گیا۔ اور ''فاتح جوان'' مسجد و مدرسہ کو فتح اور معصوم خواتین کو تہہ تیغ کر کے اس انداز میں ''میدان کارزار'' سے لوٹے کہ ساری دنیا کے سامنے اُن کے ہاتھ 'وکٹری' کا نشان بنا رہے تھے۔ 1500 سے زاید زندہ بچ جانے والی جوان بچیوں کو غائب کر دیا گیا۔ بش نے اس کارروائی پر ''تعریفی سٹیفکیٹ'' ان الفاظ میں دیا کہ ''لال مسجد کارروائی دہشت گردی کے خلاف جنگ کا اہم مورچہ سر کرنے کے مترادف ہے''۔
- امریکی اداروں، انٹیلی جنس ایجنسیوں اور بلیک واٹر کو کھلی اجازت دے دی گئی کہ وہ پاکستان بھر میں جہاں چاہیں دندناتے پھریں اور جس طرح چاہیں اپنے مقاصد کے حصول کے لیے خفیہ و اعلانیہ کارروائیاں کرتے رہیں۔ اس سلسلے میں امریکہ سے ہر طرح کے تعاون کا دم بھرا گیا۔ اسلام آباد میں واقع امریکی سفارت خانے سے ملحقہ 25 ایکڑ زمین سفارت خانے نے حاصل کر لی ہے۔ جہاں امریکی فوج کے افسروں کے لیے رہائشی کمپاؤنڈ تعمیر کیے جائیں گے اور یہاں 300 افراد کی رہائش کے مکمل انتظامات ہوں گے، 200 سے زاید رہائشی عمارتیں تعمیر ہو چکی ہیں، اس کے علاوہ مکمل جاسوسی نیٹ ورک یہاں قائم کیا جائے گا۔ شوکت عزیز نے کراچی میں ڈیڑھ کھرب روپے کی 21 ایکڑ اراضی امریکہ کو صرف ڈیڑھ ارب روپے میں فروخت کر دی یعنی ایک کھرب 48 ارب 50 کروڑ روپے بطور تحفہ اپنے آقا کے حضور پیش کیے۔
- افغانستان کی سرحد پر صلیبیوں کی چوکیداری کے لیے سوا لاکھ فوج پہلے ہی موجود تھی۔ مزید چار ڈویژن فوج مشرقی سرحد؛ جو بھارت کے ساتھ ہے؛ سے ہٹا کر سوات میں تعینات کی گئی۔
- گذشتہ سال شروع کیے جانے والے ''آپریشن راہ راست'' اور ''راہ نجات'' کی صورت میں پاکستانی فوج نے مظالم کی ایک نئی تاریخ رقم کی۔ سوات میں شریعت کو عملاً نافذ کر دکھانے والے مجاہدین اور اُن کے انصار کے خلاف بہیمیت کی انتہا کر دی گئی۔ مجاہدین کو گرفتار کر کے ہیلی کاپٹروں کے ذریعے فضا سے زمین پر پھینکا گیا، کئی مجاہدین کی ٹانگوں کو دو گاڑیوں سے باندھ کر گاڑیوں کو مخالف سمت میں دوڑا دیا گیا، عوام کی املاک کو بے دردی سے لوٹا گیا اور مکانوں اور فصلوں کو آگ لگا کر بھسم کر دیا گیا۔ مردان و پشاور کے مہاجرین کیمپوں سے 1000 سے زاید سوات کی خواتین کو غائب کر دیا گیا۔

پاکستانی سرزمین کو یہود و نصاریٰ کے لیے ''وقف املاک'' کا درجہ دے دیا گیا۔ اس ملک کی زمین اور فضاؤں سے صلیبی لشکر کے ہوائی جہازوں نے 57 ہزار سے زاید پروازیں بھریں اور امارت اسلامیہ افغانستان پر آہن و بارود کی برسات کی؛ جس کے نتیجے میں لاتعداد معصوم مرد وخواتین، ضعیف العمر افراد اور نونہالانِ امت لہو میں نہا گئے۔

O وزیرستان اور سوات میں جاری آپریشنز کے دوران پاکستانی افواج کا اولین نشانہ مساجد و مدارس بنتے رہے۔جس علاقے میں بھی فوجی کارروائی کی جاتی ہے وہاں موجود مسجد و مدرسے کو سب سے پہلے ہدف بنایا جاتا ہے۔سینکڑوں مساجد و مدارس پاکستانی فوج کی بمباری سے شہید ہو چکے ہیں' جن میں قرآن مجید کے ہزاروں نسخے بھی موجود تھے۔

O آئے روز امریکی جاسوس طیاروں کے ذریعے قبائلی علاقوں پر میزائل حملے کیے جاتے ہیں۔امریکی سینٹ کی انٹیلی جنس کمیٹی کے سربراہ سینیٹر ڈائین فائن سٹائن نے اعتراف کیا تھا کہ قبائلی علاقوں میں میزائل حملے کرنے والے ڈرون طیارے پاکستان کے اندر ہی سے اڑتے ہیں اور وہیں سے کنٹرول ہوتے ہیں۔ دالبندین، پسنی، جیکب آباد کے ہوائی اڈے مکمل طور پر امریکی و صلیبی اتحادی افواج کے زیر استعمال ہیں۔ بلوچستان میں واقع شمسی ایئر بیس سے ڈرون طیاروں کی پروازوں کو کنٹرول کیا جاتا ہے۔امریکی سینٹ کی آرمڈ سروسز کمیٹی کے چیئر مین کارل لیون کا بیان حال ہی میں سامنے آیا جس میں اُس نے کہا کہ'' کھلے عام میزائل حملوں کی مذمت کرنے والے یہی پاکستانی راہ نما نجی سطح پر ہونے والے دوطرفہ رابطوں میں ان کارروائیوں کی حمایت کرتے ہیں''۔

پاکستانی فوج اور خفیہ ادارے مجاہدین کے نشانے پر:

ان تمام جرائم کے ارتکاب بعد یہ واضح ہو گیا کہ پاکستانی فوج بحیثیت ادارہ کھل کر اسلام اور مجاہدین کے خلاف برسرِ پیکار ہے اور یہود و نصاریٰ کے لشکروں کے لیے زبانی ہی نہیں عملی طور پر ہراول دستے کا کردار ادا کر رہی ہے۔لہٰذا اس کے ردعمل میں فوج اور اس کے اداروں کا ہدف بننا فطری عمل تھا۔ماضی قریب میں فوج اور اس کے اداروں کو پہنچنے والی زک کا آئینہ کچھ اس طرح ہے۔

☆ امریکی قونصل خانے کراچی پر حملہ،جس میں خفیہ طور پر CIA کا مرکز تھا۔

☆ نیول وار کالج لاہور میں زیرِ تربیت نیوی افسران پر دو حملے کیے گئے۔

☆ ایف بی آئی ہیڈ کوارٹر لاہور پر حملے میں بیسیوں انٹیلی جنس اہل کار ہلاک۔

☆ پولیس ٹریننگ سنٹر مناواں میں نو سو کے قریب پولیس ملازمین پر صرف تین افراد نے آٹھ گھنٹے تک قبضہ کیے رکھا اور کئی اہل کار ہلاک ہوئے۔

☆ اینٹی ٹیررسٹ پولیس ہیڈ کوارٹر اسلام آباد کی عمارت کو بارود بھری گاڑی سے اڑا دیا گیا۔

☆ نیٹو رسد کے قافلوں پر بیسیوں حملے ہو چکے ہیں۔

☆ راول پنڈی میں آئی ایس آئی کے اہل کاروں سے بھری دو بسوں کو دھماکے سے اڑا دیا گیا۔

☆ سرگودھا میں فضائیہ افسران کی بس کو دھماکے سے اڑا دیا گیا۔

سال **2009** میں ان حملوں میں شدت رہی:

☆ 5 اکتوبر 2009 کو اسلام آباد میں اقوام متحدہ کے دفتر پر فدائی حملہ کیا گیا۔

☆ 10 اکتوبر کو راول پنڈی میں فوج کے ہیڈ کوارٹر GHQ پر قبضہ کرنے کے بعد بیسیوں فوجی افسران و جوانوں کو ہلاک کیا گیا۔

☆ 15 اکتوبر 2009 کو لاہور میں بیدیاں پولیس ٹریننگ سنٹر، مناواں پولیس ٹریننگ سنٹر اور ایف آئی اے کی بلڈنگ میں یک بارگی حملے کیے گئے۔کئی گھنٹے تک بیدیاں سنٹر پر قبضہ کیے رکھا اور متعدد پولیس اہل کار ہلاک ہوئے۔

☆ 22 اکتوبر 2009 اسلام آباد میں ایک بریگیڈئر کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا گیا۔

☆ 23 اکتوبر 2009 کو کامرہ میں ایئر فورس کمپلیکس پر حملہ کیا گیا۔

☆ 2 نومبر 2009 کو راول پنڈی میں ایک بینک کے باہر اُس وقت حملہ کیا گیا جب مہینے کے ابتدائی دنوں میں خفیہ اداروں کے اہل کار بینک سے تنخواہ وصول کر رہے تھے۔

☆ 13 نومبر 2009 کو پشاور میں آئی ایس آئی کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کیا گیا۔

☆ 2 دسمبر 2009 کو اسلام آباد میں نیوی ہیڈ کوارٹر پر حملہ کیا گیا۔

☆ 4 دسمبر 2009 کو راول پنڈی میں پریڈ لین پر حملہ کیا گیا۔اس حملے میں میجر جنرل، کرنل، لیفٹیننٹ کرنل، میجر اور متعدد افسران سمیت بیسیوں فوجی ہلاک ہوئے۔

☆ 8 دسمبر 2009 کو ملتان میں آئی ایس آئی کے دفتر پر حملہ کیا گیا۔

ان تمام کارروائیوں نے پاکستانی فوج کا قائم بھرم خاک میں ملا دیا اور سیکورٹی کے حوالے سے عامۃ الناس کی نظروں میں پولیس اور فوج کے درمیان کوئی فرق نہ رہا۔پاکستان کے ذمہ داران کا خیال تھا کہ وہ مجاہدین کو تر نوالہ سمجھتے ہوئے کچل دیں گے، یہی خیال اور گمان صلیبی اتحادیوں کو افغانستان لایا تھا لیکن افغانستان کی طرح پاکستان میں بھی مجاہدین کے پے در پے حملوں نے پاکستانی فوج اور سیکورٹی اداروں کو ہلا مارا ہے۔میڈیا میں سوات و وزیرستان کے محاذوں پر اپنی ''فتوحات'' کا پرچار جتنا مرضی کر لیا جائے لیکن یہ حقیقت فوج کے 'بڑے' بھی جانتے ہیں کہ اُن محاذوں پر بھی فوج کی دُرگت بن رہی ہے اور پھر پاکستان کے اندر بھی فوج آئے روز کے حملوں کی وجہ سے اضمحلال کا شکار ہے۔

> **ان تمام حالات میں پاکستانی فوج کے ہمدرد اور خیر خواہ طبقات (خواہ وہ مذہبی طبقات ہوں، سیاسی وسماجی ہوں یا عسکری) کے لیے لائحہ عمل یہی ہے کہ فوج کو اُس کے اصل کام پر لگانے کی کوشش کریں۔مجاہدین کے خلاف جو محاذ فوج نے کھولے ہیں' اُن سے پیچھے ہٹا جائے ''فرنٹ لائن اتحادی'' کے کردار کو ترک کر کے صلیبیوں کی چاکری پر چار حرف بھیجے جائیں**

امریکہ اور پاکستانی فوج:

وَلَن تَرۡضَىٰ عَنكَ ٱلۡيَهُودُ وَلَا ٱلنَّصَٰرَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمۡ ''اور ہرگز تم سے راضی نہ ہوں گے یہودی اور نہ عیسائی، جب تک کہ (نہ) ہو جاؤ تم اُن کے دین کے تابع''(البقرہ: آیت 210) کے قرآنی فیصلے کے مصداق اپنی تمام تر وفا شعاریوں کے باوجود پاکستانی فوج یہود و نصاریٰ کا اعتماد حاصل کرنے میں ناکام رہی۔جس کے نتیجے میں اب صلیبی اتحادیوں نے لگی لپٹی رکھے بغیر پاکستان میں ازخود کارروائیوں کی پالیسی کا برملا اظہار کرنا شروع کر دیا ہے۔اوباما نے نئی افغان پالیسی کو نام ہی AfPak پالیسی دیا ہے۔نیٹو کا سیکرٹری جنرل اینڈرسن فوگ راسموسن کہتا

ہے''پاکستان اور افغانستان کے چیلنجز کو الگ الگ نہیں دیکھا جا سکتا''۔ رچرڈ ہالبروک کہتا ہے کہ ''پاکستان میں سی آئی اے اور خصوصی فورس کے اہل کار سرگرم عمل ہیں''۔ واشنگٹن پوسٹ کی رپورٹ کے مطابق ''افغان جنگ اسی سال پاکستان میں منتقل ہوسکتی ہے''۔ امریکی فوجی سربراہ مائیک مولن کا کہنا ہے ''القاعدہ کے ٹھکانے پاکستان منتقل ہوگئے ہیں، اب امریکہ کی ساری توجہ انہیں ختم کرنے پر ہوگی''۔

امریکی وزیر دفاع ہیلری کلنٹن خود صاف الفاظ میں پاکستان کی سرزمین پر امریکی فوجیوں کے وجود کا اعتراف کرتے ہوئے کہتی ہے ''انتہا پسندی اور دہشت گردی کو شکست دی جائے گی کہ ہم نے افغانستان اور وزیرستان میں اپنے فوجی کھوئے ہیں''۔ (دی نیوز 30 اکتوبر 2009)

مستقبل قریب میں امریکہ افغانستان میں جاری جنگ کو پاکستان تک توسیع دینے کے ایجنڈے پر عمل پیرا ہے۔ بلیک واٹر اور امریکی سی آئی اے کے اہل کار بلا روک ٹوک پاکستان میں ہر جگہ اپنی آمدورفت جاری رکھے ہوئے ہیں۔ آئے روز اخبارات میں امریکی اہل کاروں کی مشکوک سرگرمیوں سے متعلّق خبریں آتی رہتی ہیں۔ 800 سے زاید بلٹ پروف گاڑیاں امریکی ایمبیسی کے لیے منگوائی جارہی ہیں۔ یہ تمام حقائق اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ اب پاکستان کی فوج اور اس کے اداروں کو ایک بات طے کرنے میں دیر نہیں لگانی چاہیے کہ (اسلام کے خلاف جنگ میں تو وہ صلیبی اتحادیوں کے ساتھ شانہ بشانہ بلکہ اگلی صفوں میں لڑتی رہی لیکن ان سب وفا شعاریوں کے باوجود اب) پاکستان میں امریکی جنگ میں وہ اپنے لیے کیا کردار پسند کرے گی۔ کیا پاکستانی فوج اردو ملی (افغان فوج) اور عراقی نیشنل آرمی کی طرح اپنے ملک کی عوام کے خلاف بھی ''فرنٹ لائن اتحادی'' بننا ہی پسند کرے گی یا کم از کم اپنے وطنی تشخص کی بنا پر امریکہ اور اتحادیوں کو کورا جواب دینے کی ہمت کر پائے گی۔ بہر حال اب بہت جلد بلیک واٹر اور سی آئی اے کے مقابل پاکستانی فوج اور اس کے خفیہ اداروں کو طوعاً و کرھاً آنا ہوگا۔ ''قومی آزادی و خودمختاری اور ملکی تحفظ'' کے خوشنما نعروں کی حقیقت جانچنے کا وقت آیا چاہتا ہے۔

پاکستانی معیشت کا خسارہ:

فیڈرل بورڈ آف ریوینو کے چیئرمین سہیل احمد نے کہا ہے کہ جنوبی وزیرستان آپریشن کے اخراجات پورے کرنے کے لیے 16 ارب روپے کے نئے ٹیکس لگائے جائیں گے، اُس نے کہا کہ یکم جنوری 2010ء سے ایک فیصد اضافی فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی بھی لگائی جائے گی۔ اس کے علاوہ خبر یہ بھی ہے کہ جنگی اخراجات کے باعث 100 ارب روپے کے ترقیاتی پروگرام ختم کرنے کا فیصلہ کرلیا گیا ہے۔ پاکستانی وزیر خزانہ شوکت ترین نے کہا ہے کہ ''دہشت گردی'' کے خلاف جنگ کے باعث مالی خسارہ قابو میں نہیں آرہا، ٹیکس وصولیوں کا ہدف پورا نہ ہوا تو ان کی شرح پر نظر ثانی کرسکتے ہیں''۔

پاکستان 2002 سے اب تک محتاط اندازے کے مطابق 40 سے 45 ارب ڈالر کی مالیت کا نقصان اٹھا چکا ہے اور صوبہ سرحد اور فاٹا کے حالیہ آپریشن کے نتیجے میں عملاً سالانہ 3 سے 4 ارب ڈالر کا نقصان اٹھایا جارہا ہے، جس میں انسانی جانی نقصان شامل نہیں ہیں۔ گویا کہ اس جنگ میں شرکت، ہر پہلو سے خسارے اور تباہی کا سودا ہے، جس سے جتنی جلدی نجات حاصل کی جائے بہتر ہے۔

ایک اور پہلو:

طالبان مجاہدین نے افغانستان میں یہود و نصاریٰ کے لشکروں کو جس ہزیمت و ذلت سے دوچار کیا ہے، وہ اب کسی کے چھپائے چھپ نہیں سکتی۔ گویا

ع جی کا جانا ٹھہر گیا، صبح گیا یا شام گیا

عنقریب افغانستان میں اللہ کی مدد و توفیق اور طالبان مجاہدین کی قربانیوں کے نتیجے میں فتح، لیکن مجاہدین کی فتح، آفتاب صبح کی طرح نمودار ہوا چاہتی ہے، جس کی ابتدائی شفق آسمان پر ہر صاحب بصیرت کھلی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے۔ افغانستان میں امریکی قیادت میں صلیبی اتحاد کو جس ناکامی کا سامنا کرنا پڑا ہے اُس کے لیے قرآن کے یہی الفاظ استعمال کیے جاسکتے ہیں کہ ''فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ''۔ مجاہدین نے محض اللہ پر توکل اور اُس کی مدد و نصرت سے ''سپر پاور'' کو رسوائی و لاچاری کا نمونہ بنا دیا ہے۔ لہٰذا اس طور بھی ارباب فکر و دانش کو سوچنا چاہیے کہ راہ نجات اور راہ راست وہ ہے جو طالبان مجاہدین نے اختیار کی یا وہ جس کی پیروی میں پاکستانی فوج اندھا دھند بھاگتی چلی جارہی ہے؟؟؟

اصل راہ نجات!!!:

ان تمام حالات میں پاکستانی فوج کے ہمدرد اور خیرخواہ طبقات (خواہ وہ مذہبی طبقات ہوں، سیاسی و سماجی ہوں یا عسکری) کے لیے لائحہ عمل یہی ہے کہ فوج کو اُس کے اصل کام پر لگانے کی کوشش کریں۔ مجاہدین کے خلاف جو محاذ فوج نے کھولے ہیں اُن سے پیچھے ہٹا جائے، ''فرنٹ لائن اتحادی'' کے کردار کو ترک کرکے صلیبیوں کی چاکری پر چار حرف بھیجے جائیں، افغانستان میں طالبان مجاہدین کی مثالی جدوجہد کو پیش نظر رکھا جائے اور 'حرف انکار' کا حوصلہ اپنے اندر پیدا کیا جائے۔ مجاہدین سے مدد و تعاون بے شک نہ کرو (کیونکہ مجاہدین فوج کے تعاون کے حریص ہیں اور نہ ہی طلب گار) لیکن اُن کے راستوں میں ڈالی گئی رکاوٹوں کو ہٹا لو تا کہ وہ تمہاری صورت میں دنیائے کفر کی اپنے لیے بنائی گئی ''حفاظتی دیواروں'' سے نبرد آزما ہونے کی بجائے، اللہ کے دشمنوں کے لیے اللہ کی زمین تنگ کرنے کا باعث بن سکیں۔ وزیرستان، سوات، باجوڑ، اورکزئی، مہمند، خیبر میں آپریشنز کا سلسلہ ہمیشہ کے لیے ختم کیا جائے، ڈرون طیاروں سے کیے گئے میزائل حملوں میں اپنے اصل کردار یعنی انٹیلی جنس رپورٹوں اور ایجنٹس کی فراہمی سے دست بردار ہوا جائے۔ اپنی سرزمین سے افغانستان میں صلیبی اتحادیوں کے لیے پہنچائی جانے والی رسد کے راستوں کو بند کیا جائے، مجاہدین کے جتنے افراد خفیہ ایجنسیوں اور فوجی اداروں نے قید کیے ہیں اور جنہیں وہ اپنے عقوبت خانوں میں بدترین تعذیب کا نشانہ بنا رہے ہیں، اُنہیں آزاد کیا جائے، آزاد قبائل کے جری مسلمانوں کو اپنا دشمن بنانے کے بجائے، بھارت جو ازلی و ابدی دشمن ہے، اُس پر اپنی توجہ مرکوز کی جائے، ''ہر پاکستانی کے دل میں ایک ہندوستانی کا دل ہے'' جیسے لایعنی فلسفوں کو ذہنوں سے نکال باہر کیا جائے۔ بھارتی آرمی چیف دیپک کپور کی دھمکیوں میں مضمر پیغام کو سمجھنے اور اپنی مشرقی سرحدوں پر اپنے اصلی دشمن کا ناطقہ بند کرنے کی ضرورت ہے!!!

(بقیہ صفحہ 60 پر)

یمن: ابرہۂ عصر کے مقابل امت مسلمہ کا نیا مضبوط مورچہ

محمد عبید زبیر

صلیبی وصیہونی لشکروں نے عالم اسلام پر چڑھائی کر رکھی ہے۔اس جنگ میں ابطالِ امت نے وسائل سے تہی داماں ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی تائید سے قربانیوں، جاں نثاریوں اور سرفروشیوں کی ایسی مثالیں پیش کیں کہ جن کی بدولت یہود و نصاریٰ کی فوجیں عراق، افغانستان میں ہزیمت سے بری طرح دوچار ہیں۔کفار اپنی تمام تر قوتوں کو بروئے کار لانے کے باوجود امت مسلمہ کے جری بیٹوں سے شکست کھا رہے ہیں۔گیارہ ستمبر کے بابرکت معرکوں کے بعد' اپنے ممالک کو محفوظ بنانے اور بلادِ اسلامیہ کو نیست و نابود کرنے کا عزم لے کر نکلنے والے عساکر آج نہ اپنے ممالک میں محفوظ ہیں اور نہ ہی اسلامی سرزمینوں میں اُن کے لیے کوئی جائے پناہ موجود ہے۔

امریکہ اور اُس کے اتحادیوں کی ہر محاذ پر بری طرح درگت بن رہی ہے۔اس درگت نے اُن کے اوسان بالکل خطا کر دیے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اُن کو سوچنے سمجھنے کی صلاحیتوں سے محروم کر دیا ہے اور محسوس یہی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کے ذہنوں کو ماؤف کر چکا ہے اور اُنہیں خود اپنے لیے گھڑے کھودنے کے کام میں جوت چکا ہے۔یہ خدائی ترتیب ہے اور وَأَكِيدُ كَيْدًا کا آنکھوں دیکھا حال ہے لہٰذا وہ نئے نئے محاذ کھول رہے ہیں اور ہر نیا محاذ اُن کے لیے ایک نئی جائے عبرت کا نمونہ پیش کرتا ہے۔صلیبیوں نے اپنی ذلتوں و رسوائیوں کی داستان کو مزید طول دینے کے لیے یمن کا رخ کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سرزمینِ یمن کے بارے میں ارشاد فرمایا ’’اچھا ایمان بھی یمن کا ہے اور حکمت و دانائی بھی یمن کی مثالی ہے‘‘ ایک اور حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’میں یمن کی جانب سے ٹھنڈی ہوا آتی محسوس کرتا ہوں‘‘۔سیدنا اویس قرنیؓ کا وطن، سرزمین حرمین کا ہمسایہ ہونے کے ناطے امت مسلمہ کے لیے یمن کی اہمیّت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

بی بی سی کے مطابق ’’ایسا لگ رہا ہے کہ سابق صدر بش کی جانب سے آٹھ سال قبل شروع کی گئی جنگ ایک دائرے میں لڑی جا رہی ہے، جو افغانستان، عراق، پاکستان، یمن کا چکر کاٹ کر واپس نقطۂ آغاز پر آ کر رک جاتی ہے۔پچھلے سال امریکی عوام نے پہلی بار ایک سیاہ فام شخص کو منتخب کرتے وقت اُس سے جو امیدیں باندھ رکھی تھیں' ان میں ’’دہشت گردی کے خلاف جنگ‘‘ کو منطقی انجام تک پہنچانا بھی شامل تھا مگر اوباما سے بظاہر جنگ سمٹنے کی بجائے پھیل رہی ہے۔بش نے جاتے ہوئے اوباما کے لیے عراق اور افغانستان کے دو فرنٹ سیاسی وراثت کے طور پر چھوڑے تھے لیکن اُس نے ایک سال میں افغانستان کے ساتھ پاکستان کو شامل کر کے افپاک کی اصطلاح وضع کر لی اور اب یمن بھی بظاہر ایک نیا فرنٹ بنتا دکھائی دے رہا ہے یعنی اوباما دو کی بجائے چار فرنٹ پر القاعدہ کے ساتھ لڑنے کی تیاریوں میں مصروف ہے۔‘‘

شیخ اسامہ نے اوباما کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ’’اگر تم لوگوں تک یہ پیغام لفظوں کے ذریعے پہنچانا ممکن ہوتا تو ہم نے طیاروں کا استعمال نہ کیا ہوتا۔نائیجیرین مجاہد عمر فاروق کی اس کوشش کے ذریعے امریکہ کو پیغام بھیجا گیا، یہ پیغام اُس پیغام کا تسلسل ہے جو گیارہ ستمبر کے ہیروز نے دیا تھا۔

یمن جغرافیائی اعتبار سے نہایت اہم مسلم ملک ہے۔اس کی سرحدوں کی مجموعی لمبائی 1746 کلومیٹر ہے اور شمال میں سعودی عرب کے ساتھ 1458 کلومیٹر سرحد ملتی ہے، گویا سعودی عرب اور یمن کا تعلّق بھی پاکستان اور افغانستان کی طرح ہے۔اکثر یمنی سعودی عرب میں آباد ہیں' بالکل اسی طرح جیسے افغانستان کے لاکھوں مسلمان پاکستان میں آباد ہیں۔یمن میں اٹھنے والی جہادی تحریک جہاں اپنے جلو میں یہود و نصاریٰ کے لیے پیغام اجل لے کر آئی ہے' اُسی طرح یہ تحریک سعودی عرب میں بھی سرزمین حجاز کو مرتدین اور صلیبیوں کے غلاموں سے بازیاب کروانے کا سبب بھی بنے گی (ان شاء اللہ)۔یمن کے جنوب میں بحیرہ عرب کا وسیع و عریض سمندر مشرق میں سلطنت عمان کے ساتھ اس کی 288 کلو میٹر اور مغرب میں بحیرہ احمر ہے۔یمن کی سرزمین پہاڑوں اور صحراؤں کی سرزمین ہے۔یمنی معاشرہ بھی (افغان معاشرے کی طرح) قبائلی معاشرہ ہے۔یمن کا مشہور شہر ’’صنعاء‘‘ ہے جبکہ اس کی مشہور بندرگاہ ’’عدن‘‘ ہے۔یمن کا کل زمینی رقبہ 527970 مربع کلو میٹر ہے۔حدیث کی اصطلاح میں جس مبارک سرزمین کو جزیرۃ العرب کہا گیا ہے' اُس میں یمن بھی شامل ہے۔1990 سے پہلے یمن دو حصوں میں منقسم تھا، شمالی یمن اور جنوبی یمن۔شمالی یمن میں 1978 سے علی عبداللہ الصالح صدر تھا، 1990 میں دونوں حصوں کا اتحاد ہوا تو علی عبداللہ متحدہ یمن کا صدر بنا۔

یمن شیخ اسامہ بن لادن حفظہ اللہ کا آبائی وطن ہے اور یمن کے مشرقی علاقے سے شیخ اسامہ بن لادن حفظہ اللہ کے آبا واجداد کا تعلّق ہے۔یمن کی بندرگاہ عدن میں اکتوبر 2008 میں یو ایس ایس کول نامی امریکی فوجی بحری جہاز پر مجاہدین نے شہیدی حملہ کر کے اُسے تباہ کر دیا۔اس کارروائی میں 17 امریکی فوجی ہلاک ہو گئے تھے۔17 ستمبر 2008 کو یمن میں مجاہدین نے یمن کے دارالحکومت صنعاء میں امریکی سفارتخانے پر شہیدی حملہ کیا، جس میں سولہ افراد ہلاک ہوئے۔

امریکی اخبار ’’نیویارک ٹائمز‘‘ نے 28 دسمبر 2009 سوموار کو ’’سی آئی اے‘‘ کے سابق اعلیٰ حکام کے حوالے سے لکھا کہ ’’سی آئی اے نے ایک سال قبل بہت سے چوٹی کے خفیہ اہلکاروں کو

جنہیں دہشت گردی کے خلاف کارروائیاں کرنے کا وسیع تجربہ حاصل ہے یمن بھیجا تھا''۔اخبار لکھتا ہے کہ ''اسے چند اعلیٰ فوجی اہلکاروں نے بتایا ہے کہ اسی دوران سپیشل آپریشن کمانڈوز نے خفیہ طور پر یمنی افواج کی دہشت گردی کے خلاف لڑنے کی تربیت بھی شروع کر دی تھی۔اخبار نے لکھا کہ امریکی محکمہ دفاع پینٹا گون اگلے اٹھارہ ماہ میں یمنی افواج کو مسلح کرنے اوران کو تربیت دینے پر سات کروڑ ڈالر خرچ کر رہا ہے''۔امریکہ کی اندرونی سلامتی اور سرکاری امور کی کمیٹی کے چیئر مین اور امریکی ریاست کونٹیکٹ سے آزاد سینیٹر جوزف لائبرمین ،جس نے اگست 2009 میں یمن کا دورہ کیا تھا کا کہنا ہے کہ ''یمن اب لڑائی کا مرکز بن گیا ہے''۔

برطانوی وزیر اعظم گورڈن براؤن کا کہنا ہے کہ یمن میں بڑھتی ہوئی اسلامی انتہا پسندی سے نمٹنے کے لیے اُس نے عالمی اجلاس طلب کیا ہے۔گورڈن براؤن کے دفتر کی جانب سے جاری کردہ بیان کے مطابق 28 جنوری2010 کو منعقد ہونے والے اس اجلاس کو امریکہ اور یورپی یونین کی حمایت حاصل ہے۔طالبان اور القاعدہ پر عاید پابندیوں کی مانیٹرنگ سے متعلّق اقوام متحدہ کی کمیٹی کے سربراہ رچرڈ بارٹ کا کہنا ہے کہ ''اگر القاعدہ کے ارکان اور ہمدرد یمن میں آسانی سے پناہ اور تربیت پا سکتے ہیں تو افغانستان اور پاکستان میں کی جانے والی کارروائی لا حاصل ہے''۔2 جنوری 2010 کو امریکی سینٹرل کمانڈ کے سربراہ ڈیوڈ پیٹریاس نے یمنی صدر علی عبداللہ سے صنعا میں ملاقات کی۔ملاقات کے بعد پیٹریاس نے یمن کے لیے امریکی امداد دوگنا کرنے کا اعلان کیا۔

یمنی صدر علی عبداللہ اور اُس کے درباریوں کا کردار کسی بھی طرح مشرف،کیانی اور زرداری سے مختلف نہیں ہے۔یہود و نصاریٰ کے لشکروں میں شامل ہو کر مجاہدین کے خلاف اپنی تمام تر توانائیاں کھپا دینے والے اور امت سے خیانت کے مرتکب اس گروہ کا کردار پوری دنیا میں ایک سا ہے۔لیکن اپنی تمام تر وفاشعاریوں کے باوجود کفار ان سے راضی ہوئے نہ ہی کبھی ہوں گے،اسی لیے ''گاجر اور چھڑی'' کی روایت کو زندہ رکھتے ہوئے امریکہ نے یمن کی حکومت کو خبردار کیا کہ ''القاعدہ کے مشتبہ ارکان کے خلاف کارروائی میں تساہل یا تاخیر پر اس کی مالی امداد اور سیکورٹی فورسز کی تربیت روک دی جائے گی''۔

سعودی عرب اور یمن کا تعلّق بھی پاکستان اور افغانستان کی طرح ہے۔اکثر یمنی سعودی عرب میں آباد ہیں، بالکل اسی طرح جیسے افغانستان کے لاکھوں مسلمان پاکستان میں آباد ہیں۔یمن میں اٹھنے والی جہادی تحریک جہاں اپنے جلو میں یہود ونصاریٰ کے لیے پیغام اجل لے کر آئی ہے، اُسی طرح یہ تحریک سعودی عرب میں بھی سرزمین حجاز کو مرتدین اور صلیبیوں کے غلاموں سے بازیاب کروانے کا سبب بھی بنے گی (ان شاءاللہ)۔

دسمبر 2009 کو ایک طرف عیسائی دنیا میں کرسمس کے تہوار کو منانے کی تیاری زور وشور سے جاری تھی تو دوسری طرف مجاہدین کی طرف سے ''تُرۡهِبُونَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمۡ '' کے حکم کو لے کر نکلنے اور اللہ کے دشمنوں کو ہیبت زدہ کرنے کی منصوبہ بندی کی جا رہی تھی۔25 دسمبر 2009 کو نصاریٰ کرسمس کے شور وغوغے میں مصروف تھے اور مجاہدؒ عمر فاروق عبدالمطلب نے فراعنۂ وقت کو کرب واضطراب میں مبتلا کر دیا اور یہ حقیقت اُن پر آشکار ہو گئی کہ اُن کے تمام تر حفاظتی حصارُ انتہائی بودے اور اُن کے سیکورٹی انتظامات انتہائی ناقص ہیں اور کیوں نہ ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ یہی ہے کہ ''إِنَّ كَيۡدَ الشَّيۡطَانِ كَانَ ضَعِيفاً''۔

تفصیلات کے مطابق نیدر لینڈ کے دارالحکومت ایمسٹرڈیم سے امریکی شہر ڈیٹرائٹ جانے والی امریکی فضائی کمپنی نارتھ ویسٹ ایئر لائن کی پرواز نمبر253 میں دوران پرواز کریکر سے طیارہ اڑانے کی کوشش پر افراتفری مچ گئی۔وائٹ ہاؤس نے اس واقعہ کو ''دہشت گردی'' قرار دیا ہے۔23 سالہ عمر فاروق المطلب نائیجیرین مجاہد نے دوران پرواز طیارے کو اس وقت دھماکے سے تباہ کرنے کی کوشش کی جب طیارے میں 278 مسافر اور عملے کے 11 ارکان موجود تھے۔پکڑے جاتے وقت نائیجیرین مجاہد کی زبان سے افغانستان کا لفظ ادا ہوتے سنا گیا۔اگرچہ یہ کارروائی اپنے منطقی نتائج نہیں دے سکی لیکن اس نے کفار کی ٹیکنالوجی ،رعب و دبدبے اور جدید سکیننگ آلات کا بھرم کھول کر رکھ دیا اور اُن کے ناقابلِ تسخیر ہونے کے دعوے کی قلعی کھل گئی۔اپنی حفاظت کے انتظامات پر اربوں ڈالر خرچ کرنے والے امریکہ کے پاس تاسف اور افسوس سے اپنے ہاتھ ملنے کے سوا کوئی راستہ نہیں ہے۔گویا مجاہد عمر فاروق نے پوری دنیا کے سامنے ایک بار پھر اس حقیقت کو منکشف کر دیا کہ

یہ عظمتِ باطل دھوکا ہے، یہ سطوتِ کافر کچھ بھی نہیں

اس موقع پر امریکی صدر اوباما کو بھی کہنا پڑا کہ ''کرسمس پر امریکی مسافر طیارے کو دھماکے سے اڑانے کی سازش نظام کی ناکامی تھی جس کے نتیجے میں ایک انتہا پسند بارودی مواد لے کر امریکہ آنے والے جہاز پر سفر کرنے میں کامیاب ہوا۔شدت پسند عبدالمطلب کی جانب سے پرواز کو دھماکے سے اڑانے کی ناکام کوشش،حفاظتی نظام کی ناکامی تھی''۔اُس نے کہا ''انٹیلی جنس اور سیکیورٹی کی ناکامی کسی طور بھی قابل قبول نہیں ہے۔ہمیں اس واقعے سے سبق لینا چاہیے اور اپنے نظام میں خرابیوں کو فوراً درست کرنا چاہیے''۔متذکرہ بالا کارروائی کے بعد صلیبی امریکہ اور اُس کے اتحادی یمن کی جانب متوجہ ہوئے کیونکہ مجاہد عمر فاروق یمن میں موجود مجاہدین کے زیرنگرانی تربیت کے تمام تر مراحل سے گزرے۔

24 جنوری 2010 کو شیخ اسامہ بن لادن حفظہ اللہ نے اپنے نئے پیغام میں مجاہد عمر فاروق عبدالمطلب کی کارروائی کی ذمہ داری قبول کی ہے۔الجزیرہ کو موصول ہونے والی مختصر ریکارڈنگ میں شیخ اسامہ نے اوباما کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ''اگر تم لوگوں تک یہ پیغام لفظوں کے ذریعے پہنچانا ممکن ہوتا تو ہم نے طیاروں کا استعمال نہ کیا ہوتا۔نائیجیرین مجاہد عمر فاروق کی اس کوشش کے ذریعے امریکہ کو پیغام بھیجا گیا،یہ پیغام اُس پیغام کا تسلسل ہے جو گیارہ ستمبر کے ہیروز نے دیا تھا۔یہ کارروائی گیارہ ستمبر کی کارروائیوں کی طرح ایک پیغام ہے اور ان شاءاللہ آنے والے دنوں میں امریکہ کے خلاف مزید حملے کیے جائیں گے،امریکی کبھی خواب میں بھی خود کو محفوظ تصور نہیں کر سکتے جب تک کہ ہم فلسطین میں خود کو محفوظ نہیں سمجھتے ،ہم

تمہاری طرف اسی طرح پیش قدمی کرتے رہیں گے؛ جب تک غزہ کے لوگ مظالم کا شکار ہیں اور جب تک تم اسرائیل کی حمایت ترک نہیں کر دیتے''۔ انہوں نے اپنے پیغام میں کہا کہ ''کفار مسلمانوں کو غلام بنانا چاہتے ہیں جو کسی صورت قبول نہیں، اُن کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے گا''۔

تنظیم القاعدۃ الجہاد، جزیرۃ العرب نے بھی اپنے بیان میں مجاہد عمر فاروق کی کارروائی کی ذمہ داری قبول کی۔ اس بیان میں کہا گیا: ''تمام تعریفیں اس رب کے لیے ہیں جس نے فرمایا: ''اور ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین سارے کا سارا اللہ ہی کے لیے ہو جائے۔'' اور خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت اور سلامتی ہو۔

اللہ کے فضل و کرم سے استشہادی ہیرو برادر عمر فاروق المطلب ہالینڈ کے شہر ایمسٹرڈیم سے امریکی شہر ڈیٹرائٹ جانے والے امریکی ہوائی جہاز پر خصوصی کارروائی میں کامیاب ہوئے۔ یہ واقعہ کرسمس کی چھٹی کے دن 25 دسمبر 2009 بروز جمعہ پیش آیا۔ وہ بہت بہادری سے، موت سے بے خوف ہو کر، اللہ پر اعتماد کرتے ہوئے، بین الاقوامی ہوائی اڈوں میں نصب جدید ترین حفاظتی آلات اور حصار عبور کرنے میں کامیاب ہوئے اور امریکی و عالمی حساس اداروں کی افسانوی حیثیت کو رد کر دیا اور ساتھ ہی ان کی کمزوری کو ظاہر کر کے، ان کو ناک رگڑنے اور حفاظتی ٹیکنالوجی پر بے فائدہ اخراجات پر افسوس کرنے پر مجبور کر دیا۔

نائیجیریا سے تعلّق رکھنے والے نوجوان مجاہد عمر فاروق المطلب کو عقیدۂ توحید اور اسلامی اخوت نے جزیرۃ العرب پر حملہ آور امریکی جارحیت کے خلاف براہ راست ردعمل پر اکسایا اور یہ اللہ کے فضل و کرم سے مجاہدینِ جزیرہ العرب کے ساتھ براہ راست روابط کے ذریعے ممکن ہوا، جب خلیج عدن میں امریکی جنگی بحری بیڑے سے یمنی صوبے بائن کے قبائل پر کروز میزائلوں اور کلسٹر بموں سے ظالمانہ بم باری کی گئی، جس کے نتیجے میں درجنوں مسلم خواتین اور بچوں سمیت پورے کے پورے خاندان شہید ہو گئے اور یہ کارروائیاں یمن، سعودی عرب، امریکہ اور متعدد ہمسایہ ممالک سے کی گئیں۔

مجاہدین کے شعبۂ صنعت نے اللہ کے فضل سے جدید طرز کا آتش گیر مادہ تیار کیا۔ اس کی افادیت کو تجربات کے ذریعے ثابت کیا گیا اور اس کو کامیابی سے حفاظتی جاسوسی آلات سے گزارا گیا۔ فدائی بم بار اللہ کے فضل سے اپنے ہدف تک پہنچنے میں کامیاب ہو گیا لیکن فنی خرابی کے باعث آتش گیر مادہ مکمل طریقے سے پھٹ نہ سکا۔ ہم اپنے رستے پر چلتے رہیں گے، یہاں تک کہ ہم اپنے مقصد کو حاصل کر لیں اور عبادت صرف اللہ ہی کے لیے ہے۔

ہم ہر مسلمان سے جو اپنے عقیدے کے لیے غیرت رکھتا ہے، یہ اپیل کرتے ہیں کہ جزیرۃ العرب سے تمام مشرکین کو نکال دے، صلیبیوں کو قتل کریں، چاہے وہ سفارت خانوں میں کام کرتے ہوں یا اس کے علاوہ، اور نبی اکرم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سرزمین میں صلیبیوں کے خلاف اعلان جنگ کریں، زمین، فضا اور سمندر میں۔

ہم ان تمام فوجیوں سے جو صلیبی افواج اور کٹھ پتلی حکومتوں میں کام کر رہے ہیں؛ اپیل کرتے ہیں کہ وہ اللہ سے توبہ کرتے ہوئے مجاہد حسن نضال کے نقش قدم پر چلتے ہوئے کھڑے ہوں اور ہر دستیاب طریقے سے صلیبیوں کو قتل کر کے زمین پر اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے؛ اللہ کے دین کی مدد کریں۔

ہم امریکی عوام سے یہ کہتے ہیں کہ جب تم ہماری عورتوں اور بچوں کے قتلِ عام میں اپنے حکمرانوں کی مدد کرتے ہو اور ان کی پشت پناہی کرتے ہو تو اس پر خوش ہو جاؤ جو کہ تمہاری طرف آ رہا ہے، ہم تمہاری طرف موت کا پیغام لا رہے ہیں اور ہم نے ایسے جوان تیار کیے ہیں جو موت سے ایسے پیار کرتے ہیں؛ جس طرح تم زندگی سے۔ ہم اللہ کی مدد سے تمہیں وہ مزہ چکھائیں گے جس کا تجربہ تم نے کبھی نہ کیا ہو گا اور جس طرح تم ہمیں قتل کرتے ہو، سو تم بھی قتل کیے جاؤ گے اور آنے والا وقت اس بات کا گواہ رہے گا۔

وہ جو برائی پر مصر ہیں؛ عنقریب جان لیں گے

کہ ان کا مقدر کتنا برا موڑ کاٹنے والا ہے۔

اے اللہ! ہمارے مجاہد بھائی عمر فاروق کو حق پر قائم رکھنا، ان کو اطمینان، صبر اور ثابت قدمی عطا فرمانا۔ اے اللہ! ان کی مشکلات اور پریشانیاں دور فرما۔ اے اللہ ان کو موجودہ صورت حال سے جلد چھٹکارا عطا فرما۔ اے اللہ! مشرق و مغرب کے تمام قیدی مسلمانوں کو راہِ حق ترک کیے بغیر آزادی نصیب فرما، ان کو اپنی رحمت کے ساتھ ثابت قدمی سے قید سے چھٹکارا عطا فرما۔ اے اللہ! اپنے نیک بندوں، مجاہدین کو، جہاں کہیں بھی ہیں؛ فتح نصیب فرما اور باطل اور اہل باطل کو شکست سے دوچار کر۔

تمام تعریفیں اس رب کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا بادشاہ ہے''۔

عمر فاروق عبدالمطلب نے انکشاف کیا ہے کہ امریکہ پر حملہ کرنے کیلئے ان جیسے کئی دیگر بمبار یمن میں تیار ہیں۔ امریکی ٹیلی ویژن اے بی سی نیوز نے عبدالمطلب سے تحقیقات کرنے والی ٹیم میں شامل حکام کے حوالہ سے ذکر کیا کہ عبدالمطلب نے تحقیقات کے دوران ایف بی آئی کو بتایا ہے کہ یمن میں امریکہ پر حملہ کرنے والے ان کی طرح کے کئی بمبار تیار ہیں اور جلد ہی وہ امریکہ پر حملہ کریں گے۔

یمن کے 158 علماء کرام نے فتویٰ دیا کہ ''اگر غیر ملکی فوجیں یمن میں داخل ہوئیں تو ان کے خلاف جہاد کا اعلان کیا جائے گا۔ اگر کوئی جماعت غیر ملکی فوجوں کو یمن آنے کا کہتی ہے تو ہر مسلمان پر اسلام کی رو سے جہاد فرض ہو جائے گا''۔ علماء کرام نے اعلان کیا کہ ''یمنی حکومت کی طرف سے کسی غیر ملکی طاقت کے ساتھ کوئی سیاسی یا فوجی تعاون قبول نہیں کیا جائے گا۔ یمن کی زمینی یا سمندری حدود میں کسی فوجی اڈے کے قیام کی اجازت بھی نہیں دی جائے گی''۔

یمن سے تعلّق رکھنے والے مجاہد علم دین شیخ انور العلوقی؛ اپنی حق گوئی، جہادی منہج پر استقامت اور مجاہدین کے موقف کی تائید کی وجہ سے امریکہ کی نظر میں ''انتہائی مطلوب شخصیت'' بن چکے ہیں۔ اوباما کے کاؤنٹر ٹیرازم ایڈوائزر جان برینان نے سی این این کو بتایا ''انور العلوقی ایک مسئلہ ہے، وہ کوئی مذہبی پیشوا نہیں ہے بلکہ وہ درحقیقت دہشت گردوں کو اکسانے اور عملی کارروائی کرنے کی کوششیں کر رہا ہے، اُس کے بارے میں اوباما انتظامیہ بے حد فکرمند اور متردد ہے''۔ ٹائم میگزین نے اپنی ایک رپورٹ میں لکھا ہے کہ ''انور العلوقی القاعدہ کے امریکہ اور مغربی ممالک میں رہنے والے مسلم نوجوانوں کے گروپوں کو متاثر کر کے ان سے کام لینے کی صلاحیت رکھتا ہے، اس لیے کہ اب وہ کہتا ہے کہ امریکہ کی سرزمین پر حملہ کرنا ہماری سب سے بڑی ترجیح ہونی چاہیے۔ امریکی حکام کہتے ہیں کہ وہ امریکیوں کو قتل کرنے پر مسلم نوجوانوں کو اکسا رہا ہے؛ اس لیے یہ سب سے زیادہ خطرناک شخص ہے''۔

(بقیہ صفحہ 50 پر)

نئی افغان پالیسی: ڈوبتے صلیبیوں کو بچانے کا ناکام حیلہ!

سید عمیر سلیمان

یکم دسمبر کو اوباما نے نئی افغان پالیسی بیان کرتے ہوئے مزید 30 ہزار فوجی افغانستان بھیجنے کا اعلان کیا۔ یہ فوجی سال 2010 کے اندر مختلف اقساط میں افغانستان تعینات کیے جائیں گے۔ بنیادی طور پر یہ اضافی فوجی ملک کے جنوبی اور جنوب مشرقی صوبوں میں تعینات کیے جائیں گے۔ اوباما کے مطابق افغانستان مزید فوج بھیجنے کا مقصد تشدد کے واقعات کو روکنا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اوباما نے افغانستان سے امریکی فوج کے انخلا کا ٹائم فریم دیتے ہوئے کہا کہ جولائی 2011 سے امریکی فوج کا انخلا شروع ہو جائے گا (یہ الگ بات ہے کہ ہالبروک کے مطابق یہ فیصلہ حتمی نہیں ہے)۔ کیونکہ امریکہ افغان جنگ کے اخراجات مزید برداشت نہیں کر سکتا۔ اخراجات کا ذکر کرتے ہوئے اوباما نے کہا کہ ''اخراجات پہلے ہی ایک کھرب ڈالر سے تجاوز کر چکے ہیں، اس لیے ضرورت سے زیادہ ایک لمحہ افغانستان میں نہیں رکیں گے''۔

امریکی حکام کی طرف سے پہلے بھی اس قسم کے بیانات نشر ہو چکے ہیں، جس میں کہا گیا تھا کہ آئندہ 18 ماہ امریکہ اور اتحادیوں کے لیے بہت اہم ہوں گے۔ اوباما کا افغانستان سے انخلا کے وقت کا اعلان کرنا اس حقیقت پر دلالت کرتا ہے کہ امریکہ اب افغانستان سے فرار ہونے کو ہے، تاہم مزید فوج بھیجنے کا مقصد ایک طرف تو اپنی ساکھ بچانے کی کوشش کرنا ہے تو دوسری طرف جنگ کو پاکستان کی قبائلی پٹی کی طرف منتقل کرنے کی تیاری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نئی آنے والی فوج زیادہ تر ملک کے جنوب اور جنوب مشرقی علاقوں میں تعینات کی جائے گی۔ امریکی وزیر دفاع رابرٹ گیٹس کے مطابق یہ تعداد 30 ہزار سے بڑھا کر 33 ہزار بھی کی جا سکتی ہے۔ امریکی اعلان کے بعد برطانیہ نے 500 مزید فوجی بھیجنے کا اعلان کر دیا۔ دوسری جانب صورت حال یہ ہے کہ اوباما نے جن 30 ہزار فوجیوں کو افغانستان بھیجنے کا اعلان کیا تھا' اُن میں سے 80 فیصد نے افغانستان جانے سے انکار کر دیا ہے اور اُن میں سے چار ہزار کو ہیٹی میں زلزلہ کے بعد امدادی کاموں کے لیے بھیج دیا گیا ہے جبکہ یہ خبر بھی گرم ہے کہ ان فوجیوں میں سے اکثر ''دلیر'' کینیڈا میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

> **امریکہ جانتا ہے کہ القاعدہ جو محض تنظیم ہی نہیں بلکہ ایک عالم گیر نظریہ رکھتی ہے، اس سرمایہ دارانہ نظام کو ہی جڑ سے اکھاڑنا چاہتی ہے' جس پر امریکہ سمیت تمام صلیبی دنیا قائم ہے، اس لیے اس وقت جبکہ شکست کے آثار نہایت واضح ہیں، وہ ایسے گروہ کی تلاش میں ہیں جو اس نظام کو مانتا ہو، چاہے امریکہ کے نام سے نفرت ہی کرتا ہو۔**

اوباما نے افغان پالیسی میں بار بار پاکستان کا ذکر کیا اور کہا کہ ''افغانستان کی کوئی بھی پالیسی پاکستان کے حالات کو مدنظر رکھ کر ہی بنائی جا سکتی ہے''۔ ساتھ ہی اُس نے پاکستان میں کارروائی کی دھمکی بھی دی۔ مغربی تہذیب کے دلدادہ اور صلیبی افواج کی ''شان وشوکت'' سے مرعوب امت مسلمہ کے جن ''خیر خواہوں'' نے اوباما سے امیدیں باندھ رکھی تھیں، انہیں اس پالیسی سے کافی مایوسی ہوئی۔ اوباما نے نئی پالیسی بیان کر کے گویا ایسے دانش وروں کو واضح الفاظ میں سمجھا دیا ہے کہ ''ایک صلیبی حکمران کے دل میں مسلمان قوم کے لیے کس قدر ''انسانیت'' اور ''رواداری'' ہو سکتی ہے''۔

اوباما کی نئی افغان پالیسی نہ تو نئی ہے اور نہ ہی مسلم امہ کو اس کے بارے میں کسی خوش فہمی کا شکار ہونے کی ضرورت ہے کہ صلیبی کبھی امت کی بھلائی کے لیے سوچیں گے۔ صلیبی اول و آخر صلیبی ہی ہیں، خواہ وہ بش ہو یا اوباما' اور وہ اپنی پوری قوم سمیت اسلام کے خلاف صلیبی جنگ لڑ رہے ہیں۔ اس میں شکست کا انجام صلیبی دنیا کا عالمی نقشے سے خاتمہ ہے۔ اور وہ اس انجام سے بخوبی واقف ہیں۔ 30 ہزار فوج بھیجنے کا اعلان ہو یا کروڑوں ڈالرز کے بجٹ کا' سبھی دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے مترادف ہے کیونکہ دوسری طرف مذاکرات کے آپشن پر ہی کام ہو رہا ہے۔ پاکستان کا نام اوباما کی تقریر میں 22 مرتبہ آنا کوئی اچنبے کی بات نہیں۔ اس جنگ کے آغاز سے ہی پاکستان کا کردار یہود و نصاریٰ کے لیے بہت اہمیّت کا حامل ہے۔ پاکستان کے فضائی اڈے، بندرگاہ، زمینی راستے، نظامِ حکومت، خفیہ ایجنسیاں، فوج کے تمام ادارے گذشتہ 8 سالوں سے اسلام کے خلاف جاری جنگ میں اسلام کے دشمن استعمال کر رہے ہیں۔ ڈرون حملے بھی پوری شدت سے جاری تھے اور ہیں۔ تعجب تو اُن لوگوں پر ہے جو پاکستانی حدود کی خلاف ورزی پر امریکہ سے احتجاج کی بات کرتے ہیں۔ کیا کبھی غلام بھی آقا کے سامنے سراپا احتجاج ہوئے ہیں؟ بہت سے لوگوں کو خفیہ ہاتھوں کی جانب سے فراہم کردہ عینکوں سے اب پاکستان امریکی جنگ کا میدان نظر آ رہا ہے، جبکہ گذشتہ 8 سالوں میں بہت سا پانی پلوں کے نیچے سے گذر چکا ہے۔

امریکہ کی طرف سے نئی پالیسی کے اعلان کے بعد نیٹو نے بھی مزید پانچ ہزار فوجی افغانستان بھیجنے کا اعلان کر دیا، نیٹو کے سیکرٹری جنرل راسموسن نے نیٹو ممالک پر زور دیا کہ مزید فوج افغانستان بھیجیں' جس کے جواب میں جرمنی اور فرانس نے صاف انکار کر دیا۔ راسموسن نے روس کا بھی دورہ کیا اور مدد کی درخواست کی، جس کے جواب میں روس تیکنیکی اور مالی امداد پر رضا مند ہو گیا (روس پہلے ہی امریکہ کو فضائی راستہ دینے کے معاہدے پر دستخط کر چکا ہے)۔ راسموسن نے بیان دیتے ہوئے کہا کہ ''افغانستان آنا بڑی غلطی تھی، حالات بہت خراب ہو چکے ہیں اور نیٹو کو شکست ہو رہی ہے''۔ نیٹو حکام ہی کی طرف سے یہ خبر بھی آ چکی ہے کہ افغانستان کے 34 میں سے 33 صوبوں میں طالبان کی حکومت ہے اور انہوں نے

وہاں گورنر تعینات کر رکھے ہیں۔ نیٹو نے انہیں ''شیڈو گورنرز'' کا نام دیا ہے۔ یعنی وہ کھلم کھلا کام نہیں کرتے بلکہ خفیہ کام کرتے ہیں۔ تاہم واشنگٹن پوسٹ کے مطابق افغان عوام کرزئی کی کٹھ پتلی انتظامیہ کی نسبت طالبان پر زیادہ اعتماد کرتے ہیں۔ اخبار کے مطابق سرکاری گورنر کی مصروفیت نئی عمارتوں کا افتتاح کرنے تک محدود ہے جبکہ طالبان گورنر سارے صوبے کے معاملات کو ترتیب دیتے ہیں اور امارتِ اسلامیہ کے پیڈ پر حکم صادر کرتے ہیں۔ لوگ اپنے مسائل اور جھگڑے ختم کرنے کے لیے طالبان کی طرف سے قائم کردہ قاضی عدالتوں سے رجوع کرتی ہیں، جو انہیں فوری اور سستا انصاف مہیا کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ طالبان ہر علاقے سے عشر اور ٹیکس بھی وصول کرتے ہیں۔

امریکہ جانے سے پہلے افغانستان کا کنٹرول افغان فوج اور حکومت کے ہاتھ دینا چاہتا ہے۔ اس مقصد کے لیے امریکہ نے افغان فوج کی بھرتی اور تربیت بھی شروع کر دی ہے۔ امریکی منصوبے کے مطابق 3 سالوں میں 1 لاکھ 34 ہزار افراد پر مشتمل افغان آرمی اور 82 ہزار نفوس پر مشتمل پولیس فورس تیار کی جائے گی تا کہ کنٹرول اُن کے ہاتھ میں دے کر فرار کی راہ اختیار کی جائے۔ امریکی فوج کے انخلا کے اس منصوبے کے جواب میں کرزئی نے بیان دیا کہ ''سیکورٹی کی ذمہ داریاں، سنبھالنے کے لیے 15 سے 20 سال درکار ہیں''۔ کرزئی کی حکومت ویسے ہی کابل تک محدود ہے، پورا ملک سنبھالنا تو دور کی بات' وہ کابل کے اندرونی مسائل حل نہیں کر پا رہا۔ کرزئی حکومت پر کرپشن اور بدعنوانی کے سنگین الزامات لگائے جا رہے ہیں اور وہ اُن کا جواب دینے سے قاصر ہے۔ کرزئی پر اتحادی افواج کی طرف سے لگائے جانے والے الزامات اور امریکی حکام کے رویوں سے یوں محسوس ہوتا ہے کہ کرزئی سے جتنا کام امریکہ نے لینا تھا' وہ لیا جا چکا ہے۔ جیسا کہ امریکی وزیر دفاع رابرٹ گیٹس نے کرزئی کو تنبیہ کرتے ہوئے کہا کہ ''کرزئی کرپشن کے خاتمے اور بہتر گورنس کے لیے فوری اقدامات کرے، ورنہ اُس کی جگہ کوئی اور تلاش کیا جائے گا''۔

امریکہ افغانستان سے رخصت ہونے سے پہلے اپنا متبادل تلاش کرنے میں بھی سرگرم ہے۔ اسی مقصد کے لیے متعدد بار معتدل طالبان سے مفاہمت کی پیش کش بھی کی جا چکی ہے۔ امریکی حکام کا کہنا ہے کہ اگر طالبان القاعدہ سے علیحدگی اختیار کر لیں تو ان سے مذاکرات کیے جا سکتے ہیں، اس مقصد کے لیے اُنہوں نے سابق طالبان وزیر ملا متوکل کو بھی استعمال کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہے۔

امریکہ جانتا ہے کہ القاعدہ جو محض تنظیم ہی نہیں بلکہ ایک عالم گیر نظریہ رکھتی ہے، اس سرمایہ دارانہ نظام کو ہی جڑ سے اکھاڑنا چاہتی ہے' جس پر امریکہ سمیت تمام صلیبی دنیا قائم ہے، اس لیے اس وقت جبکہ شکست کے آثار نہایت واضح ہیں، وہ ایسے گروہ کی تلاش میں ہیں جو اس نظام کو

> **افغانستان میں امریکی شکست کا مطلب صرف امریکی فوج کا افغانستان سے چلے جانا ہی نہیں ہے بلکہ اس سے پورا عالمی صلیبی نظام خطرے میں پڑ جائے گا۔ افغانستان کی جنگ دو ملکوں کے درمیان یا دو قوموں کے درمیان جنگ نہیں بلکہ یہ اسلام اور کفر کے درمیان معرکہ ہے اور یہاں کفر کی شکست کا مطلب ساری دنیا سے اُس کے تسلط کا خاتمہ ہے۔**

مانتا ہو، چاہے امریکہ کے نام سے نفرت ہی کرتا ہو۔ یعنی کفر کو کوئی ایسا گروہ، تنظیم یا فرد برداشت نہیں جو سرمایہ دارانہ نظام کی بجائے، شریعت کی بات کرے۔ امریکہ کو ایسے افراد درکار ہیں جو شریعت کو اس نظام کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کریں۔ کفریہ طاقتوں کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ جہاں فتح حاصل نہ ہو سکے' وہاں جہاد کے ثمرات زایل کر دیے جائیں۔ یعنی اقتدار کسی ایسے گروہ کو منتقل کیا جائے جو نام تو اسلام کا لیتا ہو لیکن شریعت کے نفاذ کی بجائے جمہوریت کو اسلامی جامہ پہنائے۔

امریکہ کی طرف سے نئی پالیسی کے اعلان کے بعد مجاہدین نے بھی اپنی کارروائیوں کا سلسلہ تیز کر دیا ہے۔ مجاہدین اللہ کی مدد و نصرت سے سخت سردی کے موسم میں بھی سرگرمِ عمل ہیں اور موسم سرما میں بھی اتحادی افواج کو سکھ کا سانس نہیں لینے دیا گیا۔ ماہ دسمبر میں مجاہدین نے ایک اور ڈرون طیارہ مار گرایا، یہ ڈرون طیارہ صوبہ پکتیکا میں مار گرایا گیا۔ اس طیارے کے بارے میں بھی امریکیوں نے یہ باور کرایا کہ اس کی تباہی کی وجہ فنی خرابی تھی۔ یاد رہے کہ اکتوبر میں بھی مجاہدین نے افغانستان میں 2 ڈرون طیارے مار گرائے تھے، ان میں سے بھی ایک کے بارے میں امریکیوں نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ فنی خرابی کی وجہ سے گر کر تباہ ہوا۔

30 دسمبر 2009ء مبارک دن تھا، جب امریکی خفیہ ایجنسی سی آئی اے کی جدید ٹیکنالوجی اور انتہائی مضبوط جاسوسی نیٹ ورک کے تمام دعوے دھرے کے دھرے رہ گئے اور فدائی مجاہد ابو دجانہؒ نے خوست میں قائم سی آئی اے کے اڈے پر شہیدی حملہ کر کے سی آئی اے کے 8 سنیئر افسران سمیت 20 امریکیوں کو جہنّم کا راستہ دکھایا۔ خوست میں قائم سی آئی اے کا یہ خفیہ اڈہ نا صرف نئے جاسوسوں کی بھرتی اور ڈی بریفنگ کرتا تھا بلکہ یہ سی آئی اے کا کوآپریٹو سٹیشن بھی تھا۔ اس کے علاوہ پاکستان میں ڈرون طیاروں کی تمام کارروائیاں بھی اسی اڈے سے ترتیب پاتی تھیں۔ ابو دجانہ خراسانیؒ کا اصل نام ہمام الخلیل ابوملال البلاوی تھا، آپ اردن کے رہنے والے تھے اور پیشے کے لحاظ سے ڈاکٹر تھے۔ آپ امریکہ سے نفرت کرتے تھے اور افغانستان میں جہاد کرنا چاہتے تھے، انہی نظریات کی وجہ سے اردنی انٹیلی جنس جی آئی ڈی نے آپ کو گرفتار کر لیا اور القاعدہ کے خلاف جاسوسی کرنے پر مامور کیا۔ پہلے آپ انکار کرتے رہے پھر آپ نے اردنی انٹیلی جنس جی آئی ڈی اور سی آئی اے کا حربہ اِنہی کے خلاف استعمال کرنے کا منصوبہ بنایا اور القاعدہ کی جاسوسی کرنے کی حامی بھر لی۔ اردنی انٹیلی جنس نے آپ کا تعارف افغانستان میں سی آئی اے کے خوست میں واقع اڈے میں کرایا۔ پہلے آپ نے سی آئی اے افسران کا اعتماد حاصل کیا، اس کام میں آپ کو 6 ماہ لگے، جب آپ اُن کا اعتماد حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے تو آپ نے ان پر کاری ضرب لگانے کا فیصلہ کیا۔ 30 دسمبر کو آپ سی آئی اے کے اڈے میں سینئر افسران سے جم میں ملے، بغیر تلاشی کے داخل ہونے کا پرمٹ آپ پہلے ہی بنوا چکے

تھے۔ جب تمام سینئر افسران اکٹھے ہوگئے تو آپ نے اُن کے درمیان جا کر خود کو دھماکے سے اڑا دیا، جس کے نتیجے میں سی آئی اے کی سٹیشن چیف اور دیگر 8 سینئر افسران سمیت 20 امریکی ہلاک ہو گئے۔ اردن کے شاہی خاندان سے تعلّق رکھنے والا اردنی انٹیلی جنس کا افسر شریف علی بن زید، جس نے آپ کو جاسوسی پر مجبُور کیا تھا بھی اس حملے میں مارا گیا۔

سی آئی اے پر مہلک ترین حملہ کرنے والے فدائی مجاہد کی امیر حکیم اللہ محسود کے ساتھ ویڈیو طالبان کو CIA اور را کے ایجنٹ کہنے والوں کے منہ پر طمانچہ ہے۔ اس ویڈیو نے "اچھے طالبان/برے طالبان" اور "حقیقی طالبان/ایجنٹ طالبان" کا پروپیگنڈا کر کے عوام میں پاکستانی مجاہدین کے بارے میں ابہام پھیلانے والوں کے منہ بند کر دیے۔ پاکستانی حکومت اور اُس کے تنخواہ دار "غیر سرکاری ملازم" سب کچھ جانتے بوجھتے عوام کے ذہنوں میں یہ بات بٹھانا چاہتے ہیں کہ لفظ "جہاد" افغانستان کی پاکستان سے ملحقہ سرحد پر آ کر ختم ہو جاتا ہے۔ یعنی افغانستان میں کفر کے خلاف مسلح جدوجہد تو جہاد ہے لیکن پاکستان میں مسلح جدوجہد، دہشت گردی اور ریاست کے اندر ریاست قائم کرنے کے مترادف ہے اور یہ عالمی خفیہ ایجنسیوں کی سازش ہے۔ اب جب کہ ابودجانہؒ کی ویڈیو سامنے آگئی ہے، پاکستانی طالبان پر سی آئی اے کا لیبل لگانے والوں کو کوئی اور بہانہ تلاش کرنا پڑے گا۔

8 سال سے جاری اس صلیبی جنگ میں فرنٹ لائن اتحادی کا کردار ادا کرنے اور پاکستان کے اندر ہزاروں مسلمانوں کا قتلِ عام کرنے کے باوجود امریکہ، پاکستان سے خوش نہیں اور اُسے اتنا بھی برداشت نہیں کہ پاکستانی حکومت اپنی عوام کو بے وقوف بنانے کے لیے ہی افغان طالبان کو اچھا کہہ دے، امریکی وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن نے پاکستانی حکومت کو تنبیہ کی کہ "پاکستانی حکومت، طالبان کو اچھے برے میں تقسیم نہ کرے"۔ اسی طرح جان مکین نے کہا کہ "افغانستان اور پاکستان میں دہشت گردوں میں کوئی فرق نہیں"۔ اگر کوئی سچے دل سے جاننے کی کوشش کرے تو حقیقت واضح ہے لیکن اُس شخص سے کیا گلہ جو میڈیا کو ہی سچّائی کا منبع اور حقیقی خبروں کا واحد ذریعہ سمجھتا ہو اور دین سے بڑھ کر وطن پر ایمان لایا ہو۔ رہی بات مجاہدین کی تو انہیں اس قسم کے پروپیگنڈے سے قطعاً کوئی فرق نہیں پڑتا۔ قرآن وحدیث میں مجاہدین کی صفات میں سے ایک صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ ہے "وہ ملامت کرنے والوں کی ملامت سے نہیں ڈریں گے"۔

صلیبی دنیا ابھی خوست حملے کے زخم ہی چاٹ رہی تھی کہ اٹھارہ جنوری کو مجاہدین نے کابل پر حملہ کر دیا۔ اس حملے میں 20 فدائی مجاہدین نے حصّہ لیا، حملہ عین اُس وقت کیا گیا جب کابینہ کی حلف برداری کی تقریب ہو رہی تھی۔ مجاہدین نے بیک وقت وزارت دفاع، وزارت صحت، سرینا ہوٹل اور وزارت تعلیم کی عمارتوں پر حملہ کیا۔ فدائی مجاہدین فائرنگ کرتے ہوئے عمارتوں میں گھس گئے اور عمارتوں پر قبضہ کر لیا، عمارتوں سے مجاہدین کا قبضہ چھڑانے کے لیے اتحادی و افغان فوج نے آپریشن کیا۔ کئی گھنٹوں کی جھڑپ کے بعد فدائی مجاہدین نے اپنے آپ کو دھماکے سے اڑا دیا۔ اس حملے میں 40 اعلیٰ سرکاری افسران ہلاک ہوئے۔

نیٹو حکام ہی کی طرف سے یہ خبر بھی آچکی ہے کہ افغانستان کے 34 میں سے 33 صوبوں میں طالبان کی حکومت ہے اور انہوں نے وہاں گورنر تعینات کر رکھے ہیں۔ نیٹو نے انہیں "شیڈو گورنرز" کا نام دیا ہے۔ یعنی وہ کھلم کھلا کام نہیں کرتے بلکہ خفیہ کام کرتے ہیں۔

افغانستان میں شدید جانی و مالی نقصان اٹھانے کے بعد اور افغانستان کی موجودہ صورت حال کو دیکھتے ہوئے، آئمۃ الکفر کے بیانات میں اب وہ دم خم نہیں رہا، جو چند سال پہلے پایا جاتا تھا۔ وہ کرزئی جو چند سال پہلے کہتا تھا کہ "طالبان سے کسی صورت میں مذاکرات نہیں ہوسکتے"۔ اب اُسے کہنا پڑتا ہے کہ "اگر امریکہ اور اتحادی حمایت کریں تو ملا عمر سے مذاکرات کرنے کو تیار ہوں"۔ امریکی و نیٹو حکام کی طرف سے اعترافِ شکست کے بیانات بھی آ چکے ہیں۔ حال ہی میں امریکی انٹیلی جنس آفیسر مائیکل فلن نے کہا کہ "دنیا کی طاقت ور فوجیں، معمولی اور کمزور دشمن سے شکست کھا گئیں"۔

افغانستان میں امریکی شکست کا مطلب صرف امریکی فوج کا افغانستان سے چلے جانا ہی نہیں ہے بلکہ اس سے پورا عالمی صلیبی نظام خطرے میں پڑ جائے گا۔ افغانستان کی جنگ دو ملکوں کے درمیان یا دو قوموں کے درمیان جنگ نہیں بلکہ یہ اسلام اور کفر کے درمیان معرکہ ہے اور یہاں کفر کی شکست کا مطلب ساری دنیا سے اُس کے تسلط کا خاتمہ ہے۔ یہ بات امریکہ اور اُس کے اتحادی بخوبی جانتے ہیں۔ امریکی وزیر دفاع نے بھی اس کی نشان دہی کرتے ہوئے کہا کہ "افغانستان میں ناکامی جنوبی ایشیا پر طالبان کے قبضے کے مترادف ہوگی"۔ امریکہ نے ایمان کی جس چنگاری کو بجھانے کے لیے افغانستان پر حملہ کیا تھا وہ ایک شعلے کا روپ دھار چکی ہے اور اُس کی حدت پاکستان، عراق، صومالیہ، الجزائر، یمن میں بالخصوص اور ساری دنیا میں بالعموم محسوس کی جاسکتی ہے۔

قصہ مختصر افغانستان میں امریکہ کے دن گنے جا چکے ہیں اور امریکی فوج کا سربراہ مائیکل مولن یہ کہنے پر مجبُور ہو گیا کہ "اپنے چالیس سالہ کیریئر میں ایسے حالات نہیں دیکھے"۔ امریکی حکام جو صحیح اعداد و شمار بتانے میں ہمیشہ خائن رہے ہیں، اُن کی طرف سے ایک بیان قابل ذکر ہے۔ امریکہ کی معروف ملٹری اکیڈمی ویسٹ پوائنٹ کے پروفیسر جنرل (ر) میکفرے نے کہا کہ "امریکی قوم ہر ماہ تین سو سے پانچ سو فوجیوں کی لاشیں وصول کرنے کے لیے تیار رہے"۔ امریکی عوام کو بتائی جانے والی تعداد اگر ہر ماہ 500 فوجی ہیں تو حقیقی تعداد کیا ہوگی؟ اس کا اندازہ لگانا ایک عقل مند انسان کے لیے مشکل نہیں!!!

☆☆☆☆☆☆

ڈاکٹر ھمام الخلیلؒ (ڈاکٹر ابودجانہؒ) کے فدائی حملے کے کثیر الجہت فوائد

محمد لوط خراسانی

فوج کی خفیہ ایجنسی آئی ایس آئی کی زبان بولنے (بلکہ پالیسی سٹیٹمنٹ دینے) والے دو ریٹائرڈ جرنیل حمید گل اور مرزا اسلم بیگ اب نئی کیا ہانکیں گے؟ ان کی ''مصدقہ معلومات'' (بلکہ ہدایات کا لفظ زیادہ بہتر تعبیر ہے) پر پورا علم الکلام وضع کر لینے والا میڈیا، درباری و سرکاری اصحابِ جبہ و دستار، بشمول جمہوری سیاسی جماعتوں، منکرِ جہاد سکالرز اور پروفیسرز بھی یقیناً اب بغلیں جھانک رہے ہوں گے کہ انہوں نے جو مقدمات قائم کیے تھے اُن کے تو بخیے ہی ادھڑ گئے ہیں۔

30 دسمبر 2009 کو CIA کی بازی انہی پر الٹ کر ڈاکٹر ابودجانہؒ نے جو کارنامہ سرانجام دیا ہے، اس سے عسکری سطح پر امریکہ کا جو نقصان ہوا اور عالمی سطح پر اس کو جو ہزیمت اٹھانا پڑی ہے وہ اپنی جگہ لیکن فکری محاذ پر صلیبی جنگ کے پاکستانی محاذ کو حتی المقدور جواز فراہم کرنے والے بلاد اسلامیہ کے علمائے سوء اور میڈیا جس شکست سے دوچار ہوا ہے اور کذب وافترا پر مبنی انہوں نے مجاہدین کے خلاف جو تانے بانے بنے تھے وہ جیسے خس وخاشاک کی طرح بہے ہیں اس کا درست اندازہ تو آنے والے وقت میں ہی ہوگا۔ ذیل میں ہم چند ایک نکات میں اس کا مختصر سا جائزہ لیں گے لیکن اس سے پہلے کفار کے ان دانستہ اور ''نادانستہ'' مددگاروں کے کچھ مقدمات ترتیب وار پڑھ لیجیے۔

میڈیا اور علمائے سوء کے مقدمات:

- القاعدہ سی آئی اے (CIA) کی ایجنٹ ہے اور نوگیارہ (9/11) کا حملہ CIA کے کہنے پر کیا گیا۔
- اس حملے کا مقصد افغانستان پر امریکی حملے کو جواز فراہم کرنا اور طالبان کی اسلامی حکومت کو ختم کروانا تھا۔
- افغان طالبان ٹھیک ہیں اور وہ واقعی جہاد کر رہے ہیں۔
- پاکستانی طالبان 'امریکہ، اسرائیل اور بھارت کی خفیہ ایجنسیوں کے تیار کردہ ہیں اور ان کے منصوبوں کو عملی جامہ پہنا کر فساد اور دہشت گردی کر رہے ہیں۔ (یاد رہے بازاروں اور عوامی مقامات پر ہونے والے حملے ISI اور بلیک واٹر طالبان کو بدنام کروانے کے لیے کر رہی ہیں۔ مجاہدین صرف سیکورٹی فورسز کو ہدف بناتے ہیں)
- امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد پاکستانی طالبان کو اچھا نہیں سمجھتے اور پاکستانی فوج کے خلاف ان کی کارروائیوں کو حرام قرار دیتے ہیں۔
- امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد کا نمائندہ پاکستانی طالبان کے پاس آیا تھا اور یہ پیغام دیا کہ اگر لڑنے کا زیادہ شوق ہے تو افغانستان آ کر لڑو۔
- القاعدہ اور طالبان میں اب کوئی اتحاد اور تعلّق نہیں ہے اور نہ کام کرنے میں تعاون ہے۔
- بیت اللہ محسود کو غلط اطلاع دے کر ISI نے امریکی ڈرون سے ہلاک کروا دیا جبکہ امریکہ ابھی اس سے مزید کام لینا چاہتا تھا۔ وغیرہ وغیرہ

درج بالا مقدمات کے جوابات:

حقیقی بات تو وہی ہے کہ ''سونار کی، ایک لوہار کی'' لیکن آئندہ بحث میں ہم کچھ باتیں عرض کریں گے۔

☆ اصل مسئلہ استنادی حیثیتوں اور اعتباری حقیقتوں کا ہوا کرتا ہے کیونکہ معاشرتی سطح پر اچھی خاصی قد آور شخصیات بعض عوامل کی بنا پر اپنا اعتماد کھو بیٹھتی ہیں اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ محض قیاس آرائیوں کی وجہ سے معتبر شخصیات اور حوالوں کو اہمیّت نہیں دی جاتی۔ بسا اوقات مفروضوں کو حقائق قرار دے کر عقیدے کے تقاضوں سے روگردانی کی جاتی ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ عام زندگی میں بھی اگر ایک اچھا انسان ایک برے آدمی کے ساتھ گہرا اور مضبوط تعلّق رکھے اور اس برے شخص کی برائی پر اصرار اس اچھے شخص کے تعلّق اور مدد وتعاون کے رشتے پر اثر نہ ڈالے تو اس کی اچھائی اور شرافت معاشرے میں مشکوک ہو جاتی ہے۔ لہٰذا اگر یہی معاملہ دینی اور شرعی حوالوں کے حامل معاملات میں ہو کہ ایک جہادی (افغان طالب) ایک فسادی اور دہشت گرد (پاکستانی طالب) کے ساتھ اس کے فساد اور دہشت گردی پر نہ صرف اصرار بلکہ روز افزوں اضافے کے باوجود محبت، تعاون، ایثار اور قربانی کا تعلّق قائم ودائم رکھے تو اس جہادی (افغان طالب) کی اچھائی اور شرعی جدوجہد بھی محلِ نظر ہونی چاہیے۔ اس سب کچھ کے ہوتے ہوئے اس کے جہاد کو بھی فساد اور دہشت گردی سے علیحدہ کرنے کے لیے مضبوط شرعی دلائل ہونے چاہئیں۔ سردست ہم اس بحث کو چھوڑ دیتے ہیں کہ معلوم ہونے کی تعریف کیا ہے اور مجہول ہونے کا کیا مفہوم ہے؟ کس کی جدوجہد معلوم ہے اور کس کی مجہول............؟

> ''ہم اپنے امیر بیت اللہ محسودؒ کو نہیں بھول سکتے، ہم اپنی بہن عافیہ صدیقی کو بھی نہیں بھولے ہیں۔ ان کا بدلہ لینے کے لیے میں یہ حملہ کر رہا ہوں''۔ (ڈاکٹر ابودجانہ شہیدؒ)

☆ ایک لمحے کے لیے فرض کر لیتے ہیں اور تمہاری (ISI، میڈیا اور درباری مولویوں کی) بات مان لیتے ہیں کہ بیت اللہ محسودؒ اور ان کے جان نشین امریکی ایجنٹ ہیں تو پھر کم از کم اخلاقی جرات (جو کہ ناپید ہے) کا تو پورا مظاہرہ کرو، غیرت کا معاملہ تو زیر بحث لاؤ اس بے غیرت حکومت اور فوج کی بے غیرتی پر توبات کرو۔ ان سے سوال کرو کہ اگر یہ پاکستانی طالبان امریکہ کے ایجنٹ ہیں اور امریکہ ان سے کام لے کر پاکستان میں دہشت گردی کروا رہا ہے اور ملکی سلامتی خطرے میں ڈال رہا ہے تو

پھرتم (فوج)اس کے صف اول(Front Line) کے اتحادی کیوں ہو؟یعنی فوج بھی اس کی اتحادی (غلام) اور طالبان بھی اس کے ایجنٹ'تو پھر کون دوست اور کون دشمن، کون ملک کا محافظ اور کون تخریب کار؟ انہی صف بندیوں کو گنتے جاؤ اور درجہ بدرجہ میڈیا، اہل فکر و دانش، قلم کاروں اور علمائے سوء کو لے آؤ پھر ان سب اتحادیوں کی غیرت پر بات کرو۔لہٰذا سوچو کہ اس فوج کی غیرت کا جنازہ کیوں نکل گیا ہے کہ وہ اس صلیبی اتحاد سے اپنا دامن نہیں چھڑا سکتی جو اس کے گھر کو اسی کے ہاتھوں آگ لگوا رہے ہیں۔

☆ ڈاکٹر ابودجانہؒ کے اس فدائی حملے کی ذمہ داری سب سے پہلے افغان طالبان کے مرکزی ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے قبول کی کہ انہوں نے CIA کے اڈے پر حملہ کیا ہے۔اس سے اگلا بیان جو ذرائع ابلاغ کو موصول ہوا وہ تحریک طالبان پاکستان کے امیر حکیم اللہ محسود کے ذاتی ترجمان اور فدائی حملہ آوروں کے امیر قاری حسین محسود کا تھا کہ ہم نے CIA کے بھیجے ہوئے ایک ایجنٹ کے ذریعے امیر بیت اللہ محسودؒ کا بدلہ لینے کے لیے یہ حملہ کیا ہے اور عنقریب ویڈیو بھی جاری کریں گے۔ایک دن بعد القاعدہ کے خراسان میں امیر مصطفیٰ ابوالیزید کا بیان تھا کہ ہم نے ایک اردنی مجاہد کے ذریعے CIA پر حملہ کیا ہے۔ازاں بعد تحریک طالبان پاکستان نے فدائی مجاہد کی ویڈیو جاری کردی،جس میں ان کے پہلو میں امیر حکیم اللہ محسود بیٹھے ہیں۔یہاں پر ان دونوں حضرات کے پیچھے دیوار پر جو جھنڈا نظر آرہا ہے وہ بھی سبھی لوگ جانتے ہیں کہ کس کا ہے۔ویڈیو میں فدائی مجاہد حملے کی وجہ بتلاتے ہیں''ہم اپنے امیر بیت اللہ محسودؒ کو نہیں بھول سکتے،ہم اپنی بہن عافیہ صدیقی کو بھی نہیں بھولے ہیں۔ان کا بدلہ لینے کے لیے میں یہ حملہ کررہا ہوں''۔

☆ اس ویڈیو کے بعد اب وہ لوگ جواب دیں جو افغان طالبان اور پاکستانی طالبان کے درمیان شرعی اور غیر شرعی ،اہل حق اور ایجنٹ، مجاہد اور دہشت گرد، جہادی اور فسادی ہونے کی تفریق کیا کرتے تھے۔لیکن یہ لوگ اب بھی یقیناً کوئی نیا بہانہ اپنی نفس پرستی کے لیے ڈھونڈ نکالیں گے کہ قتال اور حق گوئی سے بچنے کا کوئی''راستہ'' نکل آئے۔کیونکہ دجال کے آنے پر بھی لوگ سب کچھ جان کر بھی اس کی طرف کھنچے چلے جائیں گے۔

اگر یہ پاکستانی طالبان امریکہ کے ایجنٹ ہیں اور امریکہ ان سے کام لے کر پاکستان میں دہشت گردی کروا رہا ہے اور ملکی سالمیت خطرے میں ڈال رہا ہے تو پھر تم (فوج) اس کے صف اول (Front Line) کے اتحادی کیوں ہو؟ یعنی فوج بھی اس کی اتحادی (غلام) اور طالبان بھی اس کے ایجنٹ؟

O چند روز قبل بی بی سی نے مجاہدین کو مخاطب کرکے اُسی بات کو دہرایا تھا کہ''تمہارے 18 سال سے کم عمر بچوں کو ہی جنت کا شوق کیوں ہے۔اس سے بڑی عمر کے لوگ کیوں یہ شوق نہیں رکھتے،کیا وہ ابھی مزید اس زندگی کے مزے لینا چاہتے ہیں'' یہ شیطانی میڈیا اپنی بازاری وقعت(Market Value) کو قائم رکھنے کے لیے کبھی کبھار درست خبریں بھی شائع کردیتا ہے لیکن اس کا اصل مقصد شیطان کی خدمت ہی ہے۔ذہنی تطہیر(Brain Washing) کے اعتراض کے جوابات دیے جاسکتے ہیں لیکن فی الحال ہم موضوع سے ہٹنا نہیں چاہتے۔

☆ لہٰذا ہم بی بی سی کو مخاطب کرکے یہی کہیں گے کہ تم کو انجینئر محمد عطاؒ اور ان کی معیت میں نوگیارہ(9/11) کو شہیدی حملے کرنے والے انیس(19) ایسے نوجوان 'جن کے سامنے دنیا اپنی تمام تر رنگینیوں کے ساتھ سج سنور کر آچکی تھی،''یقیناً'' بھول چکے ہوں گے۔تمہیں القاعدہ کی قیادت سے تعلق رکھنے والے شیخ شاکر اللہ شہیدؒ کا فدائی حملہ بھی یاد نہی ہوگا،تمہارے ذہن سے انجینئر اشرف عابد شہیدؒ بھی محو ہو چکے ہوں گے اور ان کے علاوہ کتنے ہی اور ابطال جن کے نام دنیا نہیں جانتی......

☆ لیکن اب سرجیکل سپیشلسٹ ڈاکٹر ابودجانہ شہیدؒ نے جب اچھے خاصے مال دار کیریئر کو لات مار کر اور CIA کے کروڑوں ڈالر کو ٹھکرا کر فدائی حملہ کیا ہے تو پھر سے ان قصوں کو یاد کرادیا ہے۔مگر تم اب بھی عامۃ المسلمین کو الفاظ اور شبہات کے گھن چکر میں پھانسنے کی پوری تگ و دو کرو گے۔

اس حملے کے بعد اپنے اس دعوٰی (کہ القاعدہ اور طالبان کا تعلق ختم ہو چکا ہے) کی دلیل تو دے دو۔ذرا یہ بھی بتلاؤ کہ تعلق ختم ہونے سے کیا مراد ہوتا ہے؟

O تم لوگوں کے دلوں میں شکوک وشبہات ڈالنے کے لیے یہ بھی تو کہتے ہو کہ ان پاکستانی طالبان اور القاعدہ کی سرگرمیوں کی وجہ سے پاکستان سے افغانستان میں امریکہ اور نیٹو مخالف جنگ کا ایندھن(fuel) کم بلکہ ختم ہو چکا ہے۔

☆ ہم ڈاکٹر ابودجانہؒ کی اس ویڈیو کے بعد ایک بار پھر تم سے استفسار کرتے ہیں کہ اپنے اس مفروضے اور قیاس آرائی کا کوئی ثبوت تو مرحمت فرمادو!!!

O تم (ISI+میڈیا+سیاسی جماعتیں+درباری وسرکاری علما) عامۃ المسلمین کے اذہان کو مسموم کرنے کے لیے اب یقیناً یہ ہانکو گے کہ یہ حملہ اور اس ویڈیو میں پاکستانی بارڈر سے باہر کسی ہدف کو نشانہ بنانے کا تذکرہ' پاکستان پر امریکی حملے کا جواز فراہم کرنے کے لیے کیا گیا ہے۔

☆ ہم تم سے تمہاری اُس ایک آنکھ کا تذکرہ نہیں کریں گے' جو حکومت اور فوج کے جرائم اور ان کی وضع کردہ پالیسیوں کی بنا پر پاکستان کے کئی شہروں میں امریکی فوجیوں اور بلیک واٹر کی موجودگی کو برضا و رغبت نہیں دیکھنا چاہتی۔جسے گذشتہ آٹھ سال سے مسلمانوں کے اس خطے پاکستان پر اپنے اڈے بنا کر قابض ہتھیار بند حربی کافر نظر نہیں آتا۔بس ہم تم سے ایک بار پھر استنادی حیثیتوں اور اعتباری حقیقتوں کا پوچھیں گے!تمہارے ان بے ڈھنگے معیارات کی بنیاد بننے والے اصول وقواعد کا مطالبہ کریں گے!!!ہم تم سے یہی کہیں گے کہ جنگ لڑنی ہے،کفر کی دانستہ یا نادانستہ مدد کرنی ہے تو بالکل کھلے عام ،تمام حجاب اتار کر،صف بندی کرکے آؤ!عامۃ المسلمین کو دھوکے میں مبتلا مت کرو،آستین میں بیٹھ کر ڈنک مت مارو،اگر تم سچے ہو اور اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہو تو تذبذب سے نکل آؤ،منافقت کا لبادہ اتار دو!!!

چنانچہ اب عامۃ المسلمین کو یہ بات سمجھ جانی چاہیے کہ القاعدہ نے امیر المومنین ملا محمد عمر نصرہ اللہ کی بیعت کی ہے اور پاکستانی طالبان بھی اللہ کے اس ولی کو اپنا امیر مانتے ہیں۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ اے اللہ ہمیں حق کو حق دکھا اور اس پر چلنے کی توفیق عطا فرما اور باطل کو باطل دکھا اور اس سے بچنے کی توفیق عطا فرما۔آمین

☆☆☆☆☆

اسامہ اور کی القاعدہ قیادت کی زندگی! ''اتحادیوں کی بدنیتی''............

محمد لوط خراسانی

اگر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی حقانیت پر تمام لوگ ایمان نہیں لائے تو بے چارے مجاہدین کی کیا حیثیت ہے کہ کراہت نفس کے داعیے کے زیر اثر معترضین کو تمام جوابات دے سکیں لیکن سنت کی پیروی میں تبیین حق کا فریضہ تو بہر حال ادا کرنا ہے۔ ذیلی سطور میں صف دشمناں کے سامنے سینہ سپر ابطال کی قیادت پر ''صف دوستاں'' کی طرف سے جو مختلف النوع اعتراضات کیے جاتے ہیں، ان میں سے ایک کا جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے۔

اللہ کی خاطر قربانی دینے کے جذبے سے عاری لوگ کیا جانیں کہ اللہ کی مدد و نصرت کیا ہوتی ہے؟ فرشتوں کے وجود سے انکاری اور تاج برطانیہ کے خلاف لڑنے والوں کو فسادی قرار دینے والے شخص (سرسید) کی فکری اور نظریاتی اولاد کو کیا معلوم کہ جب حق و باطل کا معرکہ برپا ہو جائے تو اپنے بندوں کی حمایت اور مدد کے لیے اللہ کی طرف سے فرشتے گردوں سے قطار اندر قطار کیسے اترتے ہیں۔ یہ سب تو ان کے لیے ہے جو عشق و محبت کا صرف دعویٰ نہیں کرتے بلکہ دلیل بھی دیتے ہیں (الحدیث) اور عشق و مستی میں اپنی عزیز ترین متاع بھی لٹا دیتے ہیں۔

عظمتِ باطل سے مرعوب مغرب پسند لبرل طبقہ اور اپنی مذہبی دکان داری کی بساط لپٹ جانے کے خوف میں مبتلا حواس باختہ لوگوں میں سے کوئی ایجنٹ ہونے کی بازاری گالی دیتا ہے تو کوئی پیرایہ بدل کر اس کو اتحادیوں کی بدنیتی قرار دیتا ہے۔ کسی کی درازیٔ زباں کا عالم یہ ہے کہ ''اگر وہ سچا ہے تو اب تک گرفتار یا شہید کیوں نہیں ہوا؟''

الفاظ کے چناؤ اور پیرایۂ اظہار کے اختلاف کو ایک طرف رکھ دیں تو ان کی فکر کا خلاصہ اور مقدمہ اس اقتباس میں ملاحظہ فرمائیں:

''جب شہر، صحرا، جنگلات، دیہات اور ڈیروں ڈھاریوں کی طرف جاتی پگڈنڈیاں بھی نظر آتی ہوں......اب جاسوسوں کو جان ہتھیلی پر رکھ کر دوسرے ملک نہیں جانا پڑتا بلکہ اپنے دفتر میں بیٹھ کر ہی اگلا پلان ترتیب دے لیتے ہیں (یہ بات اس لکھاری کی کم علمی اور ناقص العقل ہونے کی بین دلیل ہے) جدید ٹیکنالوجی کی مدد سے گھر کے اندر چائے پیتے شخص کو بھی مانیٹر کیا جا سکتا ہے۔ پوری دنیا میں ہونے والی ایک ایک حرکت پر نظر ہو اور اس کے باوجود اسامہ نہ پکڑے جا سکیں۔ اگر پکڑے جاتے تو ڈرون حملوں اور ایٹمی اثاثوں تک بات نہ پہنچتی۔ یہی وجہ ہے کہ اگر اسامہ زندہ ہے تو امریکہ کو پتہ ہے اور زندہ نہیں تو تب بھی اُسے پتہ ہے۔ پس آٹھ سالوں میں اگر وہ القاعدہ کی قیادت کے قریب نہیں پہنچ سکے تو اس کا سیدھا سا جواب ہے، اتحادیوں کی بدنیتی!''

ان لوگوں کی سلامتِ فکر اتنی زیادہ مسخ کیوں ہو چکی ہے؟ عقل اس حد تک ماؤف کیوں ہو گئی ہے کہ خواہش نفس کے تابع ہو کر جب کوئی اصول بناتے ہیں تو اپنی عقل کو معیار کل سمجھ کر یہ سوچنے کی زحمت بھی نہیں کرتے کہ اس ''اصول اور قاعدے'' کی زد کہاں کہاں پڑے گی؟ یقیناً نفس کے ایسے غلاموں کے لیے فمنھم من قضی نحبه و منھم من ینتظر (ان میں سے کچھ اپنی نذر پوری کر چکے ہیں (شہید ہو گئے ہیں) اور کچھ انتظار میں ہیں) کی قرآنی حقیقت معیار کہاں ہو سکتی ہے؟ ان کے اس ''قاعدے کو ذہن میں رکھتے ہوئے'' آیئے اپنی تاریخ کا جائزہ لیتے ہیں۔

ادھر دیکھیں یہ مکہ ہے! کفر و شرک کے اندھیرے میں ایک کرن پھوٹتی ہے اور تاریکیوں میں محو سفر پورے معاشرے کو دشمن بنا لیتی ہے۔ ہر کوئی اس چراغ کو پھونکیں مار کر گل کر دینا چاہتا ہے۔ اس ہستی نے تیرہ سال مکہ کی مقتدر اور جنگ جو قوت کے گھیرے میں گزار دیے! قتل کے منصوبے بھی بنتے رہے! عمرؓ ننگی تلوار لے کر گھر سے نکلے تھے......ہجرت کے وقت گھیراؤ ڈالا گیا کہ ایک ایک حرکت کو دیکھا جا سکے......دوران سفر سراقہ بالکل قریب پہنچ کر ناکام ہو گئے......پھر مدینہ منورہ! کفر کا مددگار رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی اور اس کا سارا قبیلہ (منافقین) وہیں گلی محلوں میں ہوتا تھا، پچھلی صف میں کھڑے ہو کر نماز پڑھتا تھا۔ غزوات میں بھی کبھی کبھار ساتھ ہوتے تھے، کہیں بھی رات کی تاریکی میں چھپ کر وار کر سکتے تھے (جنگ خندق کی نازک کیفیت ذہن میں رکھیے)۔ جب سرایہ بھیجے جاتے تھے تو مدینہ میں ''حفاظت'' کا خاطر خواہ انتظام بھی نہ ہوتا تھا۔ لیکن وہ ذات اقدس (معاذ اللہ، میرے منہ میں خاک) سچی نہ تھی، کفر کی حقیقی دشمن نہ تھی؟ اگر حقیقت حال یہی ہوتی تو وہ یقیناً دشمن کا ہدف بن جاتے اور مسلمانوں پر حملے کے بہانے کے طور پر کافر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ نہ چھوڑتے۔ خیر اس ذات اطہر کا تذکرہ تو بہت بڑی بات ہے کیونکہ کچھ معاملات صرف نبی کی ذات اقدس کے لیے ہی خاص ہوتے ہیں۔

سیدنا خالدؓ بن ولید ہر جنگ میں صرف شہادت کی تمنا دل میں بسائے دشمن لشکر کے قلب میں گھس جاتے تھے۔ جسم پر 70 سے زاید زخم تھے لیکن آخری وقت بستر پر آیا! تمنا پوری نہ ہو سکی! ابوایوب انصاریؓ جو آج فدائی حملوں کے خلاف دلیل کے طور پر دی جانے والی آیت قرآنی (اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو) کو ترک جہاد کی وعید گنا کرتے تھے، 90 سال کی عمر تک قسطنطنیہ کے قرب و جوار میں لیلائے شہادت کے پیچھے مارے مارے پھرتے رہے۔ لہٰذا ان کے قاعدے کے مطابق یہ لوگ بھی اگر سچے ہوتے اور کفر کے دشمن ہوتے تو ہدف بن جاتے۔ چلیے 'اس طبقۂ خاص کو بھی رہنے دیتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کے بعد انہی کا مقام و مرتبہ ہے۔

خیر القرون سے گزرتے ہوئے صدیوں کا تاریخی سفر طے کر کے آگے نکل آئیں۔ یہ بارہویں صدی عیسوی کا ربع آخر ہے۔ امت کی کثیر تعداد اور خلافت تک کی مدد کے بغیر چند ہزار مجاہدین کی جمعیت لے کر صلیبی جنگوں میں لاکھوں لشکریوں کے حامل یہود و نصاریٰ کے عالمی کفر کے خلاف ڈٹ جانے والا اللہ کا شیر صلاح الدین ایوبیؒ پورے بانکپن کے ساتھ خم ٹھونکے کھڑا ہے۔ اکثر اوقات ہراول دستے میں بھی سب سے آگے ہوتا! جدید دور کے طرز پر ہونے والے ٹارگٹ کلنگ کے حربے بھی تو اس خاک نشین کے خلاف آزمائے گئے۔ آج کی CIA, FBI, ISI اور MOSAD تو ان حشیشین کے عشر عشیر بھی نہیں؛ جن کے بارے میں مورخین لکھتے ہیں کہ وہ عورت کی بغل سے بچہ چوری کر لیتے اور عورت کو پتہ بھی نہ چلتا۔

(بقیہ صفحہ 45 پر)

ایمان بمقابلہ ٹیکنالوجی

شاہنواز فاروقی

ایمان اور ٹیکنالوجی کا موازنہ درست نہیں، اس لیے کہ ایک سطح پر ایمان خالق ہے اور ٹیکنالوجی مخلوق۔ ایک اور سطح پر ایمان آفتاب ہے اور ٹیکنالوجی محض ایک ذرہ۔ لیکن اس کا کیا کیا جائے کہ فی زمانہ ایمان کی کمزوری بہت سے لوگوں کو ایمان اور ٹیکنالوجی کے موازنے پر مائل کرتی ہے۔ ہمیں یاد ہے کہ امریکہ افغانستان کے خلاف جارحیت کا آغاز کر رہا تھا تو پاکستان کے ایک ممتاز مذہبی رہنما نے کہا تھا کہ ہمیں امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے مقابلے کے لیے دو چیزوں کی ضرورت ہے: ایمان اور ٹیکنالوجی۔ اس بیان کا مطلب واضح تھا اور وہ یہ کہ بیان دینے والی شخصیت کے نزدیک امریکہ کی ٹیکنالوجی کا مقابلہ محض ایمان سے نہیں کیا جاسکتا تھا۔ اس تناظر میں دیکھا جائے تو ایمان اور ٹیکنالوجی کے موازنے کا جواز پیدا ہوجاتا ہے۔

لیکن ان کے موازنے کی ایک اور بنیاد بھی ہے، اور وہ یہ کہ فی زمانہ لوگوں کی بڑی تعداد موازنے کے بغیر بہت سی چیزوں کو سمجھ ہی نہیں پاتی۔ علمی اعتبار سے بھی دیکھا جائے تو اس موازنے کا ایک جواز ہے اور وہ یہ کہ ایمان باطن کی ٹیکنالوجی ہے اور ٹیکنالوجی کا ظاہر ایمان۔ لیکن اصل سوال تو یہ ہے کہ کیا صرف ایمان کے ذریعے ٹیکنالوجی کی قوت کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے؟

افغانستان میں سوویت یونین کے 20 سے 25 ہزار فوجی واصل جہنّم ہوئے، لیکن سوویت یونین کا شیرازہ بکھر گیا۔

آج امریکہ کے بارے میں بھی وہی سوال اٹھایا جاسکتا ہے کہ وہ افغانستان میں اپنے کتنے سور ماؤں کی ہلاکت کا بوجھ اٹھا سکتا ہے؟

اس سوال کا واضح جواب یہ ہے کہ افغانستان میں ایمان نے نہ صرف یہ کہ ٹیکنالوجی کی بے پناہ قوت کا مقابلہ کیا ہے بلکہ اسے آٹھ برسوں میں بدترین شکست سے دوچار کردیا ہے۔ لیکن افغانستان میں یہ ٹیکنالوجی پر ایمان کی پہلی فتح نہیں ہے۔ اس سے قبل ایمان افغان سرزمین پر سوویت یونین کی ٹیکنالوجی کو شکست سے دوچار کرچکا ہے۔ مگر اس فتح میں ایک ابہام تھا۔ کہنے والے کہتے تھے کہ مجاہدین کی فتح، مجاہدین کی فتح تھوڑی ہے، افغانستان میں ایک ''سپر پاور'' یعنی روس ''دوسری سپر پاور'' یعنی امریکہ کے مدِ مقابل ہے۔ چنانچہ مجاہدین کی فتح دراصل امریکہ کی فتح ہے۔ لیکن امریکہ کے خلاف مجاہدین کو کسی نام نہاد سپر پاور کی حمایت حاصل نہیں ہے، چنانچہ اس بار ایمان کی فتح میں کوئی ابہام نہیں۔ جو کچھ ہے بالکل صاف اور واضح ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ ایمان اور ٹیکنالوجی کے معرکے میں ایمان کو ٹیکنالوجی پر کیا فوقیت حاصل ہے؟؟؟؟

معنی کی تلاش انسان کی بنیادی ضرورت ہے۔ انسان ہر چیز کے بغیر زندہ رہ سکتا ہے لیکن معنی کے بغیر وہ ایک لمحے بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔ یہاں ایمان کی فوقیت یہ ہے کہ وہ جنگ کے معنی کا تعیّن کرتا ہے، اسے Define کرتا ہے۔ جنگ کے معنی جتنے واضح اور مبنی برحق ہوتے ہیں جنگ سے انسان کی وابستگی اتنی ہی گہری اور ہمہ گیر ہوجاتی ہے۔ ٹیکنالوجی بہت کچھ کرسکتی ہوگی مگر وہ جنگ کے معنی کا تعیّن نہیں کرسکتی۔ اس سلسلے میں تاریخ کا تجربہ یہ بتاتا ہے کہ ٹیکنالوجی یعنی خارج میں موجود طاقت جنگ کے معنی کو آلودہ اور تباہ و برباد کردیتی ہے۔ یہاں تک کہ جنگ کے معنی اور مقصد ہی انسان کے ذہن سے نکل جاتے ہیں۔ افغانستان میں امریکہ کے ساتھ یہی ہو رہا ہے۔ طاقت یعنی ٹیکنالوجی کے تکبر نے امریکہ کے ذہن سے یہ بات نکال دی کہ وہ افغانستان میں کیوں آیا تھا؟ امریکہ نے افغانستان میں جارحیت کی ابتدا کی تھی تو کہا تھا کہ اس جنگ کا مقصد طالبان کا خاتمہ ہے۔ مگر اب امریکہ طالبان سے مذاکرات کی ناکام کوششیں کر رہا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے پٹھو حامد کرزئی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ امریکہ اسے ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کے ساتھ مذاکرات کی اجازت دے دے۔ اس اعتبار سے دیکھا جائے تو ایمان اور ٹیکنالوجی کے درمیان طاقت کا ایک ہولناک عدم توازن پایا جاتا ہے۔ ایمان کا پلڑا معنی کے خالق ہونے کی حیثیت سے ٹیکنالوجی کے پلڑے کے مقابلے میں بہت بھاری ہے۔ ایمان کا وزن اس حوالے سے ایک ٹن سمجھ لیں تو ٹیکنالوجی کا وزن ایک تولہ سے زیادہ نہیں ہے۔ دنیا خارج میں موجود طاقت کے عدم توازن کو تو دیکھتی ہے لیکن باطن میں موجود طاقت کے اس عدم توازن کا اسے شعور تو کیا ہوگا، اسے تو اس کی اطلاع بھی نہیں ہے۔ لیکن یہ تو ٹیکنالوجی پر ایمان کی فوقیت کا محض ایک پہلو ہے۔

ٹیکنالوجی پر ایمان کی فوقیت کا ایک پہلو یہ ہے کہ جنگ کے نقصان اور اس کی ہولناکی جذب کرنا جنگ لڑنے سے بھی زیادہ اہم ہے اور یہ ایمان ہی ہے جو جنگ کے نقصان کو قابلِ برداشت بلکہ شہادت کے تصور کے مطابق قابلِ فخر بناتا ہے۔ ایمان بنیادی طور پر داخلی گنجائش کا دوسرا نام ہے۔ ایمان جتنا پختہ اور گہرا ہوتا ہے داخلی گنجائش اتنی ہی زیادہ ہوتی ہے۔ سوویت یونین کے خلاف جہاد میں 15 لاکھ سے زائد افغان مسلمان شہید اور زخمی ہوئے مگر ایمان کی قوت نے ان کے لیے اتنے بڑے نقصان کو قابلِ برداشت بنا دیا۔ اس کے برعکس سوویت یونین کے 20 سے 25 ہزار فوجی واصل جہنّم ہوئے، لیکن سوویت یونین کا شیرازہ بکھر گیا۔ آج امریکہ کے بارے میں بھی وہی سوال اٹھایا جاسکتا ہے کہ وہ افغانستان میں اپنے کتنے سور ماؤں کی ہلاکت کا بوجھ اٹھا سکتا ہے؟ وثوق سے کہا جاسکتا ہے کہ اگر افغانستان میں امریکہ کے دس ہزار فوجی بھی جہنّم کا ایندھن بن گئے تو امریکہ میں کہرام برپا ہوجائے گا اور امریکہ کی ''غیر معمولی ٹیکنالوجی'' اس کے قطعاً کام نہیں آئے گی۔

ایمان کی ایک بہت بڑی قوت یہ ہے کہ وہ انسان کو کوشش کے نتیجے کا انتظار کرنا سکھاتا ہے اور جنگ کے نتیجے کا انتظار جنگ سے بھی زیادہ اہم ہوتا ہے۔ اس کے معنی اس کے سوا کیا ہیں کہ ایمان انسان کو بہت طویل جنگ لڑنے کے قابل بناتا ہے۔ اس کے برعکس ٹیکنالوجی کا تجربہ یہ ہے کہ وہ انسان کو بے صبرا بناتی ہے۔ انسان چاہتا ہے کہ اس کی کوشش کا، اس کی جنگ کا جلد از جلد نتیجہ برآمد ہو۔ جنگ میں طاقت کا بڑھتا ہوا استعمال اس بے صبری کا ایک مظہر ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس بات کا مفہوم اس کے سوا کیا ہے کہ محض ٹیکنالوجی کے سہارے پر طویل جنگ نہیں لڑی جاسکتی۔ سوویت یونین جو وقت کی ایک سپر پاور تھی، افغانستان میں دس سال سے بھی پہلے بری طرح تھک گیا تھا اور اس کے حریف مجاہدین اُس وقت بھی تازہ دم تھے۔ آج امریکہ افغانستان میں آٹھ سال سے بھی کم عرصے میں بُری طرح ہانپ رہا ہے اور اس کے حریف مجاہدین تازہ دم ہیں۔ یہاں تک کہ افغانستان کے ایک مجاہد کمانڈر نے اقوالِ زریں میں شامل کیے جانے کے لائق بات کہی ہے کہ ''امریکہ کے پاس گھڑی ہے اور ہمارے پاس وقت ہے''۔ کہنے کو تو یہ افغان کمانڈر کا سادہ سا فقرہ ہے مگر غور کیا جائے تو یہ دراصل ایمان کا بیان ہے اور اس بیان میں وقت ایمان کی اور گھڑی ٹیکنالوجی کی علامت ہے۔

امریکہ کی "جامع" شکست

بڑی طاقتوں کی چھوٹی شکست بھی بڑی ہوتی ہے اور امریکہ کو تو افغانستان میں بڑی شکست کا سامنا ہے۔ آپ چاہیں تو امریکہ کی شکست کو جامع شکست بھی کہہ سکتے ہیں۔ لیکن جامع شکست کا مفہوم کیا ہے؟ اس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ امریکہ کو عسکری، سیاسی و سماجی غرضیکہ ہر محاذ پر شکست ہوگئی ہے۔ جامع شکست کا دوسرا مفہوم یہ ہے کہ صرف مجاہدین ہی امریکہ کو شکست نہیں دے رہے، خود امریکہ بھی اپنے آپ کو ہرانے میں مصروف ہے۔ یہ صورت حال امریکہ سے خاص نہیں، انسان جب شکست خوردہ ذہنیت کا شکار ہونے لگتا ہے تو وہ خود بھی ایسے اقدامات کرنے لگتا ہے جو اس شکست میں کردار ادا کرنے لگتے ہیں۔ یہ خود د ہرانے کا عمل ہے۔

امریکہ کے دو ہتھیار بے مثال ہیں: امریکہ کی فضائیہ اور امریکی ڈالر۔ امریکہ کی فضائیہ کا جواب دنیا میں کہیں موجود نہیں۔ اس کے طیارے اتنی بلندی سے پرواز کرتے ہیں کہ وہ کسی کی دسترس ہی میں نہیں ہوتے۔ امریکہ کے پاس ایسے طیارے بھی ہیں جو ریڈار پر آتے ہی نہیں۔ اس پر امریکہ کو چپے چپے پر بم باری یعنی "Carpet bombing" کی "عادت" ہے۔ اس بم باری سے کوئی بچتا ہی نہیں، لیکن مجاہدین نے امریکہ کی فضائیہ اور فضائیہ کی کارپٹ بم باری کو "جذب" کر کے دکھا دیا۔ وہ نہ صرف یہ کہ اس بم باری کو جھیل گئے بلکہ اس کے بعد امریکہ کی مزاحمت بھی کر کے دکھادی۔ بلاشبہ یہ اکیسویں صدی کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے۔

دیکھا جائے تو امریکی ڈالر امریکہ کی فضائیہ سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ امریکہ کی فضائیہ تو آدمی کی جان ہی لیتی ہے مگر امریکی ڈالر تو ایمان بھی لے لیتا ہے۔ ڈالر دراصل امریکہ کی نرم قوت یا Soft Power ہے۔ یہ قوت اُن مقامات تک رسائی رکھتی ہے جہاں امریکہ کے بم اور میزائل بھی کند ہو جاتے ہیں۔ لیکن امریکی ڈالر پاک افغان سرحد کے دونوں طرف غیر موثر ثابت ہو رہے ہیں۔ امریکہ کی عسکری طاقت اور "ڈالرانہ صلاحیت" وزیرستان میں موثر ہوگئی ہوتی تو وہاں فوجی آپریشن کی نوبت ہی نہ آتی۔ افغانستان میں ڈالر موثر ثابت ہو گیا ہوتا تو ایک تہائی افغانستان پر مجاہدین کا کنٹرول نہ ہوتا۔ یہ کتنی عجیب بات ہے کہ جہاں نسبتاً دولت کی فراوانی ہے وہاں ڈالر دین و ایمان خرید رہا ہے اور جہاں غربت و عسرت ہے وہاں ڈالر عام کاغذ سے بھی زیادہ حقیر بن کر رہ گیا ہے۔

امریکہ کو افغانستان میں سیاسی محاذ پر بھی بدترین شکست کا سامنا ہے۔ امریکہ نے حامد کرزئی کے کھوٹے سکے کو افغانستان میں رائج کرنے کی کوشش کی، مگر حامد کرزئی اپنا دائرہ اثر کابل سے آگے نہیں بڑھا سکے، بلکہ اب وہ کابل میں بھی خود کو غیر محفوظ سمجھتے ہیں اور امریکہ کے لیے اُن کا مشورہ یہ ہے کہ وہ طالبان کے ساتھ مذاکرات کرے۔ امریکہ نے حامد کرزئی کو تبدیل کرنے کی کوشش بھی کی، مگر امریکہ کی سیاسی عسرت کا یہ عالم ہے کہ اسے حامد کرزئی کا متبادل بھی دستیاب نہیں۔ امریکہ نے افغانستان میں جمہوریت کاشت کی، مگر افغانستان کے انتخابات جمہوری دھوکا ثابت ہوئے اور ان کی ساکھ قائم ہونے سے پہلے ہی تباہ ہوگئی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ امریکہ کو اب افغانستان میں جمہوری ڈرامے اسٹیج کرنے پڑ رہے ہیں۔ ان میں ایک ڈرامہ یہ ہے کہ حامد کرزئی نے اپنی کابینہ کے لیے جن افراد کو نامزد کیا تھا افغان پارلیمنٹ نے ان کی اکثریت کو مسترد کر دیا ہے۔ اس کے ذریعے ثابت کیا جا رہا ہے کہ افغانستان کی پارلیمنٹ بااختیار ہے۔ لیکن جہاں ملک کا صدر بااختیار نہ ہو وہاں پارلیمنٹ کیا بااختیار ہوگی اور وہ بھی ایسی پارلیمنٹ جو بدترین انتخابی دھاندلیوں سے نمودار ہوئی ہو۔

امریکہ نے افغانستان میں مقامی فوج اور پولیس کی تیاری پر بڑے بڑے وسائل صرف کیے ہیں، مگر افغانستان کی فوج اور پولیس کا یہ حال ہے کہ ان کے 25 فیصد اہل کار امریکی ماہرین سے تربیت حاصل کر کے غائب ہو جاتے ہیں۔ باقی ماندہ فورس کا یہ حال ہے کہ وہ مجاہدین سے مقابلے کے قابل نہیں، اور اگر امریکہ آج افغانستان سے نکل جائے تو یہ فورس ایک دن بھی مجاہدین کا مقابلہ نہیں کر سکے گی۔ لیکن افغان فوج اور افغان پولیس کا صرف یہی مسئلہ نہیں۔ ان کو یہ مسئلہ بھی درپیش ہے کہ ان کی صفوں میں طالبان موجود ہیں جو ان کی نقل و حرکت کی اطلاع مجاہدین کو فراہم کرتے رہتے ہیں۔

اس امر کی شکایت تو خود مغربی ذرائع ابلاغ کرتے رہتے ہیں کہ امریکہ افغانستان میں تعمیر و ترقی کا سلسلہ شروع کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکا ہے، اور اگر اُس نے تھوڑا بہت کام کیا بھی ہے تو وہ ایسا نہیں کہ اس کی بنیاد پر عوام کے دل جیتے جا سکیں۔ امریکہ کو افغانستان پر قابض ہوئے آٹھ سال ہو گئے ہیں مگر افغانستان کی معیشت کا حال یہ ہے کہ وہاں پوست کی کاشت کو فروغ حاصل ہو رہا ہے۔ یہ کتنی عجیب بات ہے کہ طالبان عسرت زدہ تھے مگر انہوں نے پوست کی کاشت ختم کر دی تھی، اور امریکہ دنیا کا امیر ترین ملک ہے مگر اس نے افغانستان کو ایک بار پھر پوست کی کاشت سے بھر دیا ہے، اس طرح کہ پوست کی کاشت افغانستان میں امریکہ کی معاشی ناکامی کا اشتہار بن گئی ہے۔

جہاں تک خوست کے واقعے کا تعلّق ہے تو اس نے امریکہ کی خفیہ ایجنسی سی آئی اے کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ اس واقعے میں سی آئی اے کے 8 اہل کار ہلاک اور 8 زخمی ہوئے۔ ہلاک ہونے والوں میں سی آئی اے کی علاقائی سربراہ بھی شامل ہے۔ مغربی ذرائع ابلاغ کے مطابق خوست میں سی آئی اے کے مرکز پر ہونے والے فدائی حملے سے سی آئی اے کو جو جانی نقصان ہوا ہے۔ گذشتہ 30 برسوں میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ سی آئی اے کی اہمیّت کو دیکھا جائے تو سی آئی اے کا ایک اہل کار 70 فوجیوں کے برابر ہے۔ چنانچہ خوست میں ایک حملے سے امریکہ کے 700 فوجی ہلاک اور 800 زخمی ہوئے ہیں۔ یہ امریکہ کی جامع شکست کا منظر نہیں ہے تو اور کیا ہے؟

☆☆☆☆☆

عراق میں مجاہدین نے ڈرون ہیک کر لیے

ابوتراب عثمانی

امریکی محکمہ دفاع پینٹا گون کا دعویٰ ہے کہ اس نے امریکی ڈرون طیاروں کے مواصلاتی نظام میں موجود اس خامی کو دور کر دیا ہے جس کی وجہ سے عراقی مجاہدین ڈرون طیاروں کی ویڈیوز اور ریکارڈ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ لیکن امریکی ڈرونز کے کنٹرول سسٹم میں ہونے والی تبدیلی کے بعد کمپیوٹر ماہرین اور عسکری تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ یہ باب ختم ہونے کی بجائے مزید آگے بڑھے گا۔ امریکی محکمہ دفاع کی جانب سے اپنائے گئے مؤقف میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ امریکہ میں ڈرونز طیاروں کو آپریٹ کرنے کا مواصلاتی نظام اس سے قبل غیر محفوظ تھا اور اسے ہیکنگ فری بنانے کے لیے کام ہی نہیں کیا گیا تھا، جس کی وجہ سے مجاہدین ایک عام سے سافٹ وئیر کی مدد سے ڈرون طیاروں کے ذریعے بھیجی جانے والی ویڈیوز تک رسائی حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ لیکن اب اس نظام کو مکمل طور پر فول پروف اور ہیکنگ فری بنا دیا گیا ہے تا کہ مستقبل میں اس مواصلاتی نظام کے ذریعے کوئی اور ڈرونز کے سسٹم تک رسائی حاصل نہ کر سکے۔

اس حوالے سے بعض ماہرین کا خیال یہ بھی ہے کہ یہ ممکن ہی نہیں کہ اتنے بڑے پیمانے پر بنائے جانے والے سسٹم میں، جس کے ذریعے پوری دنیا میں امریکی ڈرونز کی کارروائیوں کو انٹرنیٹ کے ذریعے کنٹرول کیا جا رہا ہے، اب تک سیکورٹی کے حوالے سے کام نہیں کیا گیا ہو۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ عراقی مجاہدین کی جانب سے امریکی ڈرونز کے مواصلاتی نظام کو ہیک کیا گیا تھا اور اس کے بعد افغانستان میں بھی القاعدہ ان ویڈیوز سے فائدہ اٹھاتی رہی ہے۔ القاعدہ کے کمپیوٹر کے ماہرین ایسے کاموں میں مکمل مہارت رکھتے ہیں۔ عراق سے متعلّق معلومات افشا ہونے کے بعد یہ خیال اب یقین پکڑ گیا ہے کہ القاعدہ کے کمپیوٹر ماہرین کافی عرصے سے خاموشی کے ساتھ امریکہ کی ڈرون ٹیکنالوجی کو ہیک کر کے اپنے مقاصد کے لیے استعمال کرتے رہے ہیں۔ بالکل جس طرح وہ پینٹا گون اور دیگر اہم امریکی ویب سائٹس کو کھنگالتے رہے ہیں۔ اگر چہ فی الحال امریکی محکمہ دفاع کا کہنا ہے کہ امریکی ماہرین نے ڈرون طیاروں کے مواصلاتی نظام میں موجود خامی کو دور کر دیا ہے اور اب کوئی ڈورنز کے ذریعے بھیجی جانے والی ویڈیوز تک رسائی حاصل نہیں کر پائے گا لیکن دیگر ماہرین کے مطابق انٹرنیٹ سے منسلک کسی بھی نظام کو مکمل طور پر ہیکنگ سے بچانا ناممکن ہے اور اب امریکی محکمہ دفاع ہمیشہ اس خدشے کا شکار رہے گا کہ کب دنیا بھر میں پھیلے ہوئے القاعدہ اور امریکہ مخالف عناصر کے نامعلوم ہیکرز امریکی ڈرونز کے کنٹرول نظام تک دوبارہ رسائی حاصل کرتے ہیں۔

اگر چہ اب تک کی جانے والی ہیکنگ کے ذریعے صرف ڈرونز کے ذریعے بھیجی جانے والی ویڈیوز تک ہی رسائی حاصل کی جا سکی تھی لیکن مستقبل میں ہیکنگ کے لیے اختیار کیے جانے والے جدید طریقوں کے ذریعے ڈرونز کے کنٹرول کو مکمل طور سے ہیک کرنا بھی ناممکن نہیں۔ امریکی ذرائع ابلاغ کے مطابق عراق میں موجود امریکی فوجی عہدے داروں کو گزشتہ برس ہی اس بات کی خبر ہو گئی تھی کہ ان کے زیرِ انتظام اڑائے جانے ڈرونز سے بھیجی جانے والی ویڈیوز راستے سے ہی ہیک کی جا رہی ہیں لیکن وہ اس کشمکش میں الجھے ہوئے تھے کہ ایسا کون کر سکتا ہے۔ گزشتہ سال کے اواخر میں عراق سے پکڑے گئے ایک مجاہد کے لیپ ٹاپ سے ڈرونز کے ذریعے بھیجی جانے والی ویڈیوز امریکیوں کے ہاتھ لگی تھیں جس کے بعد عراق میں موجود امریکی انتظامیہ کا شک یقین میں بدل گیا تھا۔ مزید تحقیقات پر معلوم ہوا تھا کہ عراق میں موجود مجاہدین کا ایک گروپ ڈرونز کے ذریعے بھیجی جانے والی ویڈیوز کو راستے سے ہی ہیک کر رہا ہے تھا اور بعد ازاں انہیں عراق میں امریکی فوج کے خلاف لڑنے والے دوسرے تمام گروپس کو بھیج دیا جاتا تھا۔

امریکہ سے شائع ہونے والے معروف تحقیقی جریدے وال سٹریٹ جرنل کے مطابق عراق میں چوری ہونے والی ڈرونز کی ویڈیوز کے ذریعے عراقی مجاہدین امریکی ملٹری کی جانب سے نشانہ بنائے جانے والے اہداف کے بارے میں پیشگی معلومات حاصل کر لیتے تھے جس کی وجہ سے اکثر حملوں میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ چرائی جانے والی ویڈیوز کے بارے میں امریکی دفاعی اور انٹیلی جنس امور سے منسلک فوجی عہدے داروں کا کہنا ہے کہ زمین سے کنٹرول کیے جانے والے ڈرونز طیاروں کے کمیونیکیشن لنک میں موجود بعض نقائص کی وجہ سے مجاہدین فائدہ اٹھانے میں کامیاب ہوئے۔ عراقی مجاہدین کی جانب سے اسکائی گریبر نامی ایک کمپیوٹر سافٹ وئیر استعمال کیا گیا تھا جو با آسانی انٹرنیٹ پر 26 ڈالر کے عوض حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس سافٹ وئیر کی مدد سے عام طور پر سیٹلائیٹ سے ویڈیو گیمز، موویز اور دوسرے آن لائن پروگرام ہیک کیے جا سکتے ہیں لیکن مجاہدین نے اس پروگرام کو امریکی فوجی معلومات چرانے کے لیے استعمال کیا۔ یہ سافٹ وئیر روسی کمپنی اسکائی سافٹ وئیر کی جانب سے بنایا گیا تھا اور حیرت کی بات یہ ہے کہ مذکورہ سافٹ وئیر بنانے والے روسی شہری Andrew Solonikov اور اس کے ساتھیوں کو بھی یہ علم نہیں تھا کہ اس سافٹ وئیر کو اس مقصد کے لیے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مذکورہ سافٹ وئیر کے ذریعے یومیہ بنیاد پر ڈرونز کے مواصلاتی نظام تک رسائی حاصل کر کے ویڈیوز ہیک کی جا رہی تھیں۔

وال سٹریٹ کے مطابق ڈرونز کے ذریعے بھیجی جانے والی ویڈیوز کی حالیہ ہیکنگ کی وجہ سے امریکی ڈرونز کی کارکردگی پر ایک سوالیہ نشان آ گیا ہے۔ کیوں کہ عراق، افغانستان، پاکستان اور صومالیہ سمیت دنیا بھر میں پھیلے امریکی ڈرونز کے نیٹ ورک کو کسی بھی وقت ہیک کیا جا سکتا ہے۔ یہ خدشات یوں بھی اور بڑھ گئے ہیں کہ ماضی میں کئی اہم محکموں کی ویب سائٹس کو ہیک کر کے نقصان پہنچایا جا چکا ہے۔ اگر چہ اوباما انتظامیہ کی جانب سے دنیا بھر خصوصاً پاکستان و افغانستان میں امریکی فوجی ہلاکتوں کو کم سے کم کرنے کے لیے ڈرونز طیاروں کے نیٹ ورک کو مزید پھیلانے پر زور دیا جا تا رہا ہے لیکن اب ڈرونز سسٹم بھی ایک خطرے کے طور پر سامنے آیا ہے کیوں کہ القاعدہ مجاہدین کی جانب سے کی جانے والی کامیاب ہیکنگ کی صورت میں مذکورہ ڈرونز کا کنٹرول بھی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ امریکی فوج کے ایک اعلیٰ عہدے دار کے مطابق پینٹا گون میں انٹیلی جنس چیف کے طور پر تعینات جیمس کلیپر نے امریکی وزیر دفاع رابرٹ گیٹس کو مطلع کیا ہے کہ عراق

میں امریکی ڈرونز کے نیٹ ورک میں سامنے آنے والی خامی مستقبل میں کسی بڑے خطرے کی نشان دہی کر رہی ہے اور حالیہ ہیکنگ کے بعد ڈرونز کی سیکورٹی نا قابلِ اعتبار ہوگئی ہے۔

سینئر امریکی دفاعی اور انٹیلی جنس عہدیداروں کا یہ بھی کہنا ہے کہ پاکستان، افغانستان اور عراق سے بھیجی جانے والی ویڈیوز کو محفوظ بنانے کیلئے پہلے ہی کام ہو رہا تھا لیکن ابھی یقین سے نہیں کہا جا سکتا کہ ان ویڈیوز کو مکمل طور پر محفوظ بنا لیا گیا ہے۔ ڈرون طیاروں کے ذریعے بنائی گئی ویڈیوز کی چوری بھی اگرچہ ایک اہم بات ہے لیکن امریکی محکمہ دفاع اور ایف بی آئی کی جانب سے اس خدشے کا اظہار بھی کیا جا تا رہا کہ القاعدہ سے تعلّق رکھنے والے ہیکرز کا ایک گروپ امریکی انٹیلی جنس اور اس سے متعلقہ دیگر اہم سائٹس کو بھی ہیک کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ وال سٹریٹ جرنل کی گزشتہ ماہ سامنے آنے والی رپورٹ کے مطابق ایف بی آئی کی جانب سے کانگریس کے سامنے اس خدشے کا اظہار کیا گیا تھا کہ القاعدہ مجاہدین امریکہ پر عنقریب سائبر حملوں کا آغاز کرنے والے ہیں۔ اب جب کہ ڈرونز سے بنائی گئی ویڈیوز چرانے کا معاملہ سامنے آیا ہے تو ماہرین کی جانب سے کہا جا رہا ہے کہ یہ ممکن ہے کہ القاعدہ کی جانب سے امریکی ڈرونز کے کنٹرول سسٹم کو ہیک کرنے کی تیاریاں بھی کی جارہی ہوں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ القاعدہ نے امریکہ سے لڑائی کے لیے وہ میدان چنا ہے جسے امریکی اس سے قبل محفوظ ترین تصور کرتے تھے۔

آسٹریلیا کے ایک اشاعتی ادارے نے امریکی فضائیہ کے اعلیٰ عہدیداران کا حوالہ دیتے ہوئے دعویٰ کیا ہے کہ امریکی ڈرون طیارے آئندہ 5 برسوں تک ہیکرز کا نشانہ بنتے رہیں گے کیونکہ ان میں پائی جانے والی خامی کو ختم کرنے میں کافی عرصہ لگے گا۔ چند روز قبل وال سٹریٹ جنرل کی جانب سے عراق و افغانستان میں ڈرون طیاروں کے ہیک کیے جانے کے حوالے سے رپورٹ شائع کرنے کے فوری بعد امریکی محکمہ دفاع پنٹاگون کی جانب سے دعویٰ کیا گیا تھا کہ اگرچہ ماضی میں مذکورہ طیاروں کے سسٹم میں خامی ہونے کی وجہ سے عسکریت پسندوں کی جانب سے ان طیاروں کے ذریعے بھیجی جانے والی لائیو ویڈیوز تک ہیکنگ کے ذریعے رسائی حاصل کی جاتی رہی تھی لیکن محکمہ دفاع کے علم میں مذکورہ خامی آنے کے فوراً بعد اسے رفع کر دیا گیا ہے، جس کی وجہ سے اب کسی عسکریت پسند گروپ تک ان ویڈیوز کی رسائی ممکن نہیں رہی۔ ڈرونز طیاروں سے بھیجی جانے والی ویڈیوز ہیک کیے جانے کی خبر منظر عام پر آنے کے بعد بعض ذرائع کا یہ بھی کہنا ہے کہ امریکی ڈرونز میں پائی جانے والی یہ خامی کئی سال قبل ہی سامنے آ چکی تھی لیکن اس بارے میں پنٹاگون کی جانب سے سستی سے کام لیا گیا۔ اسی وجہ سے مذکورہ خامی اب تک موجود ہے اور مذکورہ خبر کے منظر عام پر آنے کے بعد پنٹاگون کی جانب سے ابتدا میں ہی اس کی تردید کر کے اس خبر کو دبانے کی کوشش کی گئی لیکن ثبوت منظر عام پر آنے کے بعد پنٹاگون حکام کو اس کی تصدیق کرنا پڑی۔

ادھر امریکی محکمہ دفاع کی جانب سے ڈرونز کنٹرولنگ سسٹم میں پائی جانے والی مذکورہ خامی کو دور کرنے کے حوالے سے سامنے آنے والے اس دعوے کے چند روز بعد ہی آسٹریلیا کے اخبار دی سڈنی مارننگ ہیرالڈ کی جانب سے پیش کی جانے والی ایک انکشافاتی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ امریکی فوج کے زیر استعمال پریڈیٹر اور ریپر ڈرونز طیاروں کے کنٹرولنگ سسٹم وسافٹ ویئر میں پائی جانے والی خامی دور کرنے کے لیے کم از کم 2014ء تک کا عرصہ درکار ہوگا اور مذکورہ طیاروں میں پائی جانے والی اس خرابی کو دور کرنے کا کام اسی سال شروع کیا گیا ہے، جسے مکمل طور سے 2014ء تک ختم کیا جا سکے گا۔ ماضی میں پنٹاگون کی جانب سے اس بارے میں برتی جانے والی غفلت کا ایک بار پھر اظہار کیا گیا ہے کیونکہ پنٹاگون کی جانب سے اس بارے میں توجہ دینے کی بجائے کہا گیا ہے کہ اگرچہ مذکورہ مسئلہ سائبر سیکورٹی سے متعلّق ہے لیکن یہ اتنا بڑا اور خاص مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک پرانا ایشو ہے جسے ختم کیا جا چکا ہے۔ پنٹاگون کے اس بیان کے سامنے آنے کے بعد امریکی ایئر فورس کے ذرائع نے انکشاف کیا ہے کہ یہ مسئلہ ابھی پوری طرح سے حل نہیں ہو سکا ہے اور اس میں کافی وقت لگے گا۔ مذکورہ طیاروں میں پائی جانے والی اس خامی سے مجاہدین نے فائدہ اٹھایا۔ امریکی جریدے کرسچن مانیٹر کی جانب سے اسی سلسلے میں شائع کی جانے والی ایک رپورٹ میں اس بات کا اعتراف کیا گیا ہے کہ دنیا بھر میں پھیلے مجاہدین نے امریکہ کی جدید ترین ٹیکنالوجی کا توڑ حاصل کر لیا ہے جس کی واضح مثال ڈرونز کی ہیکنگ ہے۔ اسی رپورٹ کے مطابق امریکہ کی جانب سے استعمال کیے جانے والے جدید ترین ٹیکنالوجی کے حامل ڈرونز طیاروں میں کئی خامیاں موجود ہیں، جن میں کنٹرولنگ سسٹم میں پائی جانے والی خرابی کے علاوہ ایک اور بڑی خرابی یہ بھی ہے کہ طیارے کے انجن کو چلانے اور طیارے میں لگے میزائل کو داغنے کے بٹن ایک دوسرے کے اتنے قریب ہیں کہ بعض اوقات میزائل داغنے کا بٹن دباتے ہوئے غلطی سے طیارے کے انجن کو بند کرنے کا بٹن دب جاتا ہے، جس کی وجہ سے افغانستان و عراق میں کئی ڈرونز طیارے گر کر تباہ بھی ہو چکے ہیں۔ آسٹریلوی روزنامے کی جانب سے کیے جانے والے اس دعوے کی تصدیق فوجی خبروں اور تجزیوں کو پیش کرنے والے امریکی جریدے آرمی ٹائمز کی جانب سے بھی کی گئی ہے۔ جریدے کے مطابق امریکی فضائیہ اور فوج کے زیر استعمال ڈرونز طیاروں میں پائی جانے والی خامی کو دور کرنے کے لیے ان کی اپڈیشن کے لیے شروع کیے جانے والے آپریشن کو مکمل ہونے میں کچھ وقت لگ سکتا ہے، جس کے بعد یہ طیارے مکمل طور پر ہیکنگ پروف سمجھے جائیں گے۔ ذرائع کے مطابق ماہرین کا کہنا ہے کہ امریکی ڈرونز کبھی بھی ہیکنگ پروف تصور نہیں کیے جا سکتے کیونکہ مذکورہ آپریشن مکمل ہونے کے بعد بھی ماہر ہیکرز کی جانب سے ہیک کیے جانے کا آپشن موجود ہے۔

☆☆☆☆☆

> **عراق سے متعلّق معلومات افشا ہونے کے بعد یہ خیال اب یقین پکڑ گیا ہے کہ القاعدہ کے کمپیوٹر ماہرین کافی عرصے سے خاموشی کے ساتھ امریکہ کی ڈرون ٹیکنالوجی کو ہیک کر کے اپنے مقاصد کے لیے استعمال کرتے رہے ہیں۔ بالکل جس طرح وہ پینٹاگون اور دیگر اہم امریکی ویب سائٹس کو کھنگالتے رہے ہیں۔**

کیا القاعدہ فتح یاب ہو رہی ہے؟

مروان بشارا سینئر سیاسی تجزیہ نگار، الجزیرہ ٹی وی

واشنگٹن کی جانب سے شروع کردہ "وار آن ٹیرر" کے بارے میں کیا کہا جائے کہ پیپر کٹر تھامے ڈیڑھ درجن نوجوانوں نے لاکھ ہا مغربی دستوں کو عظیم مشرق وسطیٰ کے جنگی میدانوں میں گھسیٹ لیا ہے۔ لاکھ سے زاید بیرونی افواج افغانستان کی دلدل میں پھنسی حیرت میں مبتلا ہیں کہ القاعدہ کے کتنے درجن اراکین باقی بچ گئے ہیں۔ دنیا کی سب سے لبرل جمہوریت نے اپنے "پیٹریاٹ ایکٹ" کے تحت متنازع غیر انسانی قوانین اور جذبہ حب الوطنی سے عاری افعال کا ڈھیر لگا دیا۔ جوتے میں بم رکھے ایک شخص نے لاکھوں لوگوں کو ہر دفعہ جہاز میں سوار ہونے سے پہلے جوتے اتارنے پر مجبور کر دیا اور زیر جامہ دھماکہ خیز مواد چھپائے ایک شخص کی وجہ سے ہر مسافر انتہائی ذلت آمیز طریقہ پر اپنی تلاشی دے رہا ہے۔

امریکہ اپنا احساس تحفظ اور وقار، بمع اربوں ڈالر کے فوجی اور دیگر اخراجات کے، کھو چکا ہے۔ جبکہ القاعدہ کی قیادت متحرک اور فعال ہے۔ پوری دنیا میں اس کے سیل (cell) تیزی سے بڑھ رہے ہیں، رضا کار جوق در جوق اس کی صفوں میں شامل ہو رہے ہیں اور نوجوان ویب سائٹوں پر اس کے نظریے کا پرچار کر رہے ہیں۔ اور اس سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ اب بھی امریکہ اور امریکیوں کو دہشت زدہ کر رہے ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ امریکہ کا حریف تعداد اور صلاحیت میں کمی کے باوجود کوئی سُپر پاور ہے۔ کیا القاعدہ فتح یاب ہو رہی ہے؟ کیا امریکہ جنگ ہار چکا ہے؟

تقریباً بارہ سال قبل ایک غیر منظّم گروہ القاعدہ نے، جس کے لیے جائے پناہ افغانستان کی پہاڑیاں تھیں، امریکہ کو ہدف بنانا شروع کیا، اس کی ناک کو خاک آلود کیا۔ القاعدہ خوش قسمت تھی کہ اُس نے ان جنگجوؤں کے ذریعے جنہوں نے کبھی با قاعدہ فوج میں ملازمت بھی نہ کی تھی، وائٹ ہاؤس اور پینٹا گون کو مغلوب کر دیا۔ بش انتظامیہ نے جنگ کو دشمن کے علاقے میں لڑنے کا فیصلہ کیا تا کہ اپنا گھر محفوظ رہے یہی تو وہ ردِّعمل ہے جس کی خواہش القاعدہ کر رہی تھی۔ یہ سب کچھ ایسے آرام سے ہوتا چلا گیا جیسا کہ کوئی فلم ہو۔ امریکی عظمت کے میناروں، پینٹا گون اور وال سٹریٹ کے زمیں بوس ہوتے ہی زخم خوردہ ''سُپر پاور'' نے اشتعال انگیز لہجے میں میدان کا رخ کیا، یہ سوچے بغیر کہ اس جنگی کاروائی کے اثرات کیا ہوں گے۔

امریکی انتہا پسندوں نے امریکہ کی قومی سلامتی کے خطرے کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنے فوجی ایجنڈے کو امریکی خارجہ پالیسی کا حصّہ بنا دیا اور اس بدلتی صورتحال کو "اپنے طرز زندگی" کے لیے خطرہ قرار دیا۔ تا کہ وہ امریکی معاشرے کو بھی انتہا پسندی کی طرف موڑ دیں۔ واشنگٹن نے صلیبی جنگ کا نقارہ بجا ڈالا بعد ازاں اسے ''دہشت گردی کے خلاف جنگ'' قرار دیا گیا اور اس بھیس میں وہ افغانستان و عراق پر قبضہ کرنے اور لبنان اور فلسطین میں اسرائیلی جارحیت کو سہارا دینے کے لیے چل پڑا، اس نے صومالیہ، یمن اور پاکستان میں بھی مداخلت کی اور اپنے اتحادیوں پر بھی زور ڈالا کہ وہ اپنے یہاں موجود اسلامی تحریکوں کے خلاف صف آرا ہوں۔ پلک جھپکتے میں امریکہ اپنے توسیع پسندانہ منصوبوں اور بھاری بھرکم فوجی آپریشنوں کے بوجھ تلے دب گیا اور جیسا کہ اُمید کی جا رہی تھی، انسانی جانوں کے بے پایاں ضیاع نے امریکہ مخالف جذبات کو مزید بھڑکا دیا۔

خلاف توقع "دوست ممالک" جیسا کہ اردن، سعودی عرب، ترکی وغیرہ کے عوام میں امریکہ سے نفرت میں اضافہ باقی ممالک کی نسبت زیادہ ہوا۔ امریکہ کی بدقسمتی اور ایک منتشر، متحرک اور کثیر مرکزی قوت جو کہ سینکڑوں مجموعوں پر مشتمل ہے، کے خلاف فوجی قوت کے غیر متناسب استعمال نے امریکہ کو مزید غیر محفوظ اور شکست خوردہ کر دیا۔ اس وقت جبکہ اوبامہ انتظامیہ 660 بلین ڈالر کے منظور شدہ دفاعی بجٹ میں 2010ء کے لیے مزید 33 بلین ڈالر کے اضافے کا مطالبہ کر رہی ہے سابق امریکی جوائنٹ چیف آف سٹاف رچرڈ مائیر نے چند ہفتے قبل مجھے بتایا کہ ایک دہائی گزرنے کے باوجود بھی امریکہ سے نبرد آزما اس عالمی یلغار سے مقابلے کے لیے امریکہ کے پاس کوئی حکمت عملی موجود نہیں۔

امریکی فوج گردی کے خلاف اُٹھنے والی عوامی آواز اور عالمی مذمت کے سامنے واشنگٹن نے اپنے کان بند رکھے۔ فوجوں میں توسیع سے ہاتھ کھینچنے کی بجائے اوبامہ انتظامیہ نے افغان پاکستان علاقوں میں اسے مزید تیز کر دیا اور ایسا لگ رہا ہے کہ امریکہ یمن میں بھی یہی کرنے جا رہا ہے۔ امریکی صدر اوباما کی جانب سے خیر سگالی کے پیغامات، عرب اور مسلمان دنیا کے ساتھ باہمی احترام اور باہمی مفاد کی بنیاد پر روابط کے قیام کے نعرے ڈرون حملوں، تیز رفتار F-15 جیٹ طیاروں اور دندناتے ٹینکوں کی گرج کے نیچے دب کر رہ گئے ہیں۔

اسی طرح امریکہ کی فوجی کاروائیاں اس کے جاسوسی کے نظام اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے کام کو نقصان پہنچا رہی ہیں۔ فوجی مہمات جانوں کے ضیاع کا باعث بنتی ہیں جس کی وجہ سے غیر متوقع طور پر اتحاد قائم ہوتے ہیں جیسا کہ امیر طبقے سے تعلّق رکھنے والا نائیجریا کا نوجوان جس کی تعلیم لندن سے ہے، ترکی کا تعلیم یافتہ اردنی ڈاکٹر اور عربی نژاد ہمام البلاوی، یہ تمام کے تمام امریکہ کو زخم خوردہ کرنے کے لیے اپنی جان تک دینے کو تیار تھے۔

اسی طرح دہشت گردی، مخالف حربوں اور جاسوسی نظام نے عوامی سفارت کاری کے لیے بھی دلوں اور ذہنوں کو جیتنا مشکل بنا دیا ہے۔ خطہ کے لوگوں کی مشکلات کو سُننے کی بجائے، ان کی جاسوسی کی جاتی ہے اور ان کے حقوق کی آواز کو دُور دراز کے قید خانوں میں بند کر دیا جاتا ہے۔ ان کے تحفظات اور خدشات کی شنوائی کرنے کی بجائے واشنگٹن نے اپنی اغراض کو سب سے زیادہ بلند کر رکھا ہے۔ غربت کے مارے، شمالی اور جنوبی علاقوں میں جنگ کی تکلیفیں سہتے اور تین دہائیوں سے آمرانہ اقتدار کے شکنجے میں کسے یمنیوں سے یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ اپنی تکلیفوں کو بُھلا کر امریکی خدشات کو دور کرنے کا سامان کرو اور امریکی مفاد کو اپنے مفاد پر ترجیح دو۔ یہ سب کچھ ہمیں ہمارے ابتدائی سوال کی طرف لے جاتا ہے کہ جتنا امریکہ اس خود شکستہ جنگ میں آگے بڑھتا جا رہا ہے اُتنا ہی القاعدہ کامیابی سے قریب ہوتی جا رہی ہے۔

مجاہدین پر اعتراضات کے جواب میں

آج دنیا بھر میں حق والوں سے جاری صلیبی جنگ سے ہر صاحبِ ایمان بخوبی آگاہ ہے۔اسلام سے محبت کرنے والے اپنی بساط کے مطابق اپنا وزن حق کے پلڑے میں ڈال رہے ہیں۔جبکہ چند ناعاقبت اندیش شاید نادانستگی میں اپنا وزن حق کے خلاف ڈال رہے ہیں۔'الشریعہ' کا نام بھی اُنہی 'بہی خواہوں' میں آتا ہے۔اس میں شائع ہونے والے حافظ زبیر کی تحریر کے جواب میں مولانا فضل محمد حفظہ اللہ کا جواب اور حافظ زبیر کا جواب الجواب سے ایک مستقل سلسلہ چل پڑا۔زیرِ نظر تحریر اسی سلسلے کی اہم تحریر ہے جو نذرِ قارئین ہے۔

جناب حافظ محمد زبیر صاحب!

السلام علیکم

الشریعہ نومبر؍دسمبر 2009 کے شمارے میں ''مولانا فضل محمد صاحب کے جواب میں'' آپ کا مضمون پڑھا،جس میں آپ نے ادھر ادھر کی باتیں جمع فرما کر خوامخواہ بحث کو طول دیا ہے۔اسی مضمون کے حوالے سے چند سوالات آپ کی خدمت میں پیش ہیں۔

آپ نے تحریر فرمایا:''اس سے یہ بات واضح ہوئی کہ عمامہ باندھ کر،داڑھی چھوڑ کر اور شلوار ٹخنوں سے اوپر کر کے جہاد کا نعرہ لگانے والے ہر شخص کی اندھا اور بہرا ہو کر حمایت نہیں کرنی چاہیے''۔

جنابِ من! آپ کا ارشاد سر آنکھوں پر،لیکن مولانا فضل محمد صاحب نے یہ دعویٰ کیا ہی کب تھا کہ عمامہ باندھ کر،داڑھی چھوڑ کر اور شلوار ٹخنوں سے اوپر کر کے جہاد کا نعرہ لگانے والے ہر شخص کی اندھا اور بہرا ہو کر ضرور حمایت کرنی چاہیے؟ آپ نے خود ہی ایک دعویٰ اُن کے سر منڈھ دیا اور خود ہی اس کا جواب دینا شروع کر دیا۔اگر ناراض نہ ہوں تو اپنے اس زریں اصول میں چند الفاظ کا اضافہ بھی فرما لیں،وہ یہ کہ جس طرح جہاد کا نعرہ لگانے والے ہر شخص کی حمایت نہیں کرنی چاہیے،اسی طرح جہاد کا نعرہ لگانے والے ہر شخص کی اندھا اور بہرا ہو کر مخالفت بھی نہیں کرنی چاہیے اور چند غلط افراد کی آڑ لے کر مجاہدین فی سبیل اللہ کی مخالفت پر بھی کمر بستہ نہ ہونا چاہیے۔

آپ نے فرمایا ہے کہ ''امریکہ بدمعاش نے افغانستان میں لڑنے والے طالبان کو مسلمانوں کے خلاف کھڑا کر دیا ہے۔اس طرح سے اس نے ایک تیر سے دو شکار کیے ہیں،اپنی جان بھی بچا لی اور پاکستان کو کمزور بھی کیا ہے''۔

حافظ صاحب! آپ کی رائے قطعاً درست نہیں۔امریکہ بدمعاش نے طالبان کو مسلمانوں کے خلاف کھڑا نہیں کیا،بلکہ امریکہ بدمعاش نے پاکستان کے بدمعاش حکمرانوں کو طالبان کے خلاف کھڑا کیا ہے۔تعجب ہے کہ ایک طرف آپ ان طالبان کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:''ان قبائلیوں کا یہ دفاعی جہاد اوان کا اپنے اوپر حملہ کرنے والے مقاتل ومحارب سیکورٹی فورسز کو قتل کرنا ہمارے نقطہ نظر میں بالکل درست تھا۔اب تک ہمارے علم کی حد تک یہ ایک دفاعی جہاد ہے''۔

سوال یہ ہے کہ اگر طالبان کو امریکہ نے مسلمانوں کے خلاف کھڑا کیا ہے تو ان کا جہاد دفاعی کیسے ہے؟ کیا محترم حافظ صاحب اس گتھی کو سلجھا سکیں گے؟ کیا جہاد امریکہ کے کھڑا کرنے سے بھی ہوتا ہے؟

آپ نے امام باڑوں اور مساجد پر حملوں سے متعلق مولانا فضل محمد صاحب کی رائے نقل فرما کر بڑے شاہانہ جلال اور طنطنے سے فرمایا کہ ''یہاں آپ کی دینی حمیت اور غیرت کو کیا ہو گیا ہے؟ حافظ زبیر نے تو ایک علمی رائے کا اظہار کیا تھا اور آپ نے اسے راندۂ درگاہ،ملحد اور ظالم تک قرار دے دیا اور یہاں جہاد کے نام پر معصوم شہریوں کو شہید کیا جا رہا ہے اور آپ اس کو بس ''ناجائز'' کہہ کر گزر جاتے ہیں۔کیوں نہیں کہتے کہ ایسے خودکش حملہ آور ''مردار'' ہیں اور یہ جہاد نہیں ''فساد فی الارض'' ہے؟''

بالکل بجا فرمایا! مولانا فضل محمد صاحب کو چاہیے کہ ہر فتویٰ لکھنے سے پہلے اس کے الفاظ کی منظوری حافظ زبیر سے لے لیا کریں کہ عالی جاہ! کس کس مقام پر صرف ناجائز لکھنا چاہیے اور کون کون سے مقام ایسے ہیں جہاں ''مردار،حرام'' اور فساد وغیرہ جیسے پرجلال الفاظ ضروری ہیں۔لیکن حافظ صاحب! کیا میں آپ سے پوچھنے کی جسارت کر سکتا ہوں کہ جب مولانا فضل محمد صاحب ایک کام کو ناجائز کہتے ہیں تو آپ کو اسے ''حرام'' قرار دینے بلکہ انہی سے ''حرام'' قرار دلوانے پر ہی کیوں اصرار ہے؟ اور آپ کے سینے میں وہ کون سی آگ بھڑک رہی ہے جسے ''مردار'' وغیرہ الفاظ استعمال کیے بغیر سکون ہی نہیں ملتا؟ اور اگر ان ظالموں کو مردار کہنا ایسا ہی ضروری ہے تو وزیرستان اور لال مسجد پر حملہ کرنے والوں کے بارے میں آپ نے کیوں یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ وہ ''مردار'' ہیں،حرام کام کر رہے ہیں؟ کیا محترم حافظ زبیر صاحب اس بات پر غور کرنا پسند فرمائیں گے؟

حافظ صاحب موصوف نے ''وما کان المومنون لینفروا کافۃ'' کی آیت سے علمائے کرام کے جہاد سے استثنا پر ناراض ہوتے ہوئے نرالی بات ارشاد فرمائی ہے۔فرماتے ہیں کہ ''طائفۃ جمع کا صیغہ ہے اور تین سے جمع شروع ہو جاتی ہے۔پس مولانا کے نقطہ نظر کے مطابق جامعہ بنوری ٹاؤن کے تین اساتذہ کے علاوہ بقیہ پر تو جہاد فرض عین ہو جاتا ہے''۔

سبحان اللہ! اس آسمان کے نیچے ایسے ایسے لطائف اور شگوفے بھی پھوٹتے ہیں۔محترم طائفۃ جمع کا صیغہ نہیں،بلکہ اسم جمع ہے۔اس کے معنی جماعت اور گروہ کے ہیں اور اس کی جمع طائفات اور طوائف آتی ہے۔اگر یہ جمع کا صیغہ بھی ہوتا تو بھی اس سے آنجناب کا مندرجہ بالا استدلال انتہائی مضحکہ خیز ہوتا،کیونکہ جمع کم از کم تین کے لیے استعمال ہوتی ہے،مگر اس سے تین سے زیادہ افراد پر جمع کا اطلاق کیسے ممنوع ہوا؟ کیا تین سے زیادہ افراد پر جمع کا اطلاق نہیں ہو سکتا؟ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر قبیلے والوں سے یہ فرمایا تھا کہ تم میں صرف اور صرف تین آدمی حصول علم دین کے لیے نکلیں،خبردار کوئی چوتھا نہ نکلنے پائے ورنہ جمع کا اطلاق غلط ہو جائے گا؟

حضرت! اس آیت سے علما وطلبہ کرام کا فرضیت جہاد سے استثنا بالکل درست ہے،کیوں کہ پاکستان کی ہر قوم اور ہر قبیلہ ایک ''فرقۃ'' ہے اور ہر فرقے میں سے چند منتخب لوگوں کا ایک ''طائفۃ'' حصول علم دین کے لیے مدارس کی خاک چھانتا ہے اور پھر آپ نے یہ کیسے فرض کر لیا کہ دیوبند کے ساڑھے بارہ ہزار مدارس کے 30 لاکھ طلبہ میں سے کوئی بھی جہاد کے لیے نہیں جاتا؟ آپ کا کیا خیال ہے کہ جو جہاد پر جایا کرے،وہ اشتہار دیا کرے یا لاؤڈ اسپیکر پر اعلان کر کے جایا کرے؟ اگر آپ زمینی

حقائق دیکھنے سے معذور ہیں تو حسنِ ظن سے کام لینے میں آخر کیا قباحت ہے؟

آنجناب نے قبائلیوں کی پاک فوج کے خلاف جنگ کو دفاعی جہاد قرار دیا ہے اور پاکستان میں ہونے والے فدائی حملوں کو ناجائز قرار دیا ہے۔کیوں؟ کیا آپ نہیں جانتے کہ پاکستان میں فوجیوں پر ہونے والے حملے اسی ''دفاعی جہاد'' کی حکمت عملی کا ایک حصّہ ہیں؟ مجاہدین وزیرستان نے مسلسل کئی سال کی ظالمانہ بم باریوں، آپریشنوں اور ڈرون حملوں سے مجبُور ہو کر جنگ کی حکمت عملی کو تبدیل کیا ہے اور اس کا دائرہ کار وزیرستان کی پہاڑیوں سے پنجاب کے شہروں تک پھیلا دیا ہے۔کیا وجہ ہے کہ وزیرستان میں موجود فوج پر حملہ کرنا جائز اور پنجاب میں ناجائز ہے؟ کیا یہ فوج ان کے خلاف جنگ میں شریک نہیں ہے؟ اگر نہیں تو وزیرستان میں فوج کے قلعوں اور کیمپوں پر ہونے والے حملے کیونکر جائز ہیں جبکہ ان میں موجود فوج بھی بالفعل جنگ میں شریک نہیں؟ وہاں جائز اور یہاں ناجائز ہونے کی وجہ؟ پاکستانی فوج نے وطیرہ بنا رکھا ہے کہ آئے روز ان پر وحشیانہ بم باریاں اور ڈرون حملے کرتے رہتے ہیں۔کیا وہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں؟ کیوں؟

آپ نے فرمایا ہے کہ: ''جب ایک خودکش حملہ آور کو معلوم ہے کہ اس کے حملے سے پولیس اور سیکورٹی اہل کاروں کے ساتھ عام شہری شہید ہوں گے تو کیا اب بھی یہ قتل عمد نہیں ہے؟''

محترم! آپ کی حالت قابل رحم ہے۔ذرا ا بتلایئے کہ اس زمانے میں حملے کا وہ کون سا طریقہ ہے جس میں کسی بے گناہ شہری کی ہلاکت کا کوئی امکان بھی نہ ہو اور وہ کون سا ہتھیار ہے جو پھٹنے سے پہلے بے گناہوں کو تو ایک کونے میں لے جا کر کھڑا کر دے اور پھر سب گناہ گاروں کے درمیان جا کر پھٹ جائے، جس سے گناہ گاروں کے تو پرخچے اڑ جائیں اور بے گناہ شہریوں کو خراش بھی نہ آئے؟ جنابِ من! کیا افغانستان اور عراق میں امریکی افواج پر ہونے والے فدائی حملوں کی زد میں بھی عام شہری نہیں آجاتے؟ ان فدائی حملہ آوروں کے بارے میں آنجناب کا کیا فتویٰ ہے؟ کیا وہ بھی قتل عمد کے سنگین جرم کی وجہ سے ملعون، جہنمی اور مغضوب علیہم ہیں؟ اگر نہیں تو پھر یہ کیوں؟ اس زمانے میں استعمال ہونے والے ہتھیاروں سے عام شہریوں کو بالکل بچانا تو بے حد مشکل ہے۔تو آپ کا کیا مشورہ ہے کہ مجاہدین صرف ڈنڈوں اور سونٹوں سے جنگ کیا کریں؟

آپ نے فرمایا ہے کہ: ''اور جب تک پاکستان میں شریعت نافذ نہیں ہوتی، اس وقت تک کشمیر کو آزاد کروا کر پاکستان سے اس کے الحاق کے لیے ہونے والے اس جہاد کو اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے ہونے والا جہاد فی سبیل اللہ قرار دینا ایک زیادتی اور خلاف واقعہ امر ہے۔کشمیر کا موجودہ جہاد بھی جہاد ہے، لیکن جہاد آزادی ہے''۔

بندہ اس بات کا مفہوم بالکل بھی نہیں سمجھا۔یہ جہاد آزادی کیا ہوتا ہے؟ اس کی کیا حیثیت ہے؟ اور کفار سے آزادی حاصل کرنے کے لیے جہاد کرنا کیوں جہاد فی سبیل اللہ نہیں ہے؟ اور کشمیر کا یہ جہاد آزادی جائز ہے یا ناجائز؟ نیز فلسطینیوں کے جہاد آزادی کے بارے میں محترم کی کیا رائے ہے؟

آخری بات آپ کی خدمت میں یہ عرض ہے کہ موجودہ حالات میں علمائے دیوبند سے آپ کو شکوہ کسی حد تک بجا ہے، لیکن اگر آپ ان کی مجبُوریوں پر ایک نگاہ ڈال لیتے تو ان سے اس قدر خفا نہ ہوتے۔اس وقت ملک میں افراتفری اور نفسانفسی کا عالم ہے۔حکومتی پروپیگنڈا مشینری رات دن پورے زور وشور سے ان کے خلاف پروپیگنڈے میں مصروف ہے۔ان کی حمایت کرنا یا ان کے موقف کو بیان کرنا حکومت سے ٹکر لینے کے مترادف ہے۔میں خود تو ٹی وی نہیں دیکھتا، مگر سنا ہے کہ جب کسی چینل پر حکومتی مفادات کے خلاف کوئی بات دکھائی جانے لگے تو اسی وقت اس کی اسکرین آف کر دی جاتی ہے۔دن رات پھیلائے جانے والے مکروہ پروپیگنڈے کی رو میں بڑے بڑے بہہ رہے ہیں۔دیوبندی علما کرام تک جو خبریں پہنچ رہی ہیں، وہ حکومتی ذرائع سے نشر شدہ ہیں جن پر یقین کرنا حماقت ہے۔مجاہدین کا علما کرام سے ملنا جوئے شیر لانے کے برابر ہے کہ وہ انہیں صحیح حالات بتا سکیں اور نہ ہی علمائے کرام کے لیے ہر ایک پر اعتماد کرنا ممکن ہے۔ایک دھند چھائی ہوئی ہے جس میں صحیح حالت کا پتہ لگانا بے حد مشکل ہے۔اور پھر علمائے کرام کو اس بات کا خیال کرنا بھی ضروری ہے کہ اگر وہ عمومی فتویٰ جاری کریں تو کوئی غلط گروہ اس سے فائدہ نہ اٹھائے۔لہٰذا ان حالات میں اگر دیوبندی علما کرام کسی نتیجے پر نہیں پہنچ پاتے یا اپنے موقف کا برسرِعام اظہار نہیں کر سکتے تو انہیں مطعون کرنا کوئی شرافت نہیں۔حافظ صاحب! اس وقت پاکستانی حکومت مجاہدین کو ملیامیٹ کرنے پر تلی ہوئی ہے اور یوں کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ اس وقت ان مجاہدین کی چند غلطیوں کی یا چند ایک غلط افراد کی آڑ لے کر ان کے خلاف نفرت پھیلانا اور مضمون بازی کا بازار گرم کرنا امریکہ کے ہاتھ مضبوط کرنے کے مترادف ہے۔

انہی گزارشات پر اکتفا کرتا ہوں۔گستاخی پر معذرت!

عبدالرحیم خان

زیرگی، ڈومل، بنوں

☆☆☆☆☆

بقیہ: اسامہ اور کی القاعدہ قیادت کی زندگی! ''اتحادیوں کی بدنیتی''............

ان حشیشین نے بھی تو جاسوسی، عورت اور مال کا ہر داؤ آزما لیا، اپنے ترکش کے کامیاب تیر بھی استعمال کر لیے لیکن کچھ ہاتھ نہ آیا۔شاید اللہ کا یہ چنیدہ شخص اپنی بات میں سچّا نہیں تھا گر نہ ضرور دشمن کا ہدف بن جاتا۔وہ اگر حقیقی معنوں میں کفر سے پنجہ آزما ہوتا تو شہید ہو جاتا۔یہ تو چند مثالیں ہیں ورنہ امت کی زرخیز تاریخ سب کے سامنے ہے۔

پس قریش مکہ، مشرکین عرب، منافقین مدینہ، یہود مدینہ، قیصر و کسریٰ کی سلطنتیں، رچرڈ اور دوسرے صلیبی حکمران اگر بدنیت نہ ہوتے تو ان معترضین کے قاعدے کے مطابق وہ لوگ ہر حال میں دشمن کا ہدف بن جاتے۔اگر مذکورہ بالا ہستیوں کا بہانہ بنا کر امت پر چڑھائی کرنا ان کا مقصد نہ ہوتا تو یہ ابطال ہر صورت ختم ہو جاتے۔

ہم جیسے ناقص الفہم لوگوں کو کیا خبر کہ شام و فلسطین جیسے زرعی اثاثے (آج کے ایٹمی اثاثے) رکھنے والے ممالک پر قبضہ کا بہانہ بنانے کے لیے صلاح الدین ایوبی (آج اسامہ بن لادن اور القاعدہ قیادت) کی زندگی ضروری تھی۔اسی مقصد کی خاطر صلاح الدین ایوبی (اسامہ بن لادن) کے خیمے (تورابورا) میں پہنچ کر حشیشین (CIA) نے اس کو چھوڑ دیا (اطلاع پر حملہ نہ کیا)۔صلیبی جاسوسی نظام (آج کا ڈرون) اس کے بعد (تورابورا کے بعد) بھی صلاح الدین (اسامہ بن لادن) کو کئی سالوں تک تلاش کرنے میں ناکام رہا۔شاید اس سب کی وجہ صلیبی حکمرانوں، حشیشین (امریکہ، اتحادیوں اور CIA) کی بدنیتی ہی تھی۔بات وہی ہے

؎ تمہید سے تم گزرے ہی نہیں، اب قصہ سارا کیا جانو!!!

☆☆☆☆☆

پاکستان کے مستقبل کے ساتھ ہماری وابستگی

رابرٹ ایم گیٹس............امریکی وزیر دفاع

جنوری 2010 کے آخری عشرے میں امریکی وزیر دفاع رابرٹ گیٹس نے پاکستان کا دورہ کیا۔ دورے کے آغاز سے قبل اس نے پاکستان سے متعلّق صلیبی عزائم کا اظہار کیا۔ سوچنے اور سمجھنے والوں کے لیے یہ تحریر بہت سے دریچوں کو وا کرے گی۔

لگ بھگ پچیس برس قبل 1986 میں راقم الحروف پہلی بار ملک کے عسکری راہ نماؤں سے ملاقات اور سرحد کے ساتھ مزاحمت کی تربیت کا بچشمِ خود مشاہدہ کرنے کے لیے پاکستان کے دورہ پر اسلام آباد آیا۔ اُس وقت ہمارے دونوں ممالک ایک مشترکہ دشمن کا مقابلہ کرنے کے لیے بے مثال انداز سے مل جل کر کام کر رہے تھے۔ اس کوشش کے سلسلے میں ہماری افواج نے اکٹھی تربیت پائی، ہمارے انٹیلی جنس اداروں نے اطلاعات کا تبادلہ کیا اور ہمارے راہ نماؤں نے تزویراتی امور کے بارے میں ایک دوسرے سے صلاح مشورے کیے۔ یہ طویل المیعاد دوستی مشترکہ عزم وارادہ، نصب العین اور فائدے کے عظیم احساس پر مبنی تھی۔ 1990ء کے عشرہ کے اوائل میں، میں حکومت میں ہی تھا جب سوویت یونین اس خطہ سے چلا گیا اور امریکہ نے افغانستان کو تقریباً خیر باد کہہ دیا اور پاکستان کے ساتھ دفاعی تعلقات کم کر دیے، جو امریکہ کی مقننہ اور پالیسی سازوں کی نیک نیتی مگر ناعاقبت اندیشی پر مبنی ایک سنگین غلطی تھی۔ شکر ہے کہ زمانے بدل گئے لیکن بایں ہمہ ذرائع ابلاغ میں اب بھی دونوں اقوام کے مابین ''عدم اعتمادی'' کی باتیں کی جاتی ہیں۔ جب میں پاکستان کے سویلین اور عسکری راہ نماؤں سے ملاقاتیں کروں گا تو میں زور دے کر کہوں گا کہ امریکہ ماضی کے شکوے شکایات سے دست بردار ہونا چاہتا ہے، وہ شکوہ شکایتیں جو فریقین کو ایک دوسرے سے ہیں اور اُس کے بجائے مستقبل کے وعدے پر توجہ مرکوز کرنا چاہتا ہے۔ میں صدر اوباما کے پیغام کا اعادہ کروں گا کہ امریکہ ایک جمہوری پاکستان کے ساتھ مستحکم، طویل المدت اور تزویراتی اشتراک کار کا مکمل عزم کیے ہوئے ہے۔ ایسے پائیدار تعلقات جو مشترکہ مفادات اور باہمی احترام پر مبنی ہوں اور جو مستقبل میں سلامتی میں تعاون سے لے کر اقتصادی ترقی تک کئی سطحوں پر فروغ پاتے رہیں اور مزید گہرے ہوں۔

آج پاکستان اور امریکہ ایک مشترکہ خطرہ کے خلاف حلیف ہیں۔ جیسا کہ ماضی میں پاکستان اور امریکہ ایک مشترکہ خطرہ کے خلاف حلیف تھے۔ جیسا کہ پاکستان کے سب لوگ بھی آگاہ ہیں کہ متشدد انتہا پسند معصوم شہریوں، سرکاری و مذہبی اداروں اور سیکورٹی فورسز پر حملے کرتے ہیں اور یہ سب کچھ وہ اس ملک اور اس کی ثقافت کی جڑیں کھوکھلی کرنے کے لیے کر رہے ہیں۔ اتنی بڑی تعداد میں پاکستانی فوجیوں کی زبردست قربانی، گزشتہ تین برسوں کے دوران لگ بھگ دو ہزار اہل کاروں کی قربانی ،اُن کی بہادری اور اپنے شہریوں کی حفاظت کے لیے ان کی وابستگی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ یہ قربانی جہاں اس ملک کو درپیش سلامتی کے مسائل کے حجم کی مظہر ہے، وہیں لاقانونیت والے علاقوں اور اس آویزش کے خاتمے کے لیے ہماری دونوں اقوام کے عزم وارادہ کو مجتمع کرنے کی ضرورت کو بھی عیاں کرتی ہے۔

امریکہ اور عالمی برادری صورت حال کی سنگینی کو سمجھتے ہیں اور پاکستان کی جانب سے اپنے ملک کے تمام علاقوں میں امن کی بحالی کی کوشش کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اس مقصد کے حصول کے لیے امریکہ نے پاکستان کی فوج کی صلاحیتوں کو بڑھانے اور ساز وسامان حاصل کرنے میں اعانت کی کوششیں تیز کر دی ہیں جو کہ ایک حجم اور پیچیدگی کے حامل خطرے سے نمٹنے کے لیے ضروری ہیں۔ ان کوششوں میں ہمارے فوجی تبادلوں اور تعلیم وتربیت کے پروگراموں کو تقویت دینا شامل ہیں۔ ہمارے تمام تر فوجی تعلقات میں امریکہ کے لیے راہ نما اصول یہ ہے کہ پاکستان کو اپنے اقتدار اعلیٰ کے تحفظ اور اُن عناصر کو جو اس ملک میں دہشت گردی کو فروغ دیتے ہیں اور بیرون ملک حملوں کی منصوبہ بندی کرتے ہیں' کو نیست ونابود کرنے کے لیے جو کچھ مدد دی جا سکتی ہے، دی جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ امریکہ یہ بھی سمجھتا ہے کہ محض فوجی اعانت سے پاکستان کو تشدد آمیز انتہا پسندی کا مسئلہ حل کرنے میں مدد نہیں ملے گی، اس لیے پاکستان کے عوام کی ممکنہ صلاحیتوں کو جلا بخشنے کے لیے سرمایہ کاری کر کے سویلین امداد میں اضافہ کیا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ خطہ میں یہ تشویش پائی جاتی ہے کہ افغانستان میں امریکی موجودگی میں اضافہ سے پاکستان میں حملوں میں اضافہ ہوگا۔

یہ یاد رکھنا اہم ہے کہ پاکستانی طالبان' افغانستان میں طالبان اور القاعدہ کی ملی بھگت کے ساتھ کام کرتے ہیں لہٰذا ان گروہوں کو الگ کرنا ناممکن ہے۔ اگر تاریخ کوئی پیمانہ ہے تو سرحد کے آر پار طالبان کے محفوظ ٹھکانے آئندہ چل کر دونوں ملکوں پر مزید ہلاکت خیز اور مزید ڈھٹائی کے ساتھ حملوں کا سبب بنیں گے، اس قسم کے حملے جو اس سے پہلے بھی بڑے بڑے پیمانے پر شہریوں کی جانیں لے چکے ہیں۔ بعض متشدد انتہا پسند گروہوں اور دوسروں کے درمیان تمیز کرنا سودمند نہ ہوگا۔ صرف ان گروہوں پر سرحد کی دونوں جانب سے دباؤ ڈال کر تباہ کرنے سے ہی افغانستان اور پاکستان اس عفریت سے ہمیشہ کے لیے چھٹکارا پا سکیں گے جو یہاں اور بیرون ملک دہشت گردی پھیلاتے ہیں۔ اب جبکہ ہمارے دونوں ملک سرحدوں کے ساتھ ایک بڑے چیلنج سے نبرد آزما ہیں، امریکہ پاکستان کے علاقائی اور عالمی قیادت کے کردار کا اعتراف کرتا ہے، خصوصاً سرقہ بازی اور منشیات کی اسمگلنگ ایسے معاملات ہیں' جن میں پاکستان نے قابل قدر کارنامے سرانجام دیے ہیں۔

میرے دورہ کی اہم وجوہات میں سے ایک افغانستان کے استحکام کا پاکستان کے ساتھ تعلّق، خطہ میں وسیع تر استحکام، ایشیا میں انتہا پسندی کا خطرہ، ناجائز منشیات اور اس کے تباہ کن عالمی اثرات کو کم کرنے کی کوششیں اور بحری سلامتی اور تعاون کے بارے میں وسیع تر تزویراتی مذاکرات کو فروغ دینا ہے۔ ان تمام شعبوں میں پاکستان ایشیا میں تمام ملکوں کے درمیان اچھے تعلقات برقرار رکھنے میں مرکزی کردار ادا کر سکتا ہے جو اس خطہ میں سلامتی کی شرطِ اول ہے۔ میرا دورہ اس خطہ کے حوالہ سے ایک نازک دور میں ہو رہا ہے۔ متعدد مسائل درپیش ہیں لیکن مجھے یقین ہے کہ امید اور رجائیت کا جواز موجود ہے، مشترکہ اہداف اور متعدد معاملات میں تعاون کے ساتھ پاکستانیوں اور امریکیوں کی نئی نسل یہ سیکھ رہی ہے کہ طویل المدت اتحادی، اشتراکِ کار اور دوستوں کا کیا مطلب ہوتا ہے جو ہماری اقوام کے مابین اعتماد کے رشتہ کی تجدید اور استحکام کے لیے متحد ہیں۔

☆☆☆☆☆

جو باقی کام ہے، وہ قرض تم پر!

حسان یوسفی

نمازِ عصر کی جماعت مکمل ہوئی تو میں نے مصحفِ قرآنی اٹھایا اور کمرے سے باہر نکل کر کھلی فضا میں آبیٹھا۔

ماہِ رمضان میں عصر سے مغرب کی ساعتیں...... اپنے فضائل و برکات کے اعتبار سے...... بہت خاص ہوا کرتی ہیں۔ اور اگر یہی ساعتیں میدانِ رباط و جہاد میں میسر آجائیں تو سونے پر سہاگہ ہو جاتا ہے..................

چنانچہ برکت کے انھی لمحات سے مستفید ہونے کے لئے میں اپنے مرکز سے باہر خوبصورت درختوں اور پتھریلے پہاڑوں کی آغوش میں آبیٹھا اور قرآن پاک کی تلاوت شروع کر دی۔

انھی دنوں مجاہدین کی کامیاب کارروائیوں کے جواب میں کفار کے حملوں میں کافی تیزی آچکی تھی اور خصوصاً ان کے جاسوسی طیاروں کی پروازیں خطرے کی گھنٹیاں بجاتی رہتی تھیں۔

ابھی میں تلاوت کلام پاک میں مصروف تھا کہ میری یکسوئی میں خلل ڈالتے ہوئے...... کچھ بھنبھناہٹ سی...... مجھے کانوں میں محسوس ہوئی۔ اور کچھ ہی دیر میں یہ بھنبھناہٹ تیز ہوگئی۔ مجھے اندازہ ہو گیا کہ جاسوسی طیارہ پرواز کر رہا ہے۔ میں نے آسمان کی جانب نگاہ اٹھائی، رب تعالیٰ کے حضور اس کے شر سے حفاظت کی دعا مانگی اور دوبارہ تلاوت میں مشغول ہو گیا۔ کچھ دیر اسی طرح آواز آتی رہی......مگر کچھ دیر کے بعد مجھے آواز میں تکرار محسوس ہوئی۔ میں نے غور کیا تو اندازہ ہوا کہ ایک سے زائد جاسوسی طیارے ہیں......اور تکرار مزید بڑھی تو معلوم ہوا کہ اب بیک وقت تین جاسوسی طیارے پرواز کر رہے ہیں اور بہت نیچی پرواز کر رہے ہیں۔

میرے دل میں یک لخت خطرے کی لہر دوڑ گئی...... دل کی دھڑکن تیز ہونے لگی۔ میں نے مرکز کے مسئول ابراہیم بھائی کو آواز دی۔

''ابراہیم بھائی! ان طیاروں کے تیور آج کچھ اچھے نہیں لگ رہے۔ ایسا کریں کہ ساتھیوں کو جنگل میں بکھیر دیں''۔

ابراہیم بھائی نے مشورہ قبول کرتے ہوئے فوراً ساتھیوں کو جنگل میں بکھیر دیا اور مرکز کو خالی کر دیا...... تاکہ خدانخواستہ اگر طیارے مرکز کو نشانہ بنائیں تو ساتھی محفوظ رہیں..................

خطِ اول پر مجاہدین کا قیام اس انداز میں تھا کہ ان کے مختلف مجموعات کو بہ کو بکھرے ہوئے تھے اور ان کے مراکز جا بجا پھیلے ہوئے تھے۔ ہمارے مرکز کے قریب دو دیگر مراکز بھی تھے۔ ایک مرکز کے مسئول مصباح تھے اور دوسرے مرکز کے ذمہ دار عبدالہادی تھے۔

جاسوسی طیاروں کی آواز سن کر اور پرواز دیکھ کر میں سوچنے لگا کہ شاید یہ ان تین مراکز میں سے کسی کو نشانہ بنانا چاہتے ہیں۔ اس دوران آدھا پونا گھنٹہ گزر گیا۔ اس گومگوں کیفیت کے ہوتے ہوئے بھی میں منتشر ذہن کے ساتھ بدستور قرآن مجید ہاتھ میں تھامے تلاوت کر رہا تھا۔ ایسے میں یکدم میزائیل آنے کی تیز آواز آئی اور ساتھ ہی زوردار دھماکہ ہوا۔ اس کی دھمک اس قدر شدید تھی کہ میں خود اپنی جگہ سے ہل گیا۔ میں فوراً اٹھا اور اپنی پوزیشن کو محفوظ بنانے کے لئے درخت کی اوٹ میں آبیٹھا۔ دل کی دھڑکن بہت تیز ہو چکی تھی اور کچھ خوف سا بھی محسوس ہو رہا تھا۔ ابھی میں اسی کیفیت میں تھا کہ ایک اور میزئیل کی آواز آئی اور پھر زوردار دھماکہ ہوا......جس سے زمین ایک مرتبہ پھر لرزی۔

اس دوران خوف کے باوجود میرے حواس برقرار رہے...... میں نے دیکھا کہ اپنا مرکز تو سلامت ہے، چنانچہ سمجھ گیا کہ کسی دوسرے مرکز کو نشانہ بنایا گیا ہے۔ میں ابھی چاہ ہی رہا تھا کہ جلد اٹھوں اور اس سمت جاؤں جہاں دھماکہ میزائیل گرے ہیں، ابراہیم بھائی نے کہا:

''عاصم بھائی! آپ اور مہاجر بھائی جلدی جایئے اور وہاں کی خیریت معلوم کیجئے''۔

میں اٹھا اور مہاجر بھائی کو آواز دی۔ وہ آ گئے تو میں انھیں لے کر چل دیا۔ اتنے میں مجھے کسی نے آواز دی۔

''عاصم بھائی! رکیے، میں بھی آ رہا ہوں''۔

میں نے دیکھا کہ حسین بھائی بھاگتے ہوئے ہماری طرف آ رہے ہیں۔ پھر ہم تینوں تیز قدموں کے ساتھ اس سمت بڑھنے لگے جہاں سے دھماکوں کی آواز آئی تھی۔

پانچ منٹ کا فاصلہ طے کرنے کے بعد ہم اس پگڈنڈی میں پہنچ گئے جو عرب مجاہدین کے مرکز کو جاتا تھا۔ وہاں پہنچ کر دیکھا تو ہمیں دھوئیں کے آثار بھی اسی جگہ سے اٹھتے دکھائی دیئے۔

عجیب کیفیت تھی...... جوں جوں اس طرف بڑھتے جا رہے تھے، دل کی دھڑکن تیز تر ہوتی جا رہی تھی۔ ذہن میں مختلف خیالات ابھرتے۔

''نجانے کون کون شہید ہو گیا؟...... کیا کوئی وہاں بچا بھی......؟ نجانے آج کس کس کے ٹکڑے اٹھانے پڑیں گے؟''

پھر میں ان خیالات کو جھٹکتا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ ''یا رب! تو ہی سب سے بڑا ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔ یا اللہ! تمام مجاہدین کی حفاظت فرما۔ یہ حرم کے بیٹے جو اپنا سب کچھ چھوڑ کر ......صرف تیری ہی رضا کی خاطر یہاں ہجرت کر کے آئے ہیں...... ان کا تیرے سوا کوئی سہارا نہیں......ان کو اپنی امان میں رکھ!'' اور ساتھ ہی آنکھیں بھیگتی جا رہی تھیں۔

جاسوسی طیاروں کی آواز بدستور بہت تیز سنائی دے رہی تھی۔ اس بات کا خطرہ بھی تھا کہ وہ دوبارہ میزائیل داغیں گے۔

ہم آگے بڑھے تو دیکھا کہ اس کیفیت و حالت میں بھی ایک حرم کا بیٹا، وہاں راستے میں بیٹھا...... مصحفِ قرآنی ہاتھ میں لئے...... اللہ تعالیٰ سے ہم کلام تھا۔ ہم اس کے پاس آئے تو اس نے کہا:

''ابھی آگے نہ جاؤ...... جو ہونا تھا، وہ ہو چکا...... جاسوسی طیارے بالکل سر پہ ہیں...... آج لگتا ہے وہ دوبارہ میزائیل داغیں گے''۔

مگر ہم تینوں نے عزم کر لیا تھا کہ کچھ بھی ہو، وہاں جائیں گے۔ شاید وہاں کسی کو ہماری

ضرورت ہو۔ مغرب کی نماز میں دو، تین منٹ باقی تھے۔ ہم مزید آگے چلے تو دیکھا کہ مصباح بھی بھاگتے ہوئے اس طرف جارہے ہیں۔ سامنے ان کا مرکز آ گیا جس سے دھواں اٹھ رہا تھا اور اس سے ہٹ کر کچھ فاصلے پر ایک گاڑی کھڑی تھی جو جل رہی تھی......اس پر بھی ایک میزائیل داغا گیا تھا۔

مرکز اور گاڑی کے قریب جانے کی کسی کو ہمت نہیں ہو پا رہی تھی کیونکہ جاسوسی طیارے بہت نیچی پرواز کر رہے تھے، اور اس بات کا پورا امکان تھا کہ وہ مرکز اور گاڑی کے قریب جانے والے کو نشانہ بنائیں گے۔

مگر اس حالت میں مصباح بلاخوف وخطر بھاگتے ہوئے اس طرف گئے اور ساتھ ساتھ با آوازِ بلند ساتھیوں کے نام پکارتے جارہے تھے۔ گاڑی کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ اندر چار مجاہدین کی لاشیں جلی ہوئی ہیں۔

''حاجی صابر، عبداللہ، موسیٰ، ابوعلی.....'' مصباح دیوانوں کی طرح اونچی آواز میں ان ساتھیوں کے نام لے رہے تھے۔ دنیا ومافیہا سے بے نیاز......عجیب وجدانی کیفیت طاری تھی۔ اتنے میں مغرب کا وقت داخل ہو گیا۔ اس عالم میں مصباح وہاں سے ہٹ کر مرکز کے سامنے وسیع صحن میں اکیلے کھڑے ہو گئے۔ دور کھڑے سب ڈر رہے ہیں کہ جاسوسی طیارے کسی بھی لمحے ان کو نشانہ بنائیں گے.....مگر ہر چیز سے بے پرواہ......وہ اکیلے کھڑے ہوئے اور با آواز بلند اذان دینا شروع کر دی۔

ایسا منظر تھا کہ عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام......ایک طرف ساتھیوں کی لاشیں پڑی ہیں، غم واندوہ سے دل شکستہ ہے......دوسری طرف طیاروں کی بھنبھناہٹ ہے، خوف ودہشت کا عالم ہے......مگر اللہ کے اس بندے کو دیکھو کہ اس حالت وکیفیت میں بھی اکیلا کھڑا ہے اور اللہ رب العالمین کی کبریائی بیان کر رہا ہے۔

میں نے مہاجر بھائی سے کہا: ''روزہ افطار کرنے کا وقت ہو چکا ہے اور ساتھیوں کی لاشیں بھی اٹھانی ہیں۔ افطار کے لئے ہمارے پاس کچھ ہے بھی نہیں''۔

خیر ہم گئے اور جلدی جلدی گاڑی سے جلی ہوئی لاشیں نکالنے لگے۔ تین لاشیں سلامت نکال لیں اور چوتھی لاش کے ٹکڑے جمع کرنے لگے۔ یہ ایسا لمحہ تھا کہ دل پر پہاڑوں کا بار محسوس ہو رہا تھا...... ٹانگیں زمین میں گڑتی معلوم ہو رہی تھیں......اور اگر اسلام نہ ہوتا تو شاید زندگی گزارنا بھی دشوار ہو جاتی۔ مگر ہم نے صبر سے حاجی صابرؒ کے تمام ٹکڑے جمع کئے۔

جب اس کام سے فارغ ہوا تو مجھے بھوک محسوس ہونے لگی۔ مگر اگلے ہی لمحے اس خیال سے دل میں سکینت محسوس ہوئی کہ مجھے اپنی زندگی میں اسلاف کی طرح کا لمحہ میسر آ گیا......کہ افطار کا وقت ہے اور کچھ کھانے کو میسر نہیں ہے۔ یہ سوچ کر دل بہت مطمئن ہوا اور زباں رب کی حمد بیان کرنے لگی۔

لیکن جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے کہہ دیا ہے: ''**لئن شکرتم لازیدنکم**'' (ابراھیم)......

تھوڑی ہی دیر میں ایک عرب بزرگ دوعدد سیب لے آئے اور کہنے لگے:

''بیٹا! روزہ افطار کرلو۔ جو کچھ ہوا، وہ بیشک اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ہوا۔ کچھ غم نہ کرو...... یہ تو راہِ خدا کی مقتضیات ہیں......اور یہ تو اللہ تعالیٰ کا انعام ہے۔ اللہ تعالیٰ تو خود شہداء کو چنتے ہیں......''**ویتخذ منکم شھداء**'' (آل عمران)......اور کفار کو اس چیز کا ذریعہ بناتے ہیں۔ پس جو شہید ہو گئے، وہ کامیاب ہو گئے، اور جس کے جسم کے چیتھڑے اڑ گئے تو وہ قیامت کے دن خوشی خوشی اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گا۔ جب اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے کہ اے میرے بندے! یہ تیرے ساتھ کیا ہوا؟ وہ خوشی اور فخر سے کہے گا کہ اے اللہ! یہ تو تری ہی عطا کردہ جان تھی اور تیرے لئے ہی میں نے اپنے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کروا دیئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے سے بہت خوش ہوں گے اور ہمیشہ ہمیشہ کی جنتوں کا مسکن عطا فرمائیں گے......

اسے فرشتوں کا سلام ملے گا، **سلام علیکم طبتم فادخلوھا خالدین (الزمر)**......

انبیاءؑ کی رفاقت عطا ہو گی......حوروں کی آغوش میسر آئے گی......سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہو گا...... یہاں تک کہ وہ خواہش کرے گا کہ کاش میری دس جانیں ہوں اور میں دس مرتبہ انھیں تیری خاطر قربان کروں اور اپنے جسم کے چیتھڑے اڑواؤں۔۔۔

پس تم غم نہ کرو، یہ لاشیں دیکھ کر افسردہ نہ ہو، یہ ساتھی تو بہت خوش ہوں گے کہ انھیں اپنی منزل مل گئی......تم بھی رب سے یہی منزل مانگو۔ دنیا والے چاہے تم پر ہنسیں یا تمہیں دیوانہ کہیں، تم بالکل پرواہ نہ کرو......اور جان رکھو کہ یہی اصل کامیابی ہے''۔

ان باتوں کا سننا تھا کہ یک دم تمام بوجھ ہلکا ہو گیا، اور ہم اللہ کا شکر ادا کرنے لگے۔ میں نے وہ سیب لئے......ایک مہاجر بھائی کو دیا۔ دیکھا تو حسین بھائی نظر نہ آئے۔ میں نے انھیں آواز دی۔ وہ چلے آئے تو میں نے کہا: ''یہ لو سیب اور افطاری کرلو۔ بہت دیر ہو چکی ہے''۔

کہنے لگے: ''میں نے تو افطاری کر لی ہے''۔

میں نے کہا: ''کیا مطلب! یہاں تو کچھ کھانے کو نہیں......آپ نے کیسے افطاری کر لی؟''

کہنے لگے: ''الحمدللہ کہ اس ذات نے آج مجھے صحابہ کرامؓ کی سنت تازہ کرنے کا موقع عطا کیا۔ جس طرح صحابہؓ نے سریۂ خبط میں جب کھانے کو کچھ نہ تھا...... درختوں کے پتے کھائے تھے، میں نے آج گھاس کھا کر افطاری کی ہے''۔

وہ یہ کہہ رہے تھے اور بہت خوش تھے۔ اور سننے والوں کی آنکھیں نم تھیں۔

یہ کیسے لوگ ہیں جو چودہ صدیوں پرانی تاریخ دہرا رہے ہیں۔ دنیا انھیں دہشت گرد کہہ رہی ہے، اپنے لوگ انھیں خبطی اور دیوانہ کہہ رہے ہیں مگر یہ اپنی دھن میں مگن قربانیوں کی لازوال داستان رقم کر رہے ہیں، اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عین نقشِ قدم پر چلتے رہے ہیں اور اللہ رب العزت کے یہاں سرخرو ٹھہر رہے ہیں۔ دنیا کچھ بھی کہے...... یہ لوگ حق کو جان کر اس پر ثابت قدم ہیں۔ **لا تزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاھرین الی یوم القیامۃ (الحدیث). اللّٰھم توفنا مسلما والحقنا بالصالحین.**

(یہ کوئی افسانہ نہیں......حقیقی تاریخ ہے۔ یہ واقعہ رمضان 1429ھ میں خطۂ خراسان کے محاذ پر پیش آیا۔ اب تو میرے وہ دونوں ساتھی یعنی حسین بھائی اور مہاجر بھائی بھی اپنی نذر پوری کر کے......شہادت کا تمغہ سینے پر سجائے......بارگاہِ ایزدی میں حاضر ہو چکے ہیں اور آج ہم میں نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ جلد ہمیں ان کی رفاقت عطا فرمائے، آمین۔ ان مجاہدین کا عامۃ المسلمین کے لیے پیغام ہے کہ وہ حقیقت کو سمجھیں، حق کو پہچانیں، اور جانیں کہ ان اہلِ حق کی قربانیوں کا قرض ان کے کندھوں پر ہے۔)

2000ء اور 2001ء کے اہم واقعات

محمد ابوبکر صدیق

طالبان امارت اور حکومت شیشان:

شیشان (چیچنیا) کی جنگ 2000ء میں بھی جاری رہی۔ اس دوران جنوری 2000ء کے اواخر میں شیشان کی تحریک آزادی کے بانی اور سابق صدر سلیم خان اندر بایوف امیر المومنین ملا محمد عمر حفظہ اللہ سے ملاقات کے لیے قندھار آئے۔ ان کے ساتھ شیشان کے نامور کمانڈر شامل بسایوف کے سیاسی مشیر ''مولادی اودیوکوف'' بھی تھے۔ اس تاریخی ملاقات کے بعد افغانستان نے تمام دنیا کے دباؤ کو مسترد کرتے ہوئے شیشان کو ایک آزاد مسلم ریاست کے طور پر قبول کر کے اسے کابل میں اپنا سفارت خانہ کھولنے کی اجازت دے دی جبکہ عالم اسلام کے کسی ملک نے آٹھ برس گزرنے کے باوجود اس نوآزاد ریاست کو تسلیم کرنے کی ہمت نہیں کی تھی۔ اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ شیشان کے رہنمایانِ آزادی پختہ فکر مسلمان اور خالص اسلامی نظام کے نفاذ کے قائل تھے، اس لیے عالمی طاقتوں کے نزدیک وہ بھی دہشت گرد اور معتوب تھے۔

افغان طیارے کا اغوا:

فروری 2000ء کے پہلے ہفتے میں طالبان کو اس وقت ایک غیر متوقع صورت حال کا سامنا کرنا پڑا، جب افغانستان کی آریانہ ایئر لائن کا ایک طیارہ اغوا کر کے برطانیہ لے جایا گیا۔ ہائی جیکروں کا تعلّق احمد شاہ مسعود کے گروہ سے تھا۔ طالبان سربراہ نے ہائی جیکروں کے مطالبات مسترد کر دیے۔ اس کے باوجود حیرت انگیز طور پر معاملہ حل ہو گیا اور مسافر بخیریت وطن واپس آ گئے۔

اس سال طالبان مخالف لابی کو ایک کامیابی اس وقت ملی جب مارچ کے اواخر میں طالبان کا مشہور مخالف کمانڈر اسماعیل خان تورون جو ہرات کا سابق گورنر تھا' جیل سے فرار ہو گیا۔

طالبان کے لیے سب سے بڑا مسئلہ یہ تھا کہ اردگرد کوئی ہمسایہ ان کا حامی نہ تھا۔ ان کے بے شمار مسائل کے حل کے لیے کوئی ایک معاون نہ تھا۔ وسط ایشیائی ریاستیں خصوصاً تاجکستان اور ازبکستان طالبان کے مخالف گروہوں کی مددگار تھیں۔ ایران کی کھلم کھلا دشمنی کا مظاہرہ ہو رہا تھا۔ امریکہ کے علاوہ دنیا کی دو بڑی طاقتیں چین اور روس طالبان کو مشرق اور شمال میں گھیرے ہوئے تھیں۔ چین نے سب سے پہلے افغانستان اور وسط ایشیا میں اسلامی تحریکوں کے غلبے کا راستہ روکنے کے لیے اپریل 1996 میں ''شنگھائی 5'' کے نام سے ایک اتحاد قائم کیا تھا، جس میں روس، تاجکستان اور وسط ایشیا کے دیگر ممالک شامل تھے۔

امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کا انتباہ:

امیر المومنین ملا محمد عمر حفظہ اللہ نے ان طاقتوں کو افغانستان میں دخل اندازی کے جواب میں 8 مئی 2000ء کو ایک انتباہی بیان جاری کیا، جس میں تاجکستان اور ازبکستان کو افغان دشمنی سے باز رہنے کی تلقین کی گئی۔ بہرصورت طالبان کے گرد کئی طرح کی محاصرہ بندی کا آغاز ہو چکا تھا۔ مئی کے مہینے میں مفلوک الحال اور قحط زدہ افغانستان پر اقتصادی پابندیاں عاید کرنے کا اعلان کیا گیا۔ یہ افغان عوام کو موت کے منہ میں دھکیلنے اور طالبان حکومت کو مالی بوجھ تلے دبا کر ختم کر دینے کی مذموم کوشش تھی۔ امیر المومنین ملا محمد عمر حفظہ اللہ نے 20 مئی کو اقوام متحدہ کے اس ناروا فیصلے پر احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ اقوام متحدہ اس غیر منصفانہ فیصلے پر نظرثانی کرے ورنہ حالات کی ذمہ داری اس پر ہو گی تاہم عالمی امن کے ٹھیکے دار اس یہودی ادارے پر کوئی اثر ہونا تھا نہ ہوا۔

شنگھائی کانفرنس:

7 جولائی 2000ء کو تاجکستان کے دارالحکومت ''دوشنبے'' میں ''شنگھائی کانفرنس'' کا انعقاد ہوا، جس میں چین، روس، تاجکستان، قازقستان، کرغیزستان اور ازبکستان کے حکمرانوں نے شرکت کی۔ کانفرنس کی قرارداد میں منظور کیا گیا کہ خطے میں بڑھتی ہوئی ''دہشت گردی اور انتہاپسندی'' پر قابو پانے کی کوشش کی جائے گی۔ سرحد پار سے آنے والی ''دہشت گردی کی لہر'' کو روکنے کے لیے ایک مشترکہ مرکز قائم کیا جائے گا۔ ''شنگھائی 5'' کے شرکا نے اعلان کیا کہ خطے کو مذہبی انتہاپسندی، علیحدگی پسندی اور عالمی دہشت گردی سے خطرہ لاحق ہو چکا ہے۔ ان ممالک نے الزام عاید کیا کہ کابل (یعنی طالبان حکومت) مذہبی انتہاپسندی کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے اور خطے میں دہشت گردی کے فروغ کا ذمہ دار وہی ہے۔ اس کانفرنس کی دوسری قرارداد میں شیشان پر روس کے ظالمانہ قبضے کو سراہا گیا اور اسے روس کا داخلی معاملہ قرار دے کر اس کی تصویب کی گئی۔

افغانستان میں پوست کی کاشت ختم:

دنیا طالبان کے ساتھ جو سلوک کر رہی تھی وہ کسی طرح بھی قرینِ انصاف نہ تھا۔ خصوصاً اقوام متحدہ کا اقتصادی پابندیاں عاید کرنا تو کھلم کھلا ظلم تھا جس کے جواب میں طالبان کسی بھی انتہا تک جا سکتے تھے مگر طالبان نے نہ صرف صبر و تحمل سے کام لیا بلکہ دنیا کو امن و سکون کا گہوارہ بنانے کی حتی المقدور کوشش کرتے رہے۔ اس سلسلے میں طالبان سربراہ نے یکم اگست 2000 کو یہ حکم جاری کیا کہ آئندہ افغانستان کے کسی حصّے میں بھی پوست (افیون) کی کاشت نہیں کی جائے گی۔ افغانستان دنیا بھر میں افیون کی پیداوار کا سب سے بڑا مرکز ہونے کے باوجود 2001 میں اس حکم کی بنا پر افیون کی کاشت نہ ہونے کے برابر تھی۔

افغانستان دنیا بھر میں افیون کی پیداوار کا سب سے بڑا مرکز تھا، مگر طالبان سربراہ نے اپنے اقتصادی مسائل میں شدید اضافے کو بھی برداشت کرتے ہوئے افیون کی کاشت پر پابندی لگا کر دنیا کو منشیات سے پاک کرنے کی جرات مندانہ کوشش کی۔ افسوس کہ اہل مغرب کو طالبان حکومت کے اس کارنامے پر شکریہ کے دو لفظ کہنے کی بھی توفیق نہیں ہوئی اور وہ طالبان کا اس قدر مثبت رویہ دیکھنے کے باوجود انہیں عالمی امن و امان سبوتاژ کرنے کا ملزم گردانتے رہے۔

کشمیر اور فلسطین کے محاذ:

کشمیر کا محاذ ان دنوں کافی گرم تھا۔ اس مسئلے پر پاکستان کی سب سے زیادہ حمایت

کرنے والا ملک افغانستان ہی تھا۔25 اگست کو طالبان سربراہ نے ایک بیان میں واضح طور پر کہا کہ آزادیٔ کشمیری مسلمانوں کا بنیادی حق ہے۔

ستمبر کے اواخر میں اسرائیل نے بیت المقدس،غزہ، بیت اللحم اور مغربی اردن میں فلسطینیوں کے خون کی ندیاں بہانا شروع کریں۔حماس نے اس موقع پر اسرائیل کا بڑی بے جگری سے مقابلہ کیا۔یہ جنگ چار پانچ ماہ تک جاری رہی اور طالبان ہر مرحلے میں حماس کی اخلاقی حمایت کرتے رہے۔

ستمبر 2000ء طالبان مجاہدین نے ایک بار پھر احمد شاہ مسعود کے خلاف پیش قدمی میں کئی کامیابیاں حاصل کیں۔یکم ستمبر 2000ء کو وہ طالقان پر قابض ہوگئے۔اس کے بعد وہ تخار کی طرف بڑھنے لگے۔25 ستمبر کو انہوں نے فرخان کی دہلیز ''چال'' پر قبضہ کرلیا۔اس طرح وادی پنجشیر میں احمد شاہ مسعود کے لیے سخت خطرات پیدا ہوگئے۔

20 دسمبر 2000 کو افغانستان میں کام کرنے والے 74 بیرونی امدادی اداروں نے اقوام متحدہ کے حکم پر اپنی سرگرمیاں بند کرکے واپسی اختیار کرلی۔بے کس اور مصیبت زدہ افغان عوام کے خلاف اقوام متحدہ کا یہ دوسرا بڑا ظالمانہ اقدام تھا۔

بش کا اقتدار:

2001ء کا آغاز ہوا تو طالبان حکومت بظاہر مستحکم تھی، مگر درحقیقت ہولناک خطرات اس کے سر پر منڈلا رہے تھے۔امریکہ میں نیا صدر بش جونیئر اقتدار سنبھال چکا تھا اور اس کے ساتھ ہی یہود کی وہ اسلام مخالف سازشیں عروج پر پہنچ گئی تھیں جن کا سلسلہ گذشتہ برس شروع ہو چکا تھا۔بعض رپورٹس میں کیے جانے والے انکشافات کے مطابق اکتوبر 2000 میں عالمی طاقتوں اور اس خطے میں ان کے ہمدرد ممالک نے طالبان کے خاتمے کے لیے ایک مربوط پروگرام طے کرلیا تھا۔اس پروگرام میں امریکہ اور روس کے ساتھ بھارت اور ایران بھی شامل تھے۔طالبان ان سازشوں سے واقف تھے اور انہیں اس بات کا یقین تھا کہ آج نہی تو کل یہ طاقتیں ان پر چڑھائی ضرور کریں گی تاہم وہ خطرات کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنی پالیسی پر نہ صرف گامزن رہے بلکہ ان کے رویے میں بھی مزید شدت پیدا ہوگئی۔

مشنری سرگرمیوں کا خاتمہ:

اس سال طالبان حکومت نے اسلامی شریعت کے ان تمام احکام کو نافذ کرنے کی طرف توجہ دی جن میں از راہ مصلحت تاخیر کی جاتی رہی تھی۔5 جنوری 2001 کو امیر المومنین نے امدادی کاموں کی آڑ میں عیسائیت کی تبلیغ کرنے والی این جی اوز کے مضر اثرات کی روک تھام کے لیے یہ فرمان جاری کیا کہ اسلام سے برگشتہ ہونے والے کو شرعی سزا کے مطابق قتل کیا جائے گا اور اسلامی عقاید کے خلاف تبلیغی لٹریچر کی اشاعت یا اس میں تعاون کی سزا 5 سال قید ہوگی۔اس حکم کے نفاذ سے این جی اوز کی ارتدادی سرگرمیاں بند ہوگئیں۔

طالبان کی خارجہ پالیسی:

طالبان کی خارجہ پالیسی پر اٹھنے والے سوالات کے جواب میں امیر المومنین نے 15 فروری کو اپنے بیان میں کہا: ''افغانستان کی پالیسی کا عالمی قوانین سے کوئی تضاد نہیں، مگر بعض مغربی قوتیں ہماری دینی وملکی روایات کو برداشت نہیں کرسکتیں''۔

شیخ اسامہ بن لادن کے مسئلے پر اُنہوں نے ایک بار پھر اپنے موقف کا اعادہ کرتے ہوئے امریکہ کو مورد الزام ٹھہرایا اور کہا: ''امریکہ اسامہ بن لادن پر مختلف الزامات عاید کرتا ہے اور صرف اسی بنیاد پر اُن کی حوالگی کا مطالبہ کرنا اپنا حق سمجھتا ہے جبکہ خود امریکہ نے 8 ہزار طلبہ کے قتل کے مجرم جنرل مالک کو اپنی آغوش میں پناہ دے رکھی ہے''۔

☆☆☆☆

بقیہ: یمن: ابرہۂ عصر کے مقابل امت مسلمہ کا نیا مضبوط مورچہ

18 دسمبر 2009 کو امریکہ نے یمن میں کروز میزائلوں سے حملہ کیا۔یہ کروز جبوتی کے سمندر میں کھڑے امریکی بحری بیڑے سے داغے گئے۔اے بی سی ٹیلی ویژن نیٹ ورک نے امریکی حکام کے حوالے سے اطلاع دی کہ ''صنعا کے شمال میں جن اہداف کو نشانہ بنایا گیا تھا، ان میں القاعدہ کا ایک تربیتی کیمپ تھا اور دوسری جگہ پر ایک امریکی تنصیبات پر حملے کی منصوبہ بندی کی جارہی تھی۔ان دونوں مقامات پر امریکی ساختہ دو کروز میزائل داغے گئے تھے اور یمنی سکیورٹی فورسز کی طرف سے ان کے علاوہ ابیان، صنعا اور ارحب میں کاروائیاں کی گئیں''۔اس کارروائی کے بعد مغربی میڈیا نے شیخ انور العلوقی کی شہادت کا خوب پروپیگنڈا کیا لیکن مجاہدین نے اس خبر کی تردید کردی اور کہا کہ شیخ انور العلوقی بخیریت اور محفوظ ہیں۔

حضرت بلال حبشیؓ کے دیس، صومالیہ میں شباب الاسلامی کی تاریخی کامیابیاں بھی یہود ونصاریٰ کے لیے سردرد بن گئی ہیں، اُس پر مستزاد صومالیہ کے ساحلوں کے دوسری جانب یمن میں اللہ تعالیٰ کے غلاموں نے کفار کی فوجوں کو کھپانے اور مٹانے کا عزم کر رکھا ہے۔پس اس محاذ پر بھی ہزیمت اور نامرادی یہود ونصاریٰ کی منتظر ہے۔دانش ور نما طبقے کے نزدیک امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی طرف سے یہ ساری جنگ صرف تیل کے ذخائر پر قبضے اور وسائل پر دسترس کے حصول کے لیے لڑی جارہی ہے۔اپنی اس خام خیالی کو ثابت کرنے کے لیے وہ اعداد وشمار کے گورکھ دھندوں میں پڑے رہتے ہیں اور ہر حال میں اپنی اس ذہنی اختراع کو حقیقت کا روپ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔لیکن اللہ تعالیٰ نے جس فرد کو بھی نورِ ہدایت وایمان عطا فرمایا ہے وہ اپنے اُس نور کی روشنی میں دیکھ سکتا ہے کہ یہ عقاید کی جنگ ہے اور عقیدہ لا الہ الا اللہ ہی کو بنیاد بنا کر مجاہدین دنیائے کفر سے ہر خطہ میں نبرد آزما ہیں۔پس یہ محاذ جتنے زیادہ بڑھتے رہیں گے، نور اللہ کے اتمام کی بشارت اُتنی ہی جلد پوری ہوگی اور یہود ونصاریٰ کے لشکر اور اُن کے حواری ''کلمہ گو'' حکمرانوں کے عساکر مکمل طور پر تباہی وبربادی کی نذر ہو جائیں گے، ان شاء اللہ۔اللہ کی راہ میں اپنا سب کچھ قربان کرنے والے فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ کی عملی تفسیر ونفاذ کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کریں گے۔

☆☆☆☆☆

خراسان کے گرم محاذوں سے

مرتب: عمر فاروق

درج ذیل اعداد و شمار امارت اسلامیہ افغانستان کے مقرر کردہ ترجمان برائے جنوبی و شمالی افغانستان، قاری یوسف احمدی اور ذبیح اللہ مجاہد کی طرف سے جاری کردہ ہوتے ہیں۔ جن کو امارت اسلامیہ افغانستان کے طالبان مجاہدین کے عربی ترجمان 'الصمود' کی ویب سائٹ www.alsomod.org اور www.alemarah.info پر بھی ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

صوبہ	ضلع	کارروائی کی تفصیل	دشمن کا نقصان	ہلاکتیں
16 دسمبر 2009ء				
کنڑ	-	امریکی کانوائے پر کمین	2 فوجی ٹرک تباہ	---
ہلمند	گرشک	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	6 افغان فوجی ہلاک، 3 زخمی
زابل	-	افغان فوجی کانوائے پر کمین	3 فوجی گاڑیاں تباہ	9 نیٹو فوجی ہلاک
نمروز	-	اتحادی و افغان پٹرولنگ پارٹی پر کمین	---	---
قندھار	-	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 نیٹو ٹینک تباہ	5 نیٹو فوجی ہلاک
ہرات	-	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 رینجر گاڑی تباہ	ڈسٹرکٹ کمانڈر سمیت 6 رینجر زاہل کار ہلاک
پکتیا	گردیز	پولیس ٹریننگ سنٹر پر بم حملہ	---	4 پولیس اہل کار ہلاک، 3 زخمی
ہلمند	سنگین	نیٹو کانوائے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2 ٹینک تباہ	9 نیٹو فوجی ہلاک
17 دسمبر 2009ء				
خوست	یعقوبی	امریکی مرکز پر شہیدی حملہ	--	15 امریکی فوجی ہلاک، 20 زخمی
خوست	-	نیٹو فوج پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	فوجی ٹرک تباہ	6 نیٹو فوجی ہلاک
کابل	-	اتحادیوں کے رسد کے قافلے پر کمین	ٹینکر اور ٹرک تباہ	4 نیٹو فوجی ہلاک
پکتیکا	اورگون	نیٹو کانوائے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 ٹینک تباہ	5 نیٹو فوجی ہلاک
غزنی	-	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2 فوجی گاڑیاں تباہ	11 افغان فوجی ہلاک
ارزگان	-	اتحادی اور افغان فوج پر شہیدی حملہ	---	39 اتحادی و افغان فوجی ہلاک
لغمان	علی شنگ	امریکی کیمپ پر میزائل حملہ	---	---
ہلمند	گرمسر	امریکی کانوائے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2 امریکی ٹینک تباہ	10 امریکی فوجی ہلاک
خوست	لکھنؤ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2 امریکی ٹینک تباہ	10 امریکی فوجی ہلاک
18 دسمبر 2009ء				
ارزگان	ہروات	فوجی میٹنگ کے دوران 2 فدائی مجاہدین کا حملہ	فوجی مرکز تباہ	32 افغان فوجی ہلاک، 7 صلیبی فوجی ہلاک
لغمان	علی شنگ	افغان فوجی مرکز پر حملہ	---	---
ہلمند	گرمسر	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	4 امریکی فوجی ہلاک، 6 زخمی
ہلمند	سنگین	نیٹو فوج پر کمین	---	---

صوبہ	ضلع	کارروائی کی تفصیل	دشمن کا نقصان	ہلاکتیں
ہلمند	سنگین	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 نیٹو ٹینک تباہ	5 نیٹو فوجی ہلاک
ہلمند	گرشک	افغان فوجیوں پر حملہ	---	2 افغان فوجی ہلاک
ننگر ہار	خوجیانو	امریکی و افغان فوجی کانوائے پر کمین	---	13 امریکی فوجی ہلاک
کابل	-	نیٹو فوج کے ساتھ جھڑپ	-	40 نیٹو فوجی ہلاک
پکتیکا	ارگون	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 نیٹو ٹینک تباہ	5 نیٹو فوجی ہلاک
19 دسمبر 2009ء				
کابل	سروبی	نیٹو قافلے پر کمین	---	28 نیٹو فوجی ہلاک، 12 زخمی
ننگر ہار	خوجیانو	نیٹو اور افغان فوجی قافلے پر کمین	---	3 نیٹو فوجی، 7 افغان فوجی ہلاک، 2 زخمی
پکتیکا	ارگون	نیٹو قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 نیٹو ٹینک تباہ	5 نیٹو فوجی ہلاک
بادغیس	-	20 افغان پولیس اہل کار مجاہدین میں شامل	20 کلاشنکوف، 4 پیکا، 4 مارٹر، 8 وائرلیس سیٹ غنیمت	---
قندھار	-	برطانوی فوجی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2 برطانوی ٹینک تباہ	8 برطانوی فوجی ہلاک
غزنی	-	افغان فوجی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2 ٹینک تباہ	8 افغان فوجی ہلاک
لغمان	-	امریکی فوج کے پیدل دستے پر کمین	---	6 امریکی فوجی ہلاک
ہلمند	گرشک	برطانوی فوجی قافلے پر کمین	---	7 برطانوی فوجی ہلاک
22 دسمبر 2009ء				
ہلمند	لشکرگاہ	نیٹو فوجی قافلے پر کمین	---	11 نیٹو فوجی ہلاک
ہرات	-	3 ریموٹ کنٹرول بم حملے	3 نیٹو ٹینک تباہ	15 نیٹو فوجی ہلاک
خوست	یعقوبی	افغان فوج کے پیدل دستے پر کمین	---	5 افغان فوجی ہلاک
وردگ	سیدآباد	امریکی فوج پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	8 امریکی فوجی ہلاک
کابل	موسوحی	افغان حکومت کے صوبائی ہیڈکوارٹر پر حملہ	---	---
ہلمند	سنگین	برطانوی فوجی قافلے پر کمین	---	9 برطانوی فوجی ہلاک
ہلمند	سنگین	افغان و نیٹو رسد کے قافلے پر کمین	10 گاڑیاں تباہ	67 اتحادی و افغان فوجی ہلاک
خوست	-	نیٹو رسد کے قافلے پر کمین	3 گاڑیاں تباہ	19 نیٹو فوجی ہلاک
فاریاب	المار	نیٹو فوجی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 نیٹو ٹینک تباہ	5 نیٹو فوجی ہلاک
کپیسا	تگاب	فرانسیسی فوجی قافلے پر کمین	2 فرانسیسی ٹینک تباہ	8 فرانسیسی فوجی ہلاک
پکتیا	گردیز	اتحادی و افغان فوجی قافلے پر کمین	3 ٹینک، 2 گاڑیاں تباہ	45 اتحادی و افغان فوجی ہلاک
ارزگان	ترین کوٹ	نیٹو فوجی قافلے پر کمین	1 نیٹو ٹینک تباہ	5 نیٹو فوجی ہلاک
23 دسمبر 2009ء				
کنڑ		کینیڈین فوجی مرکز پر حملہ	---	---

صوبہ	ضلع	کارروائی کی تفصیل	دشمن کا نقصان	ہلاکتیں
خوست	نادعلی	افغان پیدل فوجی دستے پرحملہ	2افغان فوجی گاڑیاں تباہ	11افغان فوجی ہلاک
ہلمند	نادعلی	افغان فوجی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1فوجی گاڑی تباہ	صوبائی کمانڈر سمیت3فوجی ہلاک
کنڑ	چوکی	امریکی فضائی اڈے پر راکٹ حملہ	---	---
کنڑ	شاہ ولی کوٹ	نیٹو فوجی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1نیٹو ٹینک تباہ	5نیٹو فوجی ہلاک
کنڑ	نارنگ	نیٹو فوجی اڈے پرحملہ	1نیٹو ٹینک تباہ	10نیٹو فوجی ہلاک
لغمان	۔	نیٹو قافلے پر کمین	---	1نیٹو فوجی ہلاک،1زخمی
24دسمبر2009ء				
غزنی	گیرو	پولش فوجی دستے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1پولش ٹینک تباہ	5پولش فوجی ہلاک
فراح	دلارام	افغان فوجی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1فوجی گاڑی تباہ	کمانڈر سمیت4فوجی ہلاک
ننگرہار	خوجیانو	نیٹو فوجی رسد کے قافلے پرحملہ	---	---
کنڑ	اسدآباد	امریکی فوجی قافلے پر کمین	2امریکی ٹینک تباہ	12امریکی فوجی ہلاک
ننگرہار	مومن درہ	امریکی فوجی قافلے پر کمین	1امریکی ٹینک تباہ	6امریکی فوجی ہلاک
قندھار	ارغنداب	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1نیٹو ٹینک تباہ	7نیٹو فوجی ہلاک
25دسمبر2009ء				
ارزگان	ترین کوٹ	افغان فوج پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1فوجی گاڑی تباہ	4افغان فوجی ہلاک
ننگرہار	۔	صوبائی حکومتی دفتر پرحملہ	دفتر تباہ	5سرکاری اہل کار ہلاک
کنڑ	۔	امریکی فوجی اڈے پر راکٹوں سے حملہ	---	---
قندھار	۔	افغان فوجی قافلے پر کمین	1فوجی گاڑی تباہ	3افغان فوجی ہلاک
ہلمند	نادعلی	4ریموٹ کنٹرول بم حملے	4نیٹو ٹینک تباہ	20نیٹو فوجی ہلاک
قندوز	گورتقی	افغان فوجی افسر کی گاڑی پرحملہ	گاڑی تباہ	افسر سمیت3ہلاک
بادغیس	مرغاب	افغان فوجی قافلے پر کمین	1فوجی گاڑی تباہ	4افغان فوجی ہلاک
فاریاب	المار	افغان فوجی قافلے پر کمین	---	2 کمانڈروں سمیت10افغان فوجی ہلاک
کنڑ	کورنگل	امریکی فوجی قافلے پر کمین	---	1امریکی فوجی ہلاک،1زخمی
27دسمبر2009ء				
ہلمند	۔	برطانوی فوجی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2برطانوی ٹینک تباہ	7برطانوی فوجی ہلاک
خوست	لکھنؤ	امریکی فوج پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
ہلمند	لشکرگاہ	افغان فوج پر کمین	1فوجی گاڑی تباہ	کمانڈر سمیت3فوجی ہلاک
کابل	کابل شہر	وزارت دفاع کے دفتر پرحملہ	---	2سرکاری اہل کار ہلاک
خوست	۔	امریکی فوجی قافلے پر کمین	1امریکی ٹینک،2فوجی گاڑیاں تباہ	15امریکی فوجی ہلاک

صوبہ	ضلع	کارروائی کی تفصیل	دشمن کا نقصان	ہلاکتیں
قندھار	بولدک	پولیس پر کمین	---	2 پولیس اہل کار ہلاک
وردگ	-	افغان فوجی قافلے پر کمین	---	2 افغان فوجی ہلاک
قندھار	ارغنداب	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 برطانوی ٹینک تباہ	4 برطانوی فوجی ہلاک
ہلمند	-	نیٹو فوجی قافلے پر کمین	1 نیٹو ٹینک تباہ	15 نیٹو فوجی ہلاک
		28 دسمبر 2009ء		
خوست	علی شیر	اتحادی فوجی قافلے پر کمین	2 فوجی گاڑیاں تباہ	9 نیٹو فوجی ہلاک
خوست	-	امریکی فوجی گاڑی پر کمین	امریکی فوجی گاڑی تباہ	2 ترجمان ہلاک
سنگین	میاں رود	برطانوی پیدل فوجی دستے پر کمین	---	3 برطانوی فوجی ہلاک
بغلان	-	افغان پولیس پر کمین	---	1 پولیس اہل کار ہلاک، 1 زخمی
پکتیکا	یوسف خیل	افغان صوبائی دفتر پر حملہ	---	3 سرکاری اہل کار ہلاک
زابل	نوبہار	افغان فوجی قافلے پر کمین	---	11 نیٹو فوجی ہلاک
جوزجان	فیض آباد	نیٹو قافلے پر کمین	---	6 نیٹو فوجی ہلاک
کپیسا	-	فرانسیسی فوجی دستے پر کمین	متعدد گاڑیاں تباہ	8 فرانسیسی فوجی ہلاک
		29 دسمبر 2009ء		
بادغیس	بالا مرغاب	امریکی اپاچی ہیلی کاپٹر پر حملہ	ہیلی کاپٹر تباہ	11 امریکی فوجی ہلاک
بادغیس	-	صوبائی گورنر پر حملہ	---	گورنر محافظ سمیت ہلاک
ہلمند	گرشک	نیٹو فوجی قافلے پر کمین	---	3 نیٹو فوجی ہلاک، درجنوں زخمی
لغمان	کرغئی	افغان پولیس پر کمین	---	5 پولیس اہل کار ہلاک
ارزگان	ترین کوٹ	نیٹو فوجی قافلے پر کمین	---	5 نیٹو فوجی ہلاک، 4 زخمی
ننگرہار	چپریہار	امریکی فوجی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	6 امریکی فوجی ہلاک
ہلمند	لشکرگاہ	برطانوی فوجی قافلے پر کمین	---	3 برطانوی فوجی ہلاک
بغلان	داصلاح	افغان فوجی چوکیوں پر حملے	2 فوجی چوکیاں تباہ	8 افغان فوجی ہلاک، 9 زخمی
بادغیس	بالا مرغاب	نیٹو ہیلی کاپٹر پر راکٹ حملہ	ہیلی کاپٹر تباہ	11 نیٹو فوجی ہلاک
ارزگان	ترین کوٹ	نیٹو فوجی قافلے پر کمین	1 نیٹو ٹینک تباہ	5 نیٹو فوجی ہلاک
فراح	دلارام	افغان فوجی قافلے پر کمین	4 فوجی گاڑیاں تباہ	18 افغان فوجی ہلاک
		30 دسمبر 2009		
خوست	زاراہوی دگر	سی آئی اے کے مرکز پر اردنی مجاہد (ڈاکٹر ابو دجانہ) کا شہیدی حملہ	مرکز کو نقصان	سی آئی اے کی افغان سربراہ سمیت 20 امریکی ہلاک
لغمان	مہترلم	افغان خفیہ ادارے کے افسر پر حملہ	---	افسر ہلاک
خوست	-	سیکورٹی چیف پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	گاڑی تباہ	سیکورٹی افسر محافظ سمیت ہلاک

صوبہ	ضلع	کارروائی کی تفصیل	دشمن کا نقصان	ہلاکتیں
فراح	بلا بولک	افغان فوجی دستے پر کمین	6فوجی گاڑیاں تباہ	15افغان فوجی ہلاک
1جنوری 2010				
غزنی	گیرو	پولش فوجی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2پولش ٹینک تباہ	8پولش فوجی ہلاک
خوست	ڈومانڈو	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2فوجی گاڑیاں تباہ	10افغان فوجی ہلاک
خوست	منڈوز	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1نیٹو ٹینک تباہ	6نیٹو فوجی ہلاک
خوست	یعقوبی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
ہلمند	سنگین	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1برطانوی ٹینک تباہ	5برطانوی فوجی ہلاک
ہلمند	سنگین	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1نیٹو ٹینک تباہ	5نیٹو فوجی ہلاک
زابل	شاملزئی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1فوجی گاڑی تباہ	3نیٹو فوجی ہلاک
ہلمند	نادعلی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2نیٹو ٹینک تباہ	10نیٹو فوجی ہلاک
فراح	بکوہ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1نیٹو ٹینک تباہ	5نیٹو فوجی ہلاک
غزنی	انڈار	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	4امریکی فوجی ہلاک
3جنوری 2010ء				
ہلمند	نادعلی	نیٹو فوجی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1نیٹو ٹینک تباہ	5نیٹو فوجی ہلاک
ہلمند	نادعلی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	1نیٹو فوجی ہلاک، 3زخمی
ہلمند	گل آغا	نیٹو فوجی قافلے پر کمین	---	6نیٹو فوجی ہلاک، 3زخمی
وردگ	سید آباد	نیٹو رسد کے قافلے پر کمین	2 گاڑیاں تباہ	12نیٹو فوجی ہلاک
خوست	یعقوبی	افغان فوجی قافلے پر کمین	---	9فوجی ہلاک
قندھار	بولدک	افغان فوجی چوکی پر حملہ	چوکی تباہ	8افغان فوجی ہلاک
ہلمند	گرشک	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1ٹینک، 1فوجی گاڑی تباہ	9نیٹو فوجی ہلاک
قندھار	پنجوائی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	7افغان فوجی ہلاک
کنڑ	منوگی	امریکی فوجی اڈے پر حملہ	---	---
5جنوری 2010ء				
قندھار	بولدک	کنیڈین فوجی قافلے پر کمین	2 کینیڈین ٹینک تباہ	10 کینیڈین فوجی ہلاک
کپیسا	تگاب	فرانسیسی فوجی قافلے پر کمین	---	5فرانسیسی فوجی ہلاک
فراح	گلستان	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1ٹینک تباہ	5نیٹو فوجی ہلاک
لغمان	سرخاکانو	نیٹو قافلے پر 3 کنٹرول بم حملے	3نیٹو ٹینک تباہ	13نیٹو فوجی ہلاک
قندوز	آرچی	افغان فوجی قافلے پر کمین	---	6افغان فوجی ہلاک
ہلند	گرشک	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1برطانوی ٹینک تباہ	5برطانوی فوجی ہلاک

صوبہ	ضلع	کارروائی کی تفصیل	دشمن کا نقصان	ہلاکتیں
غزنی	انڈار	پولیس چوکی پر حملہ	چوکی تباہ	1 پولیس اہل کار ہلاک، 1 زخمی
فاریاب	فرش	پولیس گاڑی پر کمین	گاڑی تباہ	2 پولیس اہل کار ہلاک
ہلمند	نادعلی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 نیٹو ٹینک، متعدد فوجی گاڑیاں تباہ	20 نیٹو فوجی ہلاک
قندھار	پنجوائی	امریکی فوجی قافلے پر کمین	---	17 امریکی فوجی ہلاک
کنڑ	وتابور	امریکی فوجی قافلے پر راکٹوں سے حملہ	---	---
7 جنوری 2010ء				
ہلمند	نادعلی	برطانوی فوجی قافلے پر کمین	2 برطانوی ٹینک تباہ	10 برطانوی فوجی ہلاک
ہلمند	سنگین	امریکی جاسوس طیارے پر حملہ	جاسوس طیارہ تباہ	---
ہلمند	گرمسر	امریکی فوجی قافلے پر کمین	2 امریکی ٹینک تباہ	12 امریکی فوجی ہلاک
کابل	کابل شہر	امریکی سفارت خانے پر میزائل حملہ	---	---
کنڑ	اسمار	امریکی رسد کے قافلے پر کمین	آئل ٹینکر تباہ	---
فراح	خاک سفید	امریکی فوجی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ، 2 گاڑیاں	12 امریکی فوجی ہلاک
پکتیا	چرخ	افغان فوجی کمانڈر پر حملہ	---	4 افغان فوجی ہلاک
قندھار	بولدک	کنیڈین فوجی قافلے پر کمین	1 کینیڈین ٹینک تباہ	12 کینیڈین فوجی ہلاک
فاریاب	بلوچ خان	نیٹو فوجی قافلے پر کمین	---	3 نیٹو فوجی ہلاک، 4 زخمی
ننگرہار	خوجیانو	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 فوجی گاڑی تباہ	5 افغان فوجی ہلاک
لغمان	-	نیٹو فوجی قافلے پر کمین	1 نیٹو ٹینک تباہ	5 نیٹو فوجی ہلاک
لغمان	-	امریکی فوجی اڈے پر میزائل حملہ	---	---
ہلمند	گرشک	نیٹو فوجی قافلے پر کمین و ریموٹ کنٹرول بم حملہ	3 نیٹو ٹینک تباہ	18 نیٹو فوجی ہلاک
فراح	-	افغان فوج کے کانوائے پر حملہ	---	---
ہلمند	نادعلی	نیٹو و افغان فوجی قافلے پر کمین	---	5 نیٹو فوجی ہلاک
خوست	-	امریکی و افغان فوجی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	5 امریکی، 4 افغان فوجی ہلاک
8 جنوری 2010ء				
ہلمند	نادعلی	امریکی و نیٹو فوجی قافلے پر کمین اور ریموٹ کنٹرول بم حملے	5 ٹینک تباہ	20 امریکی فوجی، 28 نیٹو فوجی ہلاک
ارزگان	ترین کوٹ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	5 افغان فوجی ہلاک
پکتیا	-	گورنر پر حملہ	---	گورنر سمیت 5 ہلاک
فراح	بکوہ	امریکی فوجی قافلے پر کمین	1 امریکی ٹینک تباہ	5 امریکی فوجی ہلاک
کابل	باگرام	امریکی فضائی اڈے پر میزائل حملہ	---	---
قندھار	-	نیٹو فوجی قافلے پر کمین	1 نیٹو ٹینک تباہ	5 نیٹو فوجی ہلاک

صوبہ	ضلع	کارروائی کی تفصیل	دشمن کا نقصان	ہلاکتیں
غزنی	گیرو	نیٹو فوج پر کمین	---	2 نیٹو فوجی ہلاک،3 زخمی
10 جنوری 2010ء				
قندھار	زرائی	کینیڈین فوجی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ و کمین	1 کینیڈین ٹینک تباہ	12 کینیڈین فوجی ہلاک
فراح	-	امریکی فوجی اڈے پر حملہ	---	---
کنڑ	منوگی	امریکی فوجی قافلے پر کمین	---	3 امریکی فوجی ہلاک
ہرات	-	امریکی قونصل خانے پر حملہ	---	---
کپیسا	تغاب	فرانسیسی فوج کا حملہ پسپا	---	2 فرانسیسی فوجی ہلاک
فراح	دلارام	پولیس قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 گاڑی تباہ	پولیس چیف سمیت 2 ہلاک
ہلمند	سنگین	برطانوی فوجی قافلے پر کمین	---	7 برطانوی فوجی ہلاک
فراح	بکوہ	امریکی فوجی قافلے پر کمین	---	7 امریکی فوجی ہلاک
کنڑ	شیگل	امریکی فوجی قافلے پر کمین	---	2 امریکی فوجی ہلاک
قندھار	پنجوائی	نیٹو فوجی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 ٹینک تباہ	5 نیٹو فوجی ہلاک
قندھار	میوند	افغان فوجی قافلے پر کمین	2 فوجی گاڑیاں تباہ	16 افغان فوجی ہلاک
11 جنوری 2010ء				
فراح	بکوہ	نیٹو فوجی قافلے پر کمین	2 نیٹو ٹینک تباہ	10 نیٹو فوجی ہلاک
زابل	شنکئی	نیٹو فوجی قافلے پر کمین	1 نیٹو ٹینک تباہ	7 نیٹو فوجی ہلاک
کوست	یعقوبی	پولیس پر کمین	---	3 پولیس اہل کار ہلاک
ارزگان	ترین کوٹ	افغان فوجی قافلے پر کمین	---	5 افغان فوجی ہلاک
قندھار	زاریا	پولیس دستے پر کمین	---	7 پولیس اہل کار ہلاک
12 جنوری 2010ء				
ہلمند	نادعلی	امریکی فوجی قافلے پر کمین	---	7 امریکی فوجی ہلاک
فراح	عبداللہ	میونسپلٹی دفتر پر حملہ	---	ڈائریکٹر میونسپل کمیٹی سمیت 7 سرکاری اہل کار ہلاک
فراح	-	پولیس چوکی پر حملہ	چوکی تباہ	3 پولیس اہل کار ہلاک
زابل	-	افغان سرحدی دستوں پر کمین	---	8 افغان فوجی ہلاک
بادغیس	-	نیٹو فوجی قافلے پر کمین	---	7 نیٹو فوجی ہلاک
قندھار	شاہ ولی کوٹ	امریکی فوجی قافلے پر کمین	---	5 امریکی فوجی ہلاک
کپیسا	السائی	فرانسیسی فوجی قافلے پر کمین	---	7 فرانسیسی فوجی ہلاک
کنڑ	شیگل	امریکی رسد کے قافلے پر کمین	1 امریکی ٹرک تباہ	4 امریکی فوجی ہلاک
ہلمند	لشکرگاہ	برطانوی کانوائے پر کمین	---	---

صوبہ	ضلع	کارروائی کی تفصیل	دشمن کی نقصان	ہلاکتیں
13 جنوری 2010ء				
قندھار	دامان	افغان فوجی دفتر پر شہیدی حملہ	---	14 افغان فوجی ہلاک، 8 زخمی
ارزگان	کومندانی	نیٹو کانوائے پر کمین	---	9 نیٹو فوجی ہلاک
کنڑ	سرکانو	نیٹو اور افغان کانوائے پر کمین	---	15 نیٹو فوجی 8 افغان ہلاک
ہلمند	موسیٰ قلعہ	برطانوی فوجی کانوائے پر حملہ	---	5 برطانوی فوجی ہلاک
غزنی	بالا نسی	افغان فوجی قافلے پر کمین	---	4 افغان فوجی ہلاک
ہلمند	لشکرگاہ	نیٹو فوجی قافلے پر حملہ	12 گاڑیاں تباہ	---
لوگر	محمد آغا	نیٹو فوجی کانوائے پر کمین	1 نیٹو ٹینک تباہ	5 نیٹو فوجی ہلاک
قندھار	بولدک	پولیس پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 پولیس گاڑی تباہ	2 پولیس اہل کار ہلاک
ہلمند	مرجہ	امریکی فوجی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	6 امریکی فوجی ہلاک

16 دسمبر 2009 تا 15 جنوری 2010

فدائی حملے:	6	گاڑیاں تباہ:	35
مراکز، چیک پوسٹوں پر حملے:	16	ٹینک، بکتر بند تباہ:	144
کمین:	80	آئل ٹینکر، ٹرک تباہ:	7
ریموٹ کنٹرول، بارودی سرنگ:	64	ہیلی کاپٹر، جہاز تباہ:	2
میزائل، راکٹ، مارٹر حملے:	6	مرتد افغان فوجی ہلاک:	410
جاسوس طیارے تباہ:	1	صلیبی فوجی مردار:	1010

16 نومبر 2009 تا 15 دسمبر 2009

فدائی حملے:	3	گاڑیاں تباہ:	127
مراکز، چیک پوسٹوں پر حملے:	25	ٹینک، بکتر بند تباہ:	83
کمین:	86	آئل ٹینکر، ٹرک تباہ:	42
ریموٹ کنٹرول، بارودی سرنگ:	154	ہیلی کاپٹر، جہاز تباہ:	1
میزائل، راکٹ، مارٹر حملے:	20	مرتد افغان فوجی ہلاک:	700
جاسوس طیارے تباہ:	1	صلیبی فوجی مردار:	692

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے

عبدالرب ظہیر

8 نومبر: لدھا کے مقام پر مجاہدین کا پہاڑی کی چوٹی پر بہت بڑی تعداد میں ناپاک فوج پر پیکا اور راکٹ سے حملہ۔2 افسران سمیت 15 فوجی ہلاک، مجاہدین کا کوئی نقصان نہیں ہوا

11 نومبر: ایک ٹینک ریموٹ سے دوسرا RR82 سے کمین کے دوران تباہ۔ایک بکتر بند گاڑی 3 ڈبل کیبن گاڑیاں مکمل طور پر تباہ۔اس دوران تقریبا۶۰ فوجی آمنے سامنے کی لڑائی میں ہلاک ۔ مجاہدین کا کوئی نقصان نہیں ہوا

11 نومبر: پہاڑی چوٹی پر قائم مورچے پر مجاہدین کا حملہ، 12 فوجی ہلاک

17 نومبر: لدھا لنگر خیل میں مجاہدین نے کمین لگا کر ناپاک فوج کے ایک ٹینک اور 3 ڈبل کیبن گاڑیاں تباہ کر دیں چار گھنٹے کی مسلسل لڑائی میں 80 کے قریب فوجی ہلاک مجاہدین کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔

18 نومبر: مجاہدین نے گھروں کو آگ لگانے والے فوجیوں پر راکٹ اور پیکا سے حملہ کیا جس میں 9 فوجی ہلاک ہوئے۔

19 نومبر: کنڈ میلہ کے قریب کنڈی پل کے مقام پر سیکورٹی فورسز کے ٹھکانوں پر حملہ، 3 افسروں سمیت 7 فوجی ہلاک ہوئے۔

19 نومبر: جنڈولہ کے راستے میں گشت کے دوران چگملائی اور سپلاتوئی کے علاقوں میں بارودی سرنگوں کے دھماکوں سے 1 افسر سمیت 9 فوجی ہلاک ہوئے۔

21 نومبر: باڑہ کے نواحی علاقے شین کمر میں سیکورٹی فورس کے گشتی قافلے پر حملہ اور بارودی سرنگ کا دھماکہ۔نتیجتاً 3 فوجی اہل کار ہلاک، 3 زخمی ہوگئے۔

22 نومبر: رزمک (شمالی وزیرستان) ایف سی کیمپ پر راکٹ حملہ، 16 فوجی ہلاک

24 نومبر: سیکورٹی فورسز کی چیک پوسٹ پر فائرنگ کے نتیجے میں 1 اہل کار ہلاک، 4 زخمی

25 نومبر: باجوڑ ایجنسی میں راکٹ حملے میں 3 اہل کار ہلاک

27 نومبر: لدھا کے مقام پر ناپاک فوجی لوگوں کے گھروں سے بھیڑ بکریاں کیمپ لے کے جا رہے تھے کہ مجاہدین نے ان پر حملہ کیا، 14 فوجی ہلاک ہوگئے باقی بھاگنے میں کامیاب۔

28 نومبر: لدھا کے مقام پر 9 ہیلی کاپٹر آئے اور کچھ مسمار شدہ قلعے کے قریب اترے جن پر مجاہدین نے ۵ میزائل داغے۔نقصان کا اندازہ نہ ہوسکا بعد میں پتا چلا کہ کیانی آیا تھا۔

28 نومبر: تحصیل ماموند (باجوڑ ایجنسی) بم حملے میں قومی لشکر کا سرغنہ ملک شاہ پور ہلاک جبکہ اس کے 3 ساتھی زخمی ہوگئے۔

28 نومبر: مہمند ایجنسی کی تحصیل لکڑو میں نام نہاد امن کمیٹی کا کرتا دھرتا امیر سید قتل کر دیا گیا۔

28 نومبر: سوات (شکئی سیکٹر) میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں سیکورٹی فورسز کے 8 اہل کار ہلاک ہوگئے۔

29 نومبر: ناپاک فوجی متاثرین کے کیمپ میں آٹا وصول کرنے والوں کے گھروں کو جلانے کے لئے 100، 120 کی تعداد میں پیدل آتے ہیں اس دوران نے ان پر کمین لگائی جس میں 25 فوجی مردار ہوگئے۔

29 نومبر: مختلف پہاڑی چوٹیوں پر مجاہدین سنائپر کی مدد سے مورچوں میں موجود فوجیوں کو چاروں طرف سے محصور کر لیتے ہیں اور صرف لدھا کے مقام پر بندوق برداروں نے روزانہ فی کس 4,3 فوجی ہلاک کرنے کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے۔اور روزانہ 15 سے 20 فوجی سنائپر سے ہلاک ہوتے ہیں۔

1 دسمبر: گورگور نیکے علاقے میں راکٹ حملے میں فوج کا ایک پائلٹ اپنے 4 دیگر فوجیوں سمیت ہلاک۔

2 دسمبر: سوات میں صوبائی رکن اسمبلی اے این پی ڈاکٹر شمشیر علی کے حجرے پر شہیدی حملہ، شمشیر علی اپنے بھائی وزیر خان سمیت ہلاک۔

2 دسمبر: مہمند ایجنسی کی تحصیل امبار کی امن کمیٹی کا رکن ملک اکبر خان قتل کر دیا گیا۔

3 دسمبر: ہنگو میں ایک گاڑی پر راکٹ حملے میں 3 حکومت نواز قبائلی سردار مارے گئے۔

4 دسمبر: جنوبی وزیرستان میں مجاہدین نے کمین لگائی 15 فوجی ہلاک۔

4 دسمبر: کوزہ بانڈی (سوات) کے علاقے سیگرام میں مجاہدین کے حملے میں 3 سیکورٹی اہل کار ہلاک

18 دسمبر: خیبر ایجنسی میں تحصیل باڑہ کے علاقے ملک دین خیل میں فوج کی گاڑی پر ریموٹ کنٹرول بم حملے میں 4 فوجی اہل کار ہلاک، 3 زخمی

2 جنوری **2010**ء: باجوڑ ایجنسی کی تحصیل سلارزئی میں قبائلی ملکوں کی بازار سے گزرتی ایک گاڑی' سڑک کنارے نصب بم کے پھٹنے سے مکمل طور پر تباہ ہوگئی۔جس کے نتیجے میں 5 ملک موقع پر ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

4 جنوری: ہنگو کے علاقے بگٹو میں سڑک کے کنارے نصب بم کے پھٹنے سے سابق صوبائی وزیر آب پاشی غنی الرحمٰن اور اس کے 3 محافظ ہلاک ہوگئے۔

4 جنوری: باجوڑ ایجنسی کی تحصیل سلارزئی کے علاقے کسئی میں بم دھماکے سے قبائلی لشکر کے دوسر غنے ہلاک اور 4 زخمی ہوگئے

9 جنوری: خیبر ایجنسی کے دور افتادہ علاقے وادی تیراہ میں نام نہاد امن لشکر پر شہیدی حملے میں 6 افراد اور 11 شدید زخمی

17 جنوری: خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقے اسپین قمر میں پاکستانی فوج کے قافلے پر فائرنگ کے نتیجے میں 4 فوجی ہلاک جبکہ 5 زخمی۔

19 جنوری: مہمند ایجنسی بیزئی امن کمیٹی کی قائم کردہ چیک پوسٹ پر حملے کے نتیجے میں 3 ہلاک اور 2 زخمی ہوگئے۔

19 جنوری: جنوبی وزیرستان کے علاقے جنتہ کے قریب فوج پر حملہ۔ 3 فوجی ہلاک اور 3 زخمی

19 جنوری: جنوبی وزیرستان کے علاقے اوون سر میں فوج نے سرچ آپریشن کر رہی تھی۔ اس دوران بارودی سرنگ کے پھٹنے سے 6 فوجی ہلاک۔

24 جنوری: مجاہدین نے شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل کے علاقے ہم زونی میں امریکی جاسوس طیارہ مار گرایا۔

24 جنوری: شمالی وزیرستان میں امریکہ کے لیے جاسوسی کرنے والے 7 جاسوسوں کو قتل کر دیا گیا۔

26 جنوری: مجاہدین نے شمالی وزیرستان میں ایک اور امریکی ڈرون طیارہ مار گرایا

طالبان میں اختلافات کے لیے میری شہادت کی افواہ پھیلائی گئی:

امیر حکیم اللہ محسود حفظہ اللہ

پاکستانی حکومت کی طرف سے 14 جنوری کو ہونے والے امریکی ڈرون حملے میں تحریک طالبان پاکستان کے امیر حکیم اللہ محسود حفظہ اللہ کی شہادت کی تردید کے لیے دیے گئے پیغام میں حکیم اللہ محسود نے کہا کہ دشمن میڈیا کے ذریعے ہمارے مورال کو کمزور کرنا چاہتا ہے۔ لیکن اللہ کا شکر ہے کہ ہم مضبوط ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نظامِ پاکستان کی مدد سے کیے جانے والے امریکی ڈرون حملوں کا ان شاء اللہ انتہائی سخت اور خطرناک جواب ہوگا۔ اور اس کا ذمہ دار پاکستانی نظام ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ میری شہادت کی افواہیں اس لیے پھیلائی جا رہی ہیں تا کہ مجاہدین میں اختلافات پیدا کیے جاسکیں۔ لیکن پہلے سے زیادہ متحد ہیں اور رہیں گے ان شاء اللہ

پاکستانی فوج کی مدد سے صلیبی ڈراؤن میزائل حملے

سال 2009 میں پاکستان کی مرتد فوج کی مدد سے امریکی ڈرون میزائل حملوں کی تعداد دگنی ہوگئی۔ گذشتہ سال 51 ڈرون حملے ہوئے۔

20 نومبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے مچی خیل میں ڈرون حملہ کیا گیا، جس میں آٹھ افراد شہید ہوگئے۔

8 دسمبر: شمالی وزیرستان میں سپلغا کے مقام پر امریکی جاسوس طیارے سے میزائل حملہ، 3 افراد شہید ہوئے

17 دسمبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل، دیگون اور امبورشگا میں کئی میزائل حملے۔ 18 افراد شہید

18 دسمبر: شمالی وزیرستان میں تحصیل میران شاہ سے 30 کلومیٹر دور پائی خیل کے علاقے میں جاسوسی طیارے سے 4 میزائل فائر کیے گئے، 12 افراد شہید

26 دسمبر: شمالی وزیرستان کے سرحدی علاقے سیدگئی میں جاسوس طیارے کا میزائل حملہ، 4 افراد شہید

31 دسمبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے قریب جاسوس طیارے کا میزائل حملہ، 3 افراد شہید

1 جنوری: شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں سپلغا گاؤں کے نواح میں گاڑی پر دو میزائل داغے گئے، 3 افراد شہید

3 جنوری: میر علی میں جاسوس طیارے کے حملے میں 5 افراد شہید

6 جنوری: دتہ خیل میں 3 ڈرون حملے، 13 افراد شہید

9 جنوری: دتہ خیل میں میزائل حملہ، 4 افراد شہید

14 جنوری: شمالی وزیرستان میں میزائل حملہ، 10 افراد شہید

15 جنوری: شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں ایک گھر پر 5 میزائل داغے گئے، 10 افراد شہید

15 جنوری: جنوبی وزیرستان کے علاقے شکتوئی میں 4 میزائل داغے گئے، 5 افراد شہید

17 جنوری: جنوبی وزیرستان کے علاقے شکتوئی میں امریکی جاسوس طیاروں کے میزائل حملے میں 22 افراد شہید ہوگئے۔

20 جنوری: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل میں امریکی جاسوس طیارے کا میزائل حملہ، 6 افراد شہید

☆☆☆☆☆

بقیہ: فوج کو بچاؤ!!!

اگر فوج یہ تمام اقدامات خلوص نیت سے اٹھائے تو مجاہدین بار ہا اس بات کا اظہار کر چکے ہیں کہ فوج کے ساتھ الجھنے کی اُنہیں فی الوقت کوئی ضرورت نہیں ہے۔ فوج کے کرتوتوں کی وجہ سے مجاہدین نے تنگ آمد بجنگ آمد کے مصداق اپنی کارروائیوں کا اُنہیں نشانہ بنایا ہے۔ تحریک طالبان پاکستان کے راہ نما مولانا ولی الرحمٰن محسود نے بھی کہا ہے کہ ''اگر پاکستانی فوج امریکہ سے تعلقات ختم کر دے تو ان کے خلاف حملے بند کر دیے جائیں گے''۔

اگر فوج نے اپنے روایتی کبر و نخوت کا مظاہرہ کرتے ہوئے مجاہدین کی ان ناصحانہ تجاویز کو اُن کی کمزوری گردانا اور اپنی روش بدلنے پر راضی نہ ہوئے تو پھر سن رکھو! تمہاری تمام تر تگ و دو ترقیوں، رینکوں اور مراعات کے حصول کی دوڑ میں سبقت لے جانے کے لیے ہے جبکہ مجاہدین کے ہاں ترقی کے معیارات ہی الگ ہیں۔ تم جس چیز میں اپنی زندگی اور بہبود کو پاتے ہو، وہ سب مجاہدین کے لیے پرِ کاہ کی حیثیت بھی نہیں رکھتا اور مجاہدین جس چیز کو رفعت و عزت کا پیمانہ گردانتے ہیں وہ تمہارے ہاں جنون اور شدت پسندی کہلاتی ہے۔ لہٰذا یاد رکھو! مجاہدین نے تو اپنی جانوں کا سودا اپنے رب سے کر رکھا ہے، اُن کی سب سے بڑی خواہش اور آرزو ہی اللہ کے باغیوں سے مقابلہ کرتے ہوئے اپنی جان اُس کے حضور پیش کر دینا ہے۔ نہ ہی تم اور نہ ہی تمہارے آقا یہود و نصاریٰ مجاہدین کو ختم کر سکتے ہیں اور نہ ہی اُنہیں شکست سے دوچار کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے باغیوں اور انکاریوں پر ذلت، نامرادی، شکست و ہزیمت چسپاں کر دیتے ہیں!!! ذٰلِكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ مُوهِنُ كَيْدِ الْكَافِرِينَ ''اور بے شک اللہ تعالیٰ کمزور کرنے والا ہے کافروں کی چالوں کو'' (سورہ الانفال: آیت 81)۔

☆☆☆☆☆

صلیبی جنگ اور آئمۃ الکفر

نوید صدیقی

افغانستان میں کامیابی پاکستان سے منسلک ہے: اوباما

امریکی صدر اوباما نے کہا ہے کہ افغانستان میں کامیابی پاکستان سے منسلک ہے، افغانستان میں مزید 30 ہزار امریکی فوجی بھیجے جائیں گے جبکہ فوج کا انخلا جولائی 2011 سے شروع ہوگا۔ نائن الیون سے شروع ہونے والی جنگ صرف امریکہ کی نہیں ہے۔ افغانستان کو بلینک چیک دینے کے دن پورے ہوئے۔ افغانستان میں نہ ختم ہونے والی جنگ امریکہ کے مفاد میں نہیں۔ افغانستان میں دنیا کا امن اور اتحادیوں کی ساکھ داؤ پر لگی ہوئی ہے۔ افغان جنگ جیتنے کے لیے اتحادیوں کو ساتھ دینا ہوگا۔

اوباما کے اس بیان سے اہل بصیرت کے سامنے سارے منظر نامے کے نقوش واضح ہو جانے چاہئیں کہ افغانستان میں جہاں امریکی اور نیٹو افواج پہلے ہی ماری ماری پھر رہی ہیں، وہاں یہ 30 ہزار فوجی آخر کون سی طلسماتی ٹوپیاں پہن کر آئیں گے کہ سال بھر کے اندر اس منظم مزاحمت کو ختم کر دیں گے، جس میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔ لہٰذا کامیابی کے پاکستان سے منسلک ہونے اور انخلا کے عندیے کا مقصد یہی ہے کہ یہ فوج پاکستان کا ناطقہ بند کرنے کے لیے آ رہی ہے۔

افغانستان میں ناکامی جنوبی ایشیا میں طالبان کے قبضے کے مترادف ہوگی: رابرٹ گیٹس

امریکی وزیر دفاع رابرٹ گیٹس نے کہا ہے کہ القاعدہ کو شکست دینے کے لیے طالبان کو شکست دینا ضروری ہے، اُس نے کہا کہ طالبان کو ملنے والی بیرونی امداد بند کریں گے، جبکہ طالبان کو مقامی طور پر مدد فراہم کرنے والوں سے بھی نمٹیں گے۔ افغانستان میں ناکامی جنوبی ایشیا پر طالبان کے قبضے کے مترادف ہوگی۔

یقیناً، کافر کو تو نبوی پیشین گوئی کے مطابق کالے جھنڈوں کا مستقبل نظر آ رہا ہے لیکن "ہمارے اپنے" اس کو دیکھنے کے تصور سے ہی کانپ رہے ہیں۔ اس بیان سے بعض دوسرے آئمۃ الکفر اور بلادِ اسلامیہ کے صلیبی مددگاروں کی اس بات کی بھی نفی ہو جاتی ہے کہ القاعدہ اور طالبان کا تعلق ختم ہو گیا ہے۔ رابرٹ گیٹس کے الفاظ یہ حقیقت بیان کر رہے ہیں کہ طالبان اور القاعدہ کے مقاصد ایک ہی ہیں۔ اگر طالبان ہوں گے تو القاعدہ بھی ہوگی اور عالمی جہاد (Global Jihad) کی بات بھی ضرور ہوگی۔

امریکہ افغانستان میں روزانہ فوجی مروا مروا کر تنگ آ گیا، امریکہ افغان جنگ ہار رہا ہے، مزید فوج بھیجنے سے ہلاکتیں بڑھیں گی: مائیک مولن

امریکی فوج کے سربراہ ایڈمرل مائیکل مولن نے کہا ہے کہ افغانستان میں جاری مزاحمت شدید ہوگئی ہے اور امریکہ جنگ ہار رہا ہے، مزید فوجیوں کی تعیناتی سے ہلاکتوں میں اضافہ ہوگا۔ نئی حکمت عملی کا تعلق صرف افغانستان سے نہیں بلکہ پاکستان، بھارت اور وسطی ایشیا کے ممالک سے بھی ہے۔ اُس نے کہا کہ اپنے 40 سالہ کیریئر میں اُس نے ایسے خطرناک حالات نہیں دیکھے۔ اُس نے مزید کہا کہ امریکہ افغانستان میں روزانہ اپنے فوجی مروا مروا کر تنگ آ چکا ہے۔

آقا اور غلاموں کے بیانات میں تضاد کیوں ہے؟ غلام پاکستانی میڈیا تو ہفتے عشرے میں کہیں ایک بار خبر دیتا ہے کہ کوئی امریکی فوجی افغانستان میں ہلاک ہوگیا ہے جبکہ کفر کے لشکروں کا سپہ سالار حقیقت حال یہ بتا رہا ہے کہ افغانستان میں ہمارے فوجی روزانہ مر رہے ہیں اور کہہ رہا ہے کہ 40 سالہ کیریئر میں ایسے خطرناک حالات نہیں دیکھے اور مورال کا عالم یہ ہے کہ مزید 30 ہزار فوجیوں کے آنے پر بھی بہتری کی کوئی امید نظر نہیں آ رہی۔ جبکہ دوسری جانب طالبان نے خبردار کیا ہے کہ مزید 2 لاکھ فوجی افغانستان میں تعینات کرنے پر بھی امریکہ ہی کو شکست کا سامنا کرنا پڑے گا۔ الجزیرہ ٹی وی کے مطابق ایک بیان میں طالبان نے کہا ہے کہ وہ آخری دم تک امریکیوں سے نبرد آزما رہیں گے۔

پاکستان دہشت گردوں کو اچھے برے میں تقسیم نہ کرے: ہیلری کلنٹن

امریکی وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن نے کہا ہے کہ "پاکستان پر واضح کر دیا ہے کہ دہشت گردوں کو اچھے اور برے میں تقسیم نہ کیا جائے"۔ ایک ٹی وی انٹرویو میں اُس نے کہا کہ "پاکستان کی عسکری اور سیاسی قیادت سے کہا گیا ہے کہ دہشت گردوں میں اچھے اور برے کی تقسیم مناسب نہیں۔ دہشتگردوں میں ایسا کوئی گروہ نہیں جس کے بارے میں توقع کی جا سکے کہ وہ پاکستان کے خلاف برسرِ پیکار نہیں ہوگا۔

یہ تو میڈیا اور آئی ایس آئی کے "حقائق" کی تردید ہے۔ امریکی وزیر خارجہ علی الاعلان کہہ رہی ہے کہ حکیم اللہ محسود ہو یا حافظ گل بہادر یا حقانی نیٹ ورک، یہ سبھی ایک لڑی میں پروئے ہوئے ہیں۔ لہٰذا ان سب کے خلاف ایک ہی وقت میں مشترکہ آپریشن کرو۔ ان میں سے اگر کسی ایک کو چھوڑ دو گے تو وہ کل کو یقیناً اپنے مجاہد بھائیوں کے ساتھ روا رکھے جانے والے مظالم کا حساب اور بدلہ لے گا۔

القاعدہ اور طالبان کی لیڈرشپ پاکستان میں ہے: رچرڈ ہالبروک

پاکستان اور افغانستان کے لیے امریکہ کے خصوصی نمائندے رچرڈ ہالبروک نے دعویٰ کیا ہے کہ القاعدہ اور طالبان کی لیڈرشپ پاکستان میں ہے اور امریکہ کی مشکل یہ ہے کہ وہ ان کے خلاف کارروائی کے لیے اپنی فوج پاکستان نہیں بھیج سکتا۔

ان خبروں سے یقیناً ردِعمل کا درجہ حالات ماپا جا رہا ہے کہ حکمران اور میڈیا عوام کی ذہن سازی کریں کہ وہ زمینی حملے کی صورت میں اس کے جائز ہونے کا تصور ذہن میں راسخ کر لیں۔

امریکی جنگی پالیسی میں پاکستان کو بھی شامل کیا جانا چاہیے: جان کیری

امریکی سینیٹر جان کیری نے کہا ہے کہ امریکہ کی جنگی پالیسی میں پاکستان کو بھی شامل کیا جانا چاہیے کیونکہ پاکستان میں رونما ہونے والے واقعات بھی امریکہ کے لیے اتنے ہی اہم ہیں جتنے افغان سرزمین پر ہونے والی سرگرمیاں اہمیت رکھتی ہیں۔

(بقیہ صفحہ 64 پر)

اک نظر ادھر بھی!!!

صبغۃ الحق

افغانستان، طالبان نے مغوی امریکی فوجی کی وڈیو جاری کر دی۔

افغان طالبان نے 6 ماہ سے زیرِ حراست امریکی فوجی کی ویڈیو جاری کر دی۔ افغان طالبان نے امریکی فوجی کو رواں سال 30 جون کو صوبہ پکتیکا سے اغوا کیا تھا۔ امریکی فوجی کی ایک ویڈیو 19 جولائی کو بھی جاری کی گئی تھی، نئے ویڈیو پیغام میں امریکی فوجی نے اپنے بارے میں بتایا ہے۔ ''میرا نام برگڈال ہے، میں 28 مارچ 1986 کو امریکی شہر سن ویلی میں پیدا ہوا۔ میرا رینک پراوٹ فرسٹ کلاس فرسٹ یونٹ ہے۔ میں 3 مئی کو افغانستان آیا تھا، مجھے صوبے پکتیکا میں تعینات کیا گیا تھا، اس وقت طالبان کی قید میں ہوں''۔ برگڈال نے افغانستان کی جنگ کو حماقت قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ جنگ امریکہ کے ہاتھوں سے نکل گئی ہے اور یہ ویت نام جنگ کی طرح شکست کی جانب بڑھ رہی ہے۔ جنگ میں طالبان اور امریکی فوجیوں کا کوئی موازنہ نہیں کیا جا سکتا، سچ تو یہ ہے کہ افغانستان کی جنگ ہمارے ہاتھوں سے نکل چکی ہے اور اگر امریکی عوام اس حماقت کو بند کرانے کے لیے اٹھ کھڑے نہ ہوئے تو اس کا انجام بھی ویت نام جیسا ہوگا۔ برگڈال نے امریکی فوج میں موجود اپنے ساتھیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ''ہمیں اپنے بڑوں کی حماقتوں کے باعث ہی افغانستان آنا پڑا۔ ہمیں اس دشمن کا سامنا ہے جو تعداد میں کم ہونے کے باوجود جانتا ہے کہ ہمیں کیسے مارا جائے۔ یہ دشمن انتہائی صبر سے کام لے رہا ہے، قید کیے جانے کے باوجود مجھ سے اچھا سلوک روا رکھا جا رہا ہے۔ مجھے احترام سے رکھا گیا ہے، گرفتاری کے بعد کسی نے میرے کپڑے اتارے، نہ ہی میری عریاں تصاویر اتاری گئی ہیں جبکہ میرے وطن میں مسلمان قیدیوں کے ساتھ یہ سلوک روا رکھا گیا لیکن طالبان نے مجھ پر کتے تک نہیں چھوڑے''۔

فرانس اور جرمنی کا مزید فوج بھیجنے سے انکار

فرانس اور جرمنی نے فوری طور پر مزید فوجی دستے افغانستان بھیجنے سے انکار کر دیا ہے۔ فرانس سے صدر نکولس سرکوزی کا کہنا ہے کہ فرانس مزید فوجی افغانستان بھیجنے یا نہ بھیجنے کا فیصلہ کرنے کے لیے لندن میں 28 جنوری کو افغانستان پر ہونے والی بین الاقوامی کانفرنس کا انتظار کرے گا۔ جرمن چانسلر انجلا مرکل کا بھی یہی کہنا ہے کہ افغانستان کانفرنس سے پہلے مزید جرمن فوجیوں کی افغانستان تعیناتی کا فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔

صومالیہ کی تقریب کے دوران فدائی حملہ، 3 وزرا سمیت 19 افراد ہلاک

صومالیہ کے دارالحکومت موغادیشو میں یونیورسٹی گریجوایشن تقریب میں فدائی دھماکے میں 3 وزرا اور 2 صحافیوں سمیت 19 افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

امریکی سفارت خانے کی تعمیر آخری مراحل میں داخل

28 ایکڑ اراضی پر مشتمل امریکی سفارت خانے کی تعمیر کے سلسلے میں دن رات کام جاری ہے۔ جاسوسی آلات اور سیکورٹی نظام کی مشینیں بلیک واٹرز اور ڈائن کارپ کی نگرانی میں کراچی بندرگاہ سے اسلام آباد پہنچائی جا رہی ہیں۔ بڑی مقدار میں اسلحہ بھی سفارت خانے میں موجود ہے۔ امریکی سفارت خانے نے سیکورٹی کو جواز بنا کر دفتر خارجہ کے قریب کنونشن سنٹر کی عمارت سے ملحقہ اراضی پر ایک سیون اسٹار ہوٹل کی تعمیر بھی رکوا دی ہے۔

امریکی اور پاکستانی عشق (Romance) کو تو 8 سال سے زاید بیت چکے ہیں لہٰذا یہ ابتدائے عشق تو نہیں ہے کہ آگے کا منظر نامہ صرف دیکھا جائے بلکہ یہی کہا جا سکتا ہے کہ

ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں

یعنی سفارت خانوں کی ضمنی چھاؤنیوں کے بعد باقاعدہ چھاؤنیاں!!!

''ہم ڈرون حملے کریں گے، تم شور مچاتے رہو'': پاک امریکہ معاہدہ افشا

امریکی حکام کے مطابق پاکستان میں ڈرون حملے حکومت پاکستان کے ساتھ معاہدے کے تحت ہو رہے ہیں۔ معاہدے کے مطابق پاکستانی لیڈروں کو اس کی اجازت ہے کہ وہ ان حملوں کی عام لوگوں میں مذمت کریں۔ امریکہ کی ایک سینئر قانون ساز سینیٹر ڈیان فینسٹین نے پچھلے سال فروری میں سینیٹ کو بتایا تھا ''ڈرون طیارے پاکستان کے اندر سے حملوں کے لیے پرواز کرتے ہیں''۔ پاکستان نے اس سے انکار کر کے کہا تھا ''حملوں کی اجازت کبھی نہیں دی جائے گی''۔

پاکستان نے وزیرستان میں حملے بڑھانے کی اجازت دے دی: امریکی اطلاع

ایک سینئر امریکی سفارت کار نے دعویٰ کیا ہے کہ پاکستان نے ایک الگ معاہدے کے تحت امریکہ کو وزیرستان میں حملے بڑھانے کی اجازت دے دی ہے۔ امریکی سفارت کار نے کہا کہ امریکہ جلد وزیرستان میں حقانی نیٹ ورک کو خود نشانہ بنائے گا اور یہ کارروائی پاکستان کے تعاون سے ہوگی۔ حقانی نیٹ ورک کو افغانستان میں امریکی فوج پر حملہ کرنے والا سب سے بڑا خطرہ سمجھا جانے لگا ہے۔ امریکی فوج کے سربراہ مائیک مولن نے کہا کہ آج قبائلی علاقوں میں طالبان اور القاعدہ عناصر میں قریبی تعلق ہے اور یہ بات مجھے کسی حد تک خوف زدہ کر دیتی ہے۔

پاکستانی حکومت اور فوج تو اپنے آپ کو کسی حجاب میں چھپا کر غلامی بجا لانے کی ''ناکام'' کوشش میں لگی ہوئی تھیں جو کہ سب پر عیاں ہے۔ لیکن امریکہ ہے کہ اپنے دوستوں کو بے عزت کر کے چھوڑتا ہے۔ وہ کام بھی لے رہا ہے اور گندہ بھی کر رہا ہے۔ یعنی صرف جوتے نہیں مار رہا بلکہ غلاظت سے بھرے جوتے مار رہا ہے۔

امریکی سینٹ سے 636 ارب ڈالر کے فوجی اخراجات کا بل منظور

امریکی ایوان نمایندگان کے بعد سینٹ نے بھی 636 ارب ڈالر کے فوجی اخراجات کے بل کی منظوری دے دی، جس میں عراق اور افغانستان کی جنگ کے لیے 128 ارب ڈالر کی رقم رکھی گئی ہے۔ امریکی سینٹ میں رائے شماری کے دوران 88 اراکین نے 636.3 ارب ڈالر کے فوجی اخراجات کے بل کے حق میں جبکہ 10 نے مخالفت میں ووٹ دیے۔ ایوان نمایندگان کے

395 ارکان پہلے ہی اس بل کو واضح اکثریت سے منظور کر چکے ہیں۔بل میں 65 ارب ڈالر رواں سال کے دوران افغانستان میں فوجی اخراجات کے لیے رکھے گئے ہیں جبکہ اوباما انتظامیہ نے 30 ہزار فوج کے لیے مزید 30 ارب ڈالر کے فنڈز کا الگ سے مطالبہ کا عندیہ بھی دیا ہے۔

کانگریس کے مطابق 11 ستمبر 2001 کو ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر حملوں کے بعد جنگوں، فوجیوں کی دیکھ بھال، سفارت خانوں کے تحفظ اور ملکی سیکورٹی میں اضافے کے لیے اقدامات اٹھانے پر امریکہ اب تک 10 کھرب ڈالر خرچ کر چکا ہے، جن میں 748 ارب ڈالر عراق اور 300 ارب ڈالر افغانستان کی جنگ میں خرچ ہوئے ہیں۔فوجی اخراجات کے بل 2009 میں 10 فیصد اضافی C-17 ٹرانسپورٹ طیاروں کی خریداری کے لیے 2.5 ارب ڈالر، 18 ایف اے وائی طیاروں کے لیے 1.5 ارب ڈالر جبکہ دیگر رقم بے روزگاری، صحت کے شعبہ میں انقلابی اصلاحات اور ارا کین کے ذاتی منصوبوں کے لیے رکھی گئی ہے۔امریکی صدر اوباما نے امریکہ کے دفاعی بجٹ کو منظور کرتے ہوئے پاکستان اور افغانستان میں ڈرون حملوں کے لیے 8 کروڑ ڈالر کے مزید ڈرون خریدنے کی منظوری دے دی۔

22 فیصد برطانوی فوجی جنگ کے قابل نہیں رہے: انڈی پینڈنٹ

برطانوی اخبار انڈی پینڈنٹ کے مطابق برطانیہ کے 22 فیصد فوجی زخموں، بیماریوں، تربیت کے فقدان کے باعث موٹاپے کا شکار ہونے کی وجہ سے جنگ لڑنے کے قابل ہی نہیں رہے۔ برطانوی فوج کی جنگی افرادی قوت صرف 56677 اہل کاروں تک محدود رہ گئی ہے۔صورت حال اس قدر سنگین ہو چکی ہے کہ سروسز چیفس نے جنگ کے لیے نا اہل فوجی نکال کر نئی بھرتیوں کے منصوبے پر کام شروع کر دیا ہے۔حال ہی میں برطانوی وزارت دفاع نے اعتراف کیا کہ 22 ہزار 677 فوجیوں میں سے 10 فیصد اب اپنے کام کے قابل ہی نہیں رہے۔

بلیک واٹر پاکستان میں کام کر رہی ہے: امریکی وزیر دفاع کا اعتراف

امریکی وزیر دفاع نے جنوری 2010 کے آخری عشرے میں دورۂ پاکستان کے موقع پر کہا ہے کہ بلیک واٹر پاکستان میں ہے اور یہ پاکستان میں نجی کمپنی کی حیثیت سے کام کر رہی ہے۔جبکہ پاکستانی وزرا بالخصوص شیطان ملک مسلسل پاکستان میں بلیک واٹر کی موجودگی سے انکاری رہے ہیں۔

مسلمانوں کی ہلاکت پر بلیک واٹر اہل کاروں کو خصوصی انعام دیتی ہے۔

امریکہ کی بدنام زمانہ سیکورٹی ایجنسی بلیک واٹر کے قیام کا بنیادی مقصد مسلمانوں کو ختم کرنا ہے اور مسلمانوں کی ہلاکت پر بلیک واٹر اپنے اہل کاروں کو انعامات سے بھی نوازتی ہے۔بلیک واٹر کے اہل کار ایسی حالات پیدا کر رہے ہیں جن میں مسلمانوں کو ہلاک کرنے کا جواز پیدا ہوتا ہے۔ بلیک واٹر کا بانی ایرک پرنس خود کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سپاہی گردانتا ہے۔

امریکی فوج کی واپسی پر غور، افغانستان کو بلیک واٹر کنٹرول کرے گی۔

امریکی صدر اوباما نے جولائی 2011 میں افغانستان سے فوج واپس بلانے پر غور شروع کر دیا ہے۔امریکی نیوز ایجنسی کے مطابق اوباما افغان فوج اور پولیس کی صلاحیتیں بڑھانے اور اس کی تربیت کے اقدامات کر رہے ہیں تا کہ وہ ملکی سیکورٹی کی ذمہ داریاں سنبھالنے کے قابل ہو سکیں۔ افغان پولیس اور فوج کی تربیت کے لیے نجی شعبوں کی خدمات درکار ہوں گی۔اس سلسلے میں بلیک واٹر کا نام بھی لیا جا رہا ہے، جو اب ''زی'' کے نام سے کام کر رہی ہے۔زی کو پینٹا گون نے پہلے ہی دفاعی سمجھوتے کے تحت افغانستان میں بعض ذمہ داریاں دے رکھی ہیں۔

وزیرستان آپریشن ختم ہو چکا، وزیرستان آپریشن کے خاتمے کی ڈیڈ لائن نہیں دے سکتے: پاکستانی وزیراعظم کی بوالعجبیاں

پاکستانی وزیراعظم یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ جنوبی وزیرستان میں آپریشن مکمل ہو چکا ہے۔اب اورکزئی کی بات ہو رہی ہے۔اُس نے یہ بات لاہور میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہی۔جبکہ اُسی دن شام کو کراچی میں گورنر ہاؤس میں خطاب کرتے ہوئے کہا ''حکومت دہشت گردوں کے خلاف جہاد کر رہی ہے، وزیرستان آپریشن کے خاتمے کی ڈیڈ لائن دینا ممکن نہیں۔''

بک رہا ہوں جنونِ ''فسق'' میں کیا کیا
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

امن کی خاطر ملا عمر کی ملنے کے لیے تیار ہوں: حامد کرزئی

حامد کرزئی نے کہا ہے کہ امن کی خاطر طالبان سربراہ ملا عمر سے بھی ملنے کو تیار ہوں، تمام طالبان دہشت گرد نہیں، صرف القاعدہ ارکان ملک کے لیے خطرہ ہیں۔ماضی میں طالبان سے مذاکرات کی کوششیں نا کام ہوئیں، جس کی وجہ غیر ملکی فوج کی جانب سے طالبان کو ہراساں کرنا تھا۔

کابل کے جبغہ بردار مسخرے حامد کرزئی کا سرِ غرور خاک آلود ہوا ہے، وہ پہلے بہت رعونت اور تکبر سے کہا کرتا تھا کہ '' طالبان سے کبھی مذاکرات نہیں ہو سکتے''۔

امریکہ مشن مکمل ہونے تک افغانستان سے نہ نکلے: شاہ محمود قریشی

پاکستانی وزیر خارجہ شاہ محمود قریشی نے کہا ہے کہ امریکہ مشن مکمل ہونے تک افغانستان سے نہ نکلے، کم از کم پانچ سال تک افغانستان کو نہیں چھوڑنا چاہیے۔امریکہ کو چاہیے کہ وہ ڈرون ٹیکنالوجی پاکستان کو دے تا کہ پاکستان اسے انتہا پسندی کے خاتمے کے لیے استعمال کرے۔

مجاہدین ان شاء اللہ طاغوتِ اکبر امریکہ کو افغانستان سے نکلنے دیں گے بھی نہیں!!!
امریکی اور اس کے چیٹر قناتیے بہت جلد اپنے انجامِ بد کو پہنچیں گے۔پاکستان میں امریکی ایجنٹوں کو بھی اپنی موت نظر آنے لگی ہے۔

ہم کرائے کے فوجی نہیں؛ جن کی کارکردگی کوئی جانچے: گیلانی

یوسف رضا گیلانی نے بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ ہم کرائے کے فوجی نہیں ہیں جن کی کارکردگی کوئی جانچے گا، دہشت گردی کے خلاف ہماری اپنی جنگ ہے۔اُس نے کہا کہ افغانستان سے فوجی انخلا مسائل کا حل نہیں ہو گا۔

حقیقت میں تو گیلانی مجرم ہے صرف خطاوار نہیں بہر حال ایک شعر اس کی نذر
خطاوار سمجھے گی دنیا تجھے
اتنی بھی زیادہ صفائی نہ دے

اس سے پہلے مشرف نے بھی انکار میں اقرار کیا تھا کہ I am not poodle of Bush (میں بش کا پالتو کتا نہیں ہوں)

آپریشن میں فضائیہ شہریوں کو نقصان سے بچا رہی ہے۔ چیف ایئر مارشل

چیف آف ایئر اسٹاف نے کہا ہے کہ فضائیہ قوم کو اندرونی و بیرونی خطرات سے بچانے کے لیے ہر دم تیار ہے۔ آپریشن میں فضائیہ شہریوں کو نقصان سے بچا رہی ہے۔ اُس نے کہا کہ فضائیہ قبائلی علاقوں میں شدت پسندوں کے خلاف کارروائیوں میں آرمی کا بھرپور ساتھ دے رہی ہے، اس مقصد کے لیے اہداف پر کامیابی سے کارروائی کی جا رہی ہے۔

سوات، باجوڑ کے بعد وزیرستان اور اورکزئی ایجنسی کے درو دیوار چیخ چیخ کر اس فوجی جھوٹ کی کھلی تردید کر رہے ہیں سینکڑوں خواتین، بچے اور بزرگ فضائیہ کی اندھا دھند بمباری کا شکار ہوئے ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے۔

طالبانائزیشن کے خلاف مدد کی جائے: ایم کیو ایم کا امریکی سفیر سے مطالبہ

امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن کے دورہ نائن زیرو کے دوران سٹی ناظم مصطفیٰ کمال، بابر غوری اور حیدر عباس رضوی نے اُس سے تفصیلی ملاقات کی۔ متحدہ کے راہنماؤں نے امریکی سفیر سے درخواست کی کہ امریکہ کراچی میں طالبانائزیشن کے خلاف ایم کیو ایم کی جدوجہد میں تعاون کرے اور حکومت پر بھی اس حوالے سے دباؤ ڈالے۔

اتحادی افواج کو اسلحہ فروخت کرنے کی پاکستانی پیش کش

پاکستان نے برطانیہ اور اتحادی افواج کو اسلحے کی فروخت کی پیش کش کی ہے۔ وزیر خارجہ شاہ محمود قریشی نے پیش کش کی کہ پاکستان برطانیہ اور اتحادی افواج کو پاکستان آرڈیننس فیکٹریز سے اسلحہ فراہم کرنے کے لیے تیار ہے کیونکہ پاکستان کا اسلحہ انتہائی اعلیٰ معیار کا حامل ہے۔

☆☆☆☆

بقیہ: صلیبی جنگ اور آئمۃ الکفر

امریکہ کی جنگی پالیسی آخر اس کے علاوہ اور ہے ہی کیا کہ ''روئے زمین سے اسلام کو ختم کر دیا جائے۔ بس ''سمجھ نہ آنے والا'' مسئلہ اتنا سا ہے کہ اہداف کی ترتیب کیا رکھی جائے۔ پاکستان تو پہلے ہی اس کا فرنٹ لائن اتحادی ہے، میرینز، بلیک واٹر اور سی آئی اے ادھر ہیں۔ لہٰذا اس بیان کا مقصد صرف یہی ہے کہ پاکستان میں مطلوبہ اہداف پر ڈرونز کے بجائے ریگولر آرمی کے ساتھ زمینی حملے کیے جائیں۔

مذہبی جنگ کا تاثر ختم کرنے کے لیے اسلامی ملک افغانستان فوجی بھیجیں: نیٹو چیف

نیٹو کے سیکرٹری جنرل اینڈرس فوگ راسموسین نے اسلامی ملکوں پر زور دیا ہے کہ وہ اپنی فوج افغانستان بھیجیں تا کہ یہ تاثر ختم ہو سکے کہ نیٹو کی تنظیم مذہبی جنگ لڑ رہی ہے۔ ڈنمارک کے اخبار سے انٹرویو میں نیٹو کے سیکرٹری جنرل نے کہا کہ اسلامی ملکوں کا اشتراک افغانستان میں نیٹو کی کاوشوں کے لیے ضروری ہے۔ اُس نے مزید کہا کہ پاکستان و افغانستان کے چیلنجز کو الگ الگ نہیں دیکھا جا سکتا۔

اب تو حکمرانوں اور عامۃ الناس کو سمجھ جانا چاہیے کہ یہود و نصاریٰ کسی بھی طور مسلمانوں سے راضی نہیں ہو سکتے۔ جاسوسی، خوراک، اسلحے، اڈے، لاجسٹک امداد اور فوجی آپریشن کے باوجود بھی وہ راضی نہیں ہوئے ہیں اور اب براہ راست افغانستان میں حملوں کی ترغیب دے رہے ہیں۔ بلکہ حکم ہی ہے، دیکھیں مسلم ممالک کے حکمران کب بجا لاتے ہیں۔

ڈیورنڈ لائن پر پاکستان کے ساتھ مشترکہ آپریشن پر غور کر رہے ہیں: میک کرسٹل

ایساف کے کمانڈر جنرل مک کرسٹل نے کہا ہے کہ ڈیورنڈ لائن کے دونوں طرف طالبان کے خلاف پاکستان کے ساتھ مشترکہ آپریشن پر غور کر رہے ہیں۔ افغان میڈیا کے مطابق جنرل مک کرسٹل نے پاکستان میں امریکی سفیر کی رہائش گاہ پر میڈیا سے گفت گو کرتے ہوئے کہا کہ مذکورہ حکمت عملی کو جلد حتمی شکل دی جائے گی۔

اصلاً تو یہ آپریشن راہ نجات کے دوران ہو جانا تھا، جس کی رپورٹ بھی دنیا جان چکی ہے۔ وہ تو افغانستان کے اندر پاک افغان بارڈر پر افغان طالبان کے ہاتھوں بننے والی درگت پر امریکہ اپنی چوکیاں اور اڈے خالی کر کے وہاں سے بھاگ گیا وگرنہ یہی کچھ ہونا تھا۔ اب یقیناً وہ اس کے لیے کوئی نئی حکمت عملی سوچ رہے ہوں گے جیسے حالیہ آپریشن کے دوران محسود کے علاقے میں امریکی بی 52 طیاروں نے بمباری کی۔

افغان جنگ اسی سال پاکستان منتقل ہو سکتی ہے: امریکی تھنک ٹینک

امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ نے کہا ہے کہ 30 ہزار اضافی امریکی فوجیوں کی افغانستان میں تعیناتی کے فیصلے کے بعد دہشت گردوں کے پاکستان آنے اور ان کی دہشت گردی کی کارروائیوں میں اضافے کے خدشات بڑھ رہے ہیں اور افغان جنگ اسی سال پاکستان منتقل ہو سکتی ہے۔

☆☆☆☆☆

'قرآن اپنے خزانوں کی کنجیاں صرف ان لوگوں کو عطا کرتا ہے جو اس احساس و جذبہ کے ساتھ اُس کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں کہ قرآن سمجھ کر اس پر عمل پیرا ہوں گے۔ قرآن اس لیے نہیں نازل ہوا کہ وہ ذہنی لذت اور تسکین ذوق کی کتاب بن کر رہ جائے، یا محض ادب و فن کا شہ پارہ قرار پائے، یا اسے قصے کہانیاں اور تاریخ کا دفتر سمجھا جائے۔ اگرچہ اس کے مضامین ضمنی طور پر ان تمام خوبیوں سے مالا مال ہیں مگر اس کے نزول کا مقصد یہ ہے کہ وہ کتاب زندگی ہو، وہ انسان کا راہ نما ہو۔ وہ یہ بتانے کے لیے آیا کہ مالک الملک کو زندگی کا کون سا ڈھب محبوب ہے۔ اسی مقصد و مدعا کے پیش نظر صحابہ کرامؓ کو تدریج کے سات اپنے مخصوص طریق زندگی کی تربیت دیتا رہا اور ٹھہر ٹھہر کر وقفوں سے ان پر احکام و ہدایات نازل کرتا ہے۔ اسی تدریجی طریق تعمیر و تربیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَقُرْآناً فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى مُكْثٍ وَنَزَّلْنَاهُ تَنزِيْلاً

''اور اس قرآن کو ہم نے تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا ہے تا کہ تم ٹھہر ٹھہر کر اسے لوگوں کو سناؤ، اور اسے ہم نے (موقع موقع سے) بتدریج اُتارا ہے''۔

(اقتباس از المعالم فی الطریق، سید قطب شہیدؒ)


زمیں میں دھنس کے رہے گا ہر ایک کفر کا سر
صلیبی غلام، پاکستانی فوج کے وزیرستان میں جاری آپریشن ''راہِ ہلاکت'' کے تناظر میں
اٹھا ہے حق کو مٹانے پھر ابرہا کا لشکر
علم خدا کا گرانے چلا دغا کا لشکر
مگر کھڑا ہے مقابل وہاں خدا کا لشکر
اُڑی ہیں چند ابابیلیں لے کے کچھ کنکر
زمیں میں دھنس کے رہے گا ہر ایک کفر کا سر
الاؤ آگ کا دہکایا گیا ہے پھر سے یہاں
رسمِ خلیل کی اب کے ادا ہے پھر سے یہاں
یہ کھیلِ حق وصداقت بپا ہے پھر سے یہاں
ہو کیسے آگ یہ گلزار سب جہاں دیکھے گا
رہِ خلیل کی نصرت کا یہ سماں دیکھے گا
ٹھنی ہے وقت کے فرعون سے سرِ دربار
کلیمِ طور کی مانند کسی کی ہے للکار
زمیں پہ ایک ہی رب کی بلند ہوگی پکار
چلا ہے لشکرِ فرعون، ہوگا یہ غرقاب
طلوع جہاں میں فقط ہوگا حق کا ہی مہتاب
کتابِ رب کے مقابل ہے بوجہل کا غرور
اُدھر کھڑے ہیں جیالے، وہ پیروانِ حضور ﷺ
سجے گا پھر سے بدر، وہ سراپا کیف وسرور
ملے گا خاک میں پھر سے سرِ غرورِ جہل
کہ حق کے نور سے ہوگی جہاں میں صبحِ ازل
تمہی ہو لشکرِ مہدی، اے وارثانِ قراں
تمہارے دم سے ہیں قائم یہ رزم کے میداں
تمہی سے پیہمِ جنگ ہیں دجاجل وشیطاں
بڑھو کہ ساتھ تمہارے یہ رب کی نصرت ہے
تمہارے ہاتھ سے ہی کافروں کی عسرت ہے
حسان یوسفی

ایک اطلاع

امت مسلمہ کے پاس جو ''اطلاع'' ہے، وہ اطلاع امریکہ کے پاس ہوتی تو اس سے اب تک پانچ سو گھنٹے کی ''ٹیلی نیوز'' برآمد ہو چکی ہوتیں، اس کے حوالے سے دو ہزار چھوٹے بڑے مذاکرے نشر ہو چکے ہوتے، ممتاز شخصیات کے ایک ہزار انٹرویوز نشر ہو کر ناظرین کے حافظے کا حصّہ بن چکے ہوتے، چھوٹی بڑی دو سو دستاویزی فلمیں تخلیق ہو چکی ہوتیں، ہالی ووڈ میں پانچ چھ بڑے بجٹ کی فیچر فلموں پر کام جاری ہوتا۔ لیکن امتِ مسلمہ کے پاس اطلاع کیا ہے؟ عزیزانِ گرامی قدر! صرف یہ ہے کہ افغانستان میں امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو مجاہدین نے شکست دے دی ہے!!! یہ ایک تاریخ ساز اطلاع ہے۔ کبھی امریکہ کے پاس ایسی تاریخ ساز اطلاع تھی۔ امریکہ کو معلوم ہو گیا تھا کہ مجاہدین نے افغانستان میں سوویت یونین کو شکست دے دی ہے۔ اس ایک اطلاع پر امریکہ اور اس کے مغربی اتحادیوں نے خبروں، تبصروں، تجزیوں، انٹرویوز، دستاویزی اور فیچر فلموں کے کارخانے نہیں ملیں لگالی تھیں۔ ابلاغ کا عمل اسی کا نام ہے۔

امتِ مسلمہ کا معاملہ عجیب ہے۔ اس کے پاس تاریخ ساز اطلاع ہے لیکن اس سے کچھ اور کیا اخبار کی ایک شہ سرخی بھی تخلیق نہیں ہو پا رہی۔

ہم اطلاعاتی عسرت اور ابلاغی غربت کے مارے ہوئے نہ ہوتے تو امریکہ کی شکست کا کامل ابلاغ امتِ مسلمہ کی نفسیات کو کچھ سے کچھ بنا سکتا تھا۔ امتِ مسلمہ مغرب کے حوالے سے احساسِ کمتری میں مبتلا ہے۔ اسے لگتا ہے کہ ہمارے پاس کچھ نہیں ہے، جو کچھ ہے مغرب کے پاس ہے۔ لیکن جو امت 20 سال میں دو سپر پاورز کو شکست سے دوچار کر دے وہ معمولی امت تو نہیں ہو سکتی۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ افغانستان میں امریکہ اور مجاہدین کا معرکہ برپا ہے۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ افغانستان میں ایک جانب ایمان اور ٹیکنالوجی کا معرکہ ہو رہا ہے تو دوسری جانب شوقِ شہادت اور عسکری طاقت کی پنجہ آزمائی ہو رہی ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ ان معرکوں میں ایمان کو ٹیکنالوجی پر اور شوقِ شہادت کو عسکری طاقت پر فتح حاصل ہو گئی ہے۔ مگر یہ اطلاع امتِ مسلمہ تک کیسے پہنچے؟؟؟؟؟؟

(شاہنواز فاروقی)